بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوان آشکار

حضرت سچل سرمست رح کا فارسی مجموعہ کلام



جلد دوم

غزلیات ردیف المیم تا ردیف الیائی اور
مستزادات ترجیعات رباعیات

مع اردو ترجمہ
از

قاضی علی اکبر درازی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ



پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ محکمۂ اوقاف صوبۂ سندھ، سندھ کے مشہور روحانی پیشوا، شاعرِ ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی مجموعۂ کلام "دیوانِ آشکار" اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

گو شاعرِ ہفت زبان کی حیثیت سے حضرت سچل سرمست کا کلام سندھی سرائیکی اور اردو وغیرہ میں بھی ملتا ہے لیکن ان کی فارسی شاعری اپنے اسلوب اور آہنگ کے اعتبار سے دیگر زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں زیادہ پُر اثر اور مبلّغ ہے۔ فارسی سے عام عدم واقفیت کی بنا پر اس زبان کا ادبی اور دینی سرمایہ قومی زبان میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور حضرت سچل سرمست کا فارسی کلام کیونکہ علمی، ادبی اور دینی اعتبار سے جامع ہے۔ اس لئے "دیوانِ آشکار" اردو میں منتقل ہونا اُردو کے علمی و ادبی سرمائے میں گراں قدر اضافہ ہے۔

میں "دیوانِ آشکار" کی اُردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت پر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ کو دلی مُبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ علمی اور دینی خدمت انجام دے کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔

(مسعود زماں)

ایم- مسعود زماں
چیف سیکرٹری سندھ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ



پیش لفظ

سندھ کی سوہنی دھرتی بے شمار صاحب کمال بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ سات زبانوں میں عارفانہ کلام کہنے والے اور فلسفۂ وحدت الوجود پر یقین رکھنے والے صوفی شاعر سائیں سچل سرمستؒ ان بزرگ شخصیتوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی، فارسی، عربی، اُردو، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ سندھی اور اُردو کلام میں انہوں نے اپنا تخلص "سچل" اور "سچو" اور فارسی میں "آشکارا" اور "خدائی" استعمال کیا۔ "آشکارا" کی مناسبت سے ان کا سب سے مشہور فارسی مجموعۂ کلام دیوان آشکار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتاب سرتاسر عارفانہ اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے جسے پڑھنے والا خود کو روحانی دنیا میں گم پاتا ہے۔ ان اشعار میں اس حقیقی سچل کی جگمگاتی ہوئی تصویر نظر آتی ہے جو حق کا متلاشی ہے اور عشقِ حقیقی سے سرشار ہے۔

"دیوانِ آشکار" کو سب سے پہلے مولوی نور الحق نے مرتب کیا تھا اور اسے خیرپور کے حاکم میر علی مراد خان تالپور المتوفی ۱۸۹۴ء نے ۱۹ویں صدی کے اوائل میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع کرایا تھا۔ خیرپور ہی کے ایک صاحب علم قاضی علی اکبر درازی مرحوم نے کافی عرصہ پہلے "دیوان آشکار" کا اُردو ترجمہ کیا تھا۔ گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم عباسی کی خواہش پر ہم نے اس اُردو ترجمے کے ساتھ "دیوان آشکار" کی اشاعت کا بندوبست کیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

ہم نے پہلی جلد جو حضرت سچل سرمستؒ کی مختصر سوانح حیات اور ان کی ردیف الالف تا ردیف المیم غزلیات پر مشتمل ہے نومبر ۱۹۸۱ء میں اہل علم کی خدمت میں پیش کی تھی اور اس کے ساتھ ہی اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ ہم دوسری جلد کی اشاعت کا بھی جلد بند و بست کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ایک برس بعد ہی اُردو ترجمہ کے ساتھ "دیوانِ آشکار" کی دوسری جلد پیش کر رہے ہیں جو حضرت سچلؒ کی ردیف المیم تا ردیف الیائی فارسی غزلیات کے علاوہ ان کی چند مستزاد، رباعیات اور فردیات پر مشتمل ہے

ہمیں امید ہے کہ دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب حضرت خواجہ عبدالوہاب فاروقی المعروف بہ سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین، اہل علم و دانش، اساتذہ، شعراء اور صوفیائے کرام کی خصوصی توجہ حاصل کر سکے گی اور محققین کے لئے معاون ثابت ہو سکے گی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حاجی عبدالرحمٰن

چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ حیدرآباد

غزلیات



مستم کہ بدو مستم من غیر نمیدانم
دیوانہ از و ہستم من غیر نمیدانم

(۱)
شوری بدل افگندہ نی خواجہ نی من بندہ
نی مردہ نی زندہ من غیر نمیدانم

دلبر ز درم آمد ناگہ بسرم آمد
خود خود ببرم آمد من غیر نمیدانم

او جانست من جسمم مسماست کہ من اسمم
واللہ بخدا قسمم من غیر نمیدانم

من مست شرابستم از خویش خرابستم
نی آب سرابستم من غیر نمیدانم

اردو ترجمہ

میں مست ہوں اور اس کا مست ہوں۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔ میں اس کا دیوانہ ہوں۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

دل کے اندر شورش ڈال دی میں نہ آقا ہوں نہ بندہ ہوں نہ مردہ ہوں نہ زندہ ہوں۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

محبوب دروازے سے گزر کر اندر آیا اور اچانک سر پہ کھڑا ہو گیا اور خود بخود میری بغل میں آیا۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

وہ جان ہے میں جسم ہوں۔ وہ مسمّٰی ہے میں اسم ہوں۔ خدا کی قسم میں غیر کو نہیں جانتا۔

میں شراب (وحدت) سے مست ہوں اور اپنے ہوش میں (ہوش) حواس میں نہیں ہوں۔ نہ آب ہوں نہ سراب ہوں۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

از ہست نخود رستہ بد و نیک ہمہ شستہ
او کشتہ سربستہ من غیر نمیدانم

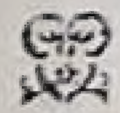
این گم شد و آن گم شد آزاد ز ہر غم شد
پس محو ہمہ دم شد من غیر نمیدانم

این جوید آن جوید این پوید این پوید
آشکارہ چنین گوید من غیر نمیدانم

مرا وہ ہے جو اپنے آپ سے آزاد ہوا اور تمام نیک اور بد کو دھو ڈالا۔ وہ پوشیدہ شہید ہے۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

یہ گم ہوا اور وہ گم ہوا۔ ہر غم سے آزاد ہوا۔ پھر ہر وقت عالم استغراق میں رہا۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

یہ ڈھونڈتا ہے، وہ ڈھونڈتا ہے۔ اِدھر دوڑتا ہے اُدھر دوڑتا ہے۔ آشکار تو بس یوں کہتا ہے کہ میں غیر کو نہیں جانتا۔



(۱) منھنجي دل ۾ عشق جي مستي وڌي ڇڏي آھي، ان ڪري نه آقا آھيان ۽
نه ٻانھو آھيان، نه مردو آھيان ۽ نه ئي زنده آھيان. الحال ھو مستيءَ جي
جذبي ۾ آھيان، ٻيو غير کي نٿو ڄاڻان.

چون ز خود رفتم خدا را یافتم
چون خدا را یافتم سر باختم

ایما تولوا چو گفته یار ما
ثم وجه الله را بشناختم

چون شدم واقف ازیں اسرار پس
از کفر و اسلام روئ تافتم

جز شناسی خود کسی را راه نیست
گرچه ابلق روز و شب تاختم

هست مخفی و آشکارا یار یار
در دل و جان همچنیں بنداشتم

اردو ترجمہ

میں جب اپنی ہستی سے دست بردار ہوا تو خدا کو پا لیا۔ جب خدا کو پا لیا تو سر قربان کر دیا۔

جب محبوب نے "اَیْنَمَا تُوَلُّوا" (جدھر بھی منہ پھیرو گے) فرمایا میں نے "ثَمَّ وَجْهُ اللهِ" (ادھر اللہ کا رُخ ہوگا) کے راز کو سمجھ لیا۔

میں جب ان اسرار سے آگاہ ہوا تو کفر اور اسلام سے مُنہ موڑ لیا۔

اپنے آپ کو پہچاننے کے سوائے کسی کو صحیح راستہ نہیں ہاتھ آتا اگرچہ میں نے لیل و نہار کے گھوڑے کو بہت دوڑایا۔

اے آشکارا محبوب پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی ہے۔ میں نے اپنے دل میں یہی سمجھ لیا ہے۔

خود را در دل قلزم انداختم بر رفتم
گوهر بدست آمد سر باختم بر رفتم

در هست و نیست خویش خیالم فتاده بود
خنگ تفکرم راهم تاختم بر رفتم

آن موج بحر عشقش بگذشت از سرما
زیر و زبر نمانده بگداختم بر رفتم

موهوم جسم خاکی برخاست از میانه
این خیال خام بوده بگذاشتم بر رفتم

بی صورت است دلبر بگرفت خیال صورت
پس صورت آشکارا بشناختم بر رفتم

اردو ترجمہ

میں نے اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا اور چلا گیا۔ گوہرِ مقصود پا لیا۔ سر قربان کر دیا اور چلا گیا۔

میرا خیال عدم اور وجود کی گتھی کو سلجھانے میں پھنسا ہوا تھا۔ پھر میں نے فکر کا گھوڑا دوڑایا اور چلا گیا۔

اس کے عشق کے سمندر کی موج ہمارے سر سے گذر گئی۔ اور پیچھے کچھ باقی نہیں رہا۔ میں گل گیا (محو اور معدوم ہو گیا) اور چلا گیا۔

یہ جسم خاکی جس کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہے۔ درمیان سے اٹھ گیا۔ یہ ایک خیال خام تھا جس کو میں نے ترک کیا اور چلا گیا۔

دلبر بے چون اور بے چگون ہے اس کی صورت تصور سے نرالی ہے۔ پھر اے آشکار میں نے صورت کو پہچان لیا اور چلا گیا۔



اردو ترجمہ

نمی دانیم خود را از کجا ایم
کہ گوناگون آوازی سرائیم

میں اپنے آپ کو نہیں جانتا کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ میں کسی مکان کی عجیب و غریب صدائے بازگشت کی طرح ہوں۔

بہر مظہر تماشا می کنم ما
کہ نوعا نوع در صورت بر آیم

میں ہر مظہر کا نظارہ کرتا ہوں اور طرح طرح کی صورت میں نمودار ہوتا ہوں

گہی در بحر حیرت غرق باشم
کہ گاہے نہ طبق در زیر پایم

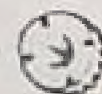
کبھی دریائے حیرت میں غرق ہوتا ہوں اور کبھی افلاک کے نو طبق میرے پاؤں کے نیچے ہوتے ہیں۔

نہ یکجائی ظہورِ ماست ہرگز
کہ می دانید حاضر ما بہر جایم

میرا ظہور ایک مقام کا پابند نہیں ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں ہر مقام پر موجود ہوتا ہوں۔

چہ میدانی تو خود را آشکارا
نہ بیگانم ولیکن آشنایم

اے آشکارا! تیرا اپنے متعلق کیا خیال ہے۔ میں غیر نہیں ہوں بلکہ اپنا ہوں۔





اردو ترجمہ

دلا امروز چشمان را کہ پُر خمار می بینم
ز مخموری عجائبہا عجب اسرار می بینم

اے دل! آج مجھے آنکھیں خمار سے بھری ہوئی نظر آتی ہیں اور مخموری کی وجہ سے عجیب و غریب اسرار دیکھ رہا ہوں۔

چو افتادم بدریائی کہ حیرت نام میخوانند
کسی کو اندران آید سرش بر دار می بینم

میں ایسے دریا کے اندر کود گیا جس کو حیرت کہتے ہیں اس کے اندر جو بھی کودتا ہے۔ میں اس کا سر سُولی پر دیکھتا ہوں۔

عجب موجی ست دریائے کہ گاہی سرخ گہ زرد ست
ز راہ بیخودی خود را بنور و نار می بینم

اس دریا کی موجیں بھی عجیب و غریب ہیں۔ کبھی سرخ اور کبھی زرد۔ بے خودی میں اپنے کو کبھی نور میں دیکھتا ہوں اور کبھی نار میں۔

ہم او گوید ہم او شنود ہم او ہر سوی می بیند
نہ بینم خویش را ہرگز مگر آن یار می بینم

وہی بولتا ہے وہی سنتا ہے اور وہی ہر طرف دیکھتا ہے۔ میں اپنے آپ کو بالکل نہیں دیکھتا۔ میں صرف محبوب کو دیکھتا ہوں۔

ز کاسہ بادۂ محبت چو بیخود آشکارا شد
کہ یکسان کفر و اسلام و سبحہ و زنار می بینم

شراب محبت جب پیالے سے نکلا۔ ہوا (چھلکا) تو کفر و اسلام اور تسبیح و زنار ایک جیسے نظر آنے لگے۔

بہ دریای حیرت افتادم ندانم تا چہ اسرارم
نہ زندیقم نہ ملحدم نہ بیدینم نہ دیندارم

مسلمانان چہ میگویم نمیدانم چہ میجویم
سراپا من ہمہ اویم نہ دیوانم نہ ہشیارم

گہی در رقص می آیم گہی عریان سراپایم
گہی موجود ہر جایم گہی از خویش بیزارم

گہی فرعون شیطانم گہی موسیٰ عمرانیم
گہی تسبیح می خوانم گہی در زیر زنارم

بعالم آشکارا من بہر جای نگارا من
باین وآن نظارا من ز غفلت خواب بیدارم

اردو ترجمہ

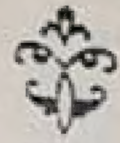
میں حیرت کے دریا میں غرق ہوا مجھے پتہ نہیں چلتا کہ کیا راز ہے۔ میں نہ زندیق ہوں نہ ملحد ہوں نہ بیدین ہوں نہ دیندار ہوں۔

اے مسلمانو! مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا بولتا ہوں اور کیا ڈھونڈتا ہوں میں تو سراپا وہی ہوں (ذات حق میں جذب و مدغم ہو چکا ہوں) نہ دیوانہ ہوں اور نہ ہوشیار ہوں۔

کبھی وجد میں آجاتا ہوں کبھی لباس سے عاری ہو جاتا ہوں۔ کبھی ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہوں اور کبھی اپنے آپ سے بیزار ہوں۔

کبھی فرعون ہوں، کبھی شیطان ہوں (شریعت کے غلبہ سے) کبھی موسیٰ بن عمران ہوں کبھی تسبیح پڑھتا ہوں اور کبھی زنار پہن لیتا ہوں۔

میں دنیا میں آشکار کے نام سے مشہور ہوں۔ میں ہر جگہ اور ہر مقام کا سنگار ہوں اور سب کو پیارا ہوں۔ میں ہر چیز کا نظارہ کرتا ہوں۔ میں خواب غفلت سے بیدار ہو چکا ہوں۔



چو من از بادۂ توحید مستم
ز سلک کفر و ایمان در گسستم

نہ نفسے ماند نہ شیطان در اینجا
نہ من ماندم نمیدانم چہ ہستم

عہد کردہ بتو ہستم تو بامن
کہ دادہ بغچہ دستی بدستم

ہمیں ہستی ز ہستی حق می بین
شکوک غیر را برہم شکستم

خدا را یافتم چون آشکارا
ز دیدن غیر دیدہ دل بہ بستم

اردو ترجمہ

میں جب سے شراب وحدت سے مست ہوا ہوں۔ کفر اور ایمان کی لڑی سے ٹوٹ کر الگ ہو چکا ہوں۔

اب یہاں نفس اور شیطان نہیں رہے اور نہ میں ہی باقی رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

مغبچہ نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تیرا ہوں اور تو میرا۔

اس وجود کو اللہ کا وجود سمجھ، میں نے غیر کے تمام شکوک توڑ ڈالے ہیں۔

اے آشکار! میں نے جب سے اللہ کو پا لیا ہے۔ اس وقت سے غیر پہ نظر ڈالنے دل کی آنکھوں کو بند کر دیا ہے۔





ای کہ اندر حیرتم خود را ندانم تا چہ ام
از کجا طرف آمدم ای من شی ام یا لاشی ام

ناگہان افتادہ ام در بحر بی پایان عظیم
گاہ میدانم کہ ہستم گاہ گویم من نی ام

گاہ اندر گفتگویم گاہ اندر خاموشم
گاہ بشناسیم خود را گہ ندانم من کی ام

گاہ گریاں گاہ خنداں گاہ در جوش حالیم
گاہ در فریاد و افغان روز و شب در بی ہی ام

آشکارا بگذری از خویشتن در دل بگو
غیر ہرگز نیستم بالیقین دان من وی ام

اردو ترجمہ

اے دوست! میں اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتا کہ میں کیا ہوں کہاں سے آیا ہوں۔ میں "شئے" (ہست) ہوں یا "لاشئے" (نیست ہوں)

میں اچانک ایک بہت ہی بڑے اور بیکراں سمندر میں گر گیا ہوں۔ کبھی خیال کرتا ہوں کہ میں ہوں اور کبھی خیال کرتا ہوں کہ میں نہیں ہوں۔

کبھی بولتا رہتا ہوں اور کبھی خاموش ہو جاتا ہوں۔ کبھی اپنے آپ کو پہچان لیتا ہوں اور کبھی نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

کبھی روتا ہوں کبھی ہنستا ہوں کبھی خوش رہتا ہوں کبھی آہ و زاری کرتا ہوں اور دن رات رنج و الم میں رہتا ہوں۔

اے آشکار! اپنی ہستی کو ترک کر اور دل میں یقین کر لے کہ میں غیر نہیں ہوں بلکہ وہی ہوں۔



ندانم از کجا آیم ندانم تا کجا رفتم
کہ در شب روز حیرانم ندانم تا کجا رفتم

چو اول در عدم بودم بآدم عشق بنمودم
کشیدہ از خلد زودم ندانم تا کجا رفتم

غزل و کافی ہمی گفتم سخن چون در ہمی سفتم
غم و اندوہ شد جفتم ندانم تا کجا رفتم

امانت عشق شد باری نمودش گریہ و زاری
زند رد غم چہ غم داری ندانم تا کجا رفتم

کجا شد آنکہ گفتہ تو بدل باشد نگار تو
شنو ای دلفگار تو ندانم تا کجا رفتم

اردو ترجمہ

میں نہ یہ جانتا ہوں کہ کہاں سے آیا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ کہاں گیا۔ میں دن رات حیرت میں رہتا ہوں۔ اور نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

میں پہلے پہل جب عدم میں تھا تو میں نے آدم سے عشق کیا۔ پھر جلد ہی مجھے بہشت سے نکال دیا گیا پھر پتہ نہیں کہ میں کہاں گیا۔

میں غزل اور کافی کہتا تھا اور موتیوں کی طرح سخن پرویا کرتا تھا لیکن جب سے عشق میرا رفیق بنا ہے، پتہ نہیں چلتا کہ میں کہاں گیا۔

مجھے عشق ودیعت کیا گیا ہے اور اس کے درد سے گریہ اور زاری عطا ہوئی ہے۔ درد اور غم سے کیا غم۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

اے آشکار! تو کہاں چلا گیا۔ تیرا محبوب تو تیرے دل کے اندر موجود ہے اے دلفگار! امن لے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

اردو ترجمہ

دل شب و روز غمگینم کجا رفتند یارانم
ندانم از کجا یابم کہ طالب دوستدارانم

اے دل! میں دن رات غمگین رہتا ہوں کہ میرے دوست کہاں چلے گئے۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں ان کو کہاں پاؤں کہ میں دوستوں کا طلبگار ہوں۔

دلم پُر درد اندوہ ست ہمہ بیہات بیہاتم
برای آن رفیقان من بسی پُر غم پریشانم

میرا دل درد اور غم سے بھرا ہوا ہے اور میں سراپا افسوس ہوں۔ میں ان دوستوں کے لیے بہت غمگین اور بہت ہی پریشان ہوں۔

بہردم یاد می سازم حکایات ہمان مجلس
کہ ہمچوں شمع بگدازم ز دیدہ اشکبارانم

میں ہر وقت اس مجلس احباب کو یاد کرتا رہتا ہوں۔ شمع کی طرح سراپا گداز ہوں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش برسا رہا ہوں

چہ در بیہودگی عمرم بصد افسوس میگذرد
نغاں و آہ چون آتش کشم عالم بسوزانم

افسوس صد افسوس کہ میری عمر بے فائدہ گزر رہی ہے۔ میں اگر اپنے اندر کی آگ کو آہ اور فریاد کے ساتھ باہر نکالوں تو ساری دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں۔

نظر بر آشکارا کن دگر نہ میرد از فرقت
خدایا رحم فرمائے کنی تو عفو ہجرانم

آشکار پر نظر کر ورنہ جدائی سے مر جائے گا۔ اے اللہ! رحم فرما اور جدائی کے عذاب سے معافی دے دے۔



اردو ترجمہ

گم شدم در ذات یاہو گم شدم
گم شدم از گم شدم بیغم شدم

میں گم ہوگیا، اللہ کی ذات میں گم ہوگیا۔ میں گم ہوگیا۔ اگر گم ہوا تو غم سے آزاد ہوگیا۔

چون زخود رستیم ملکی یافتم
ملک باطن یافتم ہمدم شدم

میں نے جب اپنی ہستی کو ترک کیا تو بادشاہی حاصل کی۔ میں نے باطن کی بادشاہی حاصل کی اور اس کے ساتھ انس اور رفاقت پیدا کرلی۔

رفت کیخسرو ز تختی سوی غار
گفت جام دل چو دیدم جم شدم

کیخسرو تخت شاہی سے اُتر کر غار میں چلا گیا اور کہنے لگا کہ میں نے جب اپنے دل کے جام پر نظر کی تو جمشید بن گیا۔ کیخسرو کے پاس ایک خاکہ تھا جس میں وہ روئے زمین، اس کی اشیاء اور اسرار دیکھتا تھا۔

ہر چہ بودم او بودم بودم ز غیر
بلکہ غیر آن حق بودم آنہم شدم

میں جو کچھ بھی تھا دراصل میں وہی تھا، پہلے غیر تھا۔ بلکہ حق کا غیر لیکن میں آخر کار "وہ" یعنی خود حق ہوگیا۔

جسم و جاں دل گم شدہ جاناں شدم
آشکارا راہ دیگر تم شدم

جسم، جان اور دل گم ہوئے تو میں خود محبوب بن گیا۔ اے آشکار! میں نے غیریت کی راہ کو ختم کردیا۔

دل ز دستم رفت حالا چون کنم
پس بزلفش بست حالا چون کنم

اردو ترجمہ

میرا دل میرے ہاتھوں سے نکل گیا اب کیا کروں۔ میرے ہاتھوں سے نکل کر اس کی زلفوں میں قید ہو گیا۔ اب کیا کروں۔

میدہم آتش بمسجد و دیرہا
گشتہ ام سرمست حالا چون کنم
سبحہ و زنار اندازم بہ نار
خاطرم شد شست حالا چون کنم
رود اشک چشم چون جیحون شدہ
کفر و دین را شست حالا چون کنم

مسجد اور مندر کو آگ لگا رہا ہوں میں سرمست ہو گیا ہوں۔ اب کیا کروں۔ تسبیح اور زنار کو آگ میں ڈال رہا ہوں دل غیر مطمئن ہو گیا ہے۔ اب کیا کروں۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اس طرح جاری ہے جیسے جیحون ندی (یہ ندی ماوراء النہر میں ہے جسے تو ران کہتے ہیں) آنسوؤں کے اس سیلاب نے کفر اور اسلام کو دھو ڈالا۔ اب کیا کروں۔

نحن اقرب گفت من حبل الورید
آشکارا ہست حالا چون کنم

محبوب نے "نحن اقرب من حبل الورید" کہہ دیا۔ اب تو ظاہر ہو گیا (یعنی سارا راز خود ہی فاش کر دیا) اب کیا کروں

من آن نیم کہ بخوانیم علم مسئلہ کنم
کتاب نحو و صرف را ورق ورق کنم

اردو ترجمہ

میں وہ شخص نہیں ہوں کہ علم پڑھ کر مسائل بیان کروں۔ میں تو وہ ہوں کہ صرف اور نحو کی کتابوں کو ورق ورق کر کے پھینک دوں۔

اگر بپرسی ای زاہدا کہ بیدین کیست
بصد زبان بگویم ترا ہمیں کہ منم

اے زاہد! تو اگر پوچھے کہ بیدین کون ہے تو میں سو زبان سے (یعنی سو بار) کہوں گا کہ میں ہوں۔

نہ کیش و مذہب دارم زخویش بیزارم
ز عشق رو نتابم کہ جان در بدنم

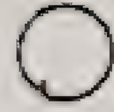
میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔ میں اپنے آپ سے بیزار ہوں۔ جب تک جسم میں جان ہے، عشق سے منہ نہیں موڑوں گا۔

غلام طالب عاشق محمد عربی ام
مرید حیدر محب از حسین و از حسنم

میں محمد عربی (فداہ ابی و امی) کا غلام بھی ہوں طالب بھی اور عاشق بھی حضرت حیدر کرار کا مرید ہوں اور حسن اور حسین کی محبت کا دم بھرتا ہوں۔

چہ ذوق شوق نہان و آشکار داد بدل
کہ ہست پیر مغان چون شمع در انجمنم

میرے دل میں ظاہر خواہ باطن کیسا ذوق و شوق پیدا کر دیا ہے کہ پیر مغاں میری انجمن کی شمع ہے۔



تا ہیم ولیک بی سپاہیم
محتاج و گدائی بارگاہیم

بر باب ہمان جناب عالی
خاکیم اگرچہ بادشاہیم

مشتاق لقائی مصطفٰے ایم
زیست خدای خود گواہیم

گمراہ شدیم رہبر آمد
فرمود کہ عشق راست راہیم

گم گشت خودی خود آشکارا
بخاک شدیم پر گناہیم

اردو ترجمہ

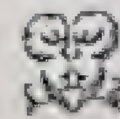
ہم بادشاہ ہیں لیکن بے سپاہ ہیں
اور اُس بارگاہ کے محتاج اور گدا ہیں۔

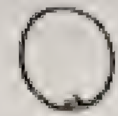
ہم اگرچہ بادشاہ ہیں لیکن اُس
جناب عالی کے دروازہ کی خاک ہیں۔

ہم محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ
وسلم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ وہ خدا ہے
اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

ہم گمراہ ہوئے تو رہبر آیا اور فرمایا
کہ عشق صراط مستقیم ہے۔

اے آشکارا! خودی خود ہی گم ہو گئی
ہم خاک ہوئے۔ ہم گناہ گار ہیں۔





لامکان آشیانم کوس سلطانی زنم
از مکان تا لامکانم کوس سلطانی زنم

غیر ہرگز نیستیم و خود بخود یاریم ما
جان جانانیم دائم کوس سلطانی زنم

بودن و نابودن این جملہ باشد سیر ما
ہر دو عالم امتحانم کوس سلطانی زنم

عرشیم ہم کرسیم ہستیم در ارض و سماء
ملکیم ہم انس و جانم کوس سلطانی زنم

وحدتم ہم کثرتم ہم خالقم مخلوقیم
خود خلاق این و آنم کوس سلطانی زنم

گہ گدایم گاہ شاہم بے ہمہ گہ با ہمہ
ورد انا الحق بخوانم کوس سلطانی زنم

آشکارا با خدا آمد خدا باقی بماند
تاجدارم شہنشاہم کوس سلطانی زنم

اردو ترجمہ

میرا آشیاں لامکان پر ہے۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ میں مکان سے
لامکان تک شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم اغیار ہرگز نہیں ہیں۔ ہم یار
ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں جانِ جاناں
ہوں۔ میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

عدم اور وجود یہ ہمارے سیر کے
مقامات ہیں۔ دونوں عالم امتحان ہیں۔
میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم عرش و کرسی اور زمین و آسمان
میں ہیں۔ ہم ملک، انس اور جن میں ہیں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

میں وحدت بھی ہوں، میں کثرت
بھی ہوں، میں خالق بھی ہوں، میں مخلوق
بھی ہوں۔ میں اِس کا اور اس کا پیدا
کرنے والا بھی خود ہی ہوں۔ میں شاہی
نوبت بجاتا ہوں۔

کبھی گدا ہوں، کبھی بادشاہ ہوں
سب سے الگ بھی ہوں اور سب کے
ساتھ بھی ہوں۔ انا الحق کا ورد کرتا ہوں
اور شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

آشکارا باخدا ہے۔ خدا باقی ہے
میں تاجدار ہوں اور شہنشاہ ہوں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ ※

از مسلمانی شدم هم از کفر و ایمان رفته ام
از مذاهب ملت از دینداری رسته ام

لامکان بودم ناگه آمدم در این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشسته ام

طائر آن کوه قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کرده بال و پر بابسته ام

کل شیء یرجع الی اصله است راجع شو بپیش
زان بگریه هجر او اشعار ما دفتر شسته ام

آشکار است غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در هر زمان سرگشته ام دلخسته ام

اردو ترجمہ

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

میں لامکان میں تھا اچانک مکان میں آگیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تو بھی واپس جا۔ اس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگرداں اور دلریش ہوں۔

قطره میگوید که از دریا جدا افتاده ام
خویش را رو سوی آوارگی ور داده ام

بحر بر قطره بخندید همین داده جواب
تو کجائی این همه مائیم خوش دل شاد ایم

آنچه تو دانسته خود را که آن جمله منم
نی وصال است نی جدائی سر نهان کرده ایم

هر کجا و هر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق است نی وصال از هر دو ما آزاده ایم

قطره چون در بحر گم شد آشکار حیران
نیست قطره هست دریا در تحیر بوده ایم

اردو ترجمہ

قطرہ کہہ رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رخ آوارگی اور دربدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے۔ یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا میں حیرت میں ہوں۔

از مسلمانی شدم هم از کفر و ایمان رسته ام
از مذاهب ملت از دینداری رسته ام

لامکان بودم ناگه آمدم زیں مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشسته ام

طائر آن کوه قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کرده بال پر بابسته ام

کل شیٔ یرجع الی اصله است راجع شو بہ بیں
زان بگریه هجر او اعمال نامه شسته ام

آشکار است غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در هر زمان سرگشته ام دلخسته ام

اردو ترجمہ

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

میں لامکان میں تھا اچانک مکان میں آ گیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تو بھی واپس جا۔ اس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگرداں اور دلریش ہوں۔

قطره میگرید که از دریا جدا افتاده ام
خویش را رو سوی آوارگی در داده ایم

بحر بر قطره بخندیده همیں داده جواب
تو کجائی این همه مائیم خوش دل شاد ایم

آنچه تو دانسته خود را کز آن جمله منم
نی وصال است نی جدائی سر نهان کرده ایم

هر کجا و هر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق است نی وصال از هر دو ما آزاده ایم

قطره چون در بحر گم شد آشکارا گم چنان
نیست قطره هست دریا در تحیر مانده ایم

اردو ترجمہ

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رخ آوارگی اور دربدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے، یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں، نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا میں حیرت میں ہوں۔



شاہیم ولیک بی سپاہیم
محتاج و گدائی بارگاہیم

اردو ترجمہ

ہم بادشاہ ہیں لیکن بے سپاہ ہیں
اور اُس بارگاہ کے محتاج اور گدا ہیں۔

بر باب ہمان جناب عالی
خاکیم اگرچہ بادشاہیم

ہم اگرچہ بادشاہ ہیں لیکن اُس
جناب عالی کے دروازہ کی خاک ہیں۔

مشتاق لقائی مصطفےٰ ایم
دہست خدای خود گواہیم

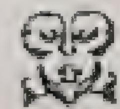
ہم خود مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ
وسلّم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ وہ خدا ہے
اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

گمراہ شدیم رہبر آمد
فرمود کہ عشق راست راہیم

ہم گمراہ ہوئے تو رہبر آیا اور فرمایا
کہ عشق صراط مستقیم ہے۔

گم گشت خودی خود آشکارا
بخاک شدیم پرگناہیم

اے آشکارا! خودی خود ہی گم ہو گئی
ہم خاک ہوئے، ہم گناہ گار ہیں۔





لامکان آشیانم کوس سلطانی زنم
از مکان تا لامکانم کوس سلطانی زنم
غیر ہرگز نیستیم و خود بخود یاریم ما
جان جانانیم وانم کوس سلطانی زنم
بودن و نابودن واین جملہ باشد سیر ما
ہر دو عالم امتحانم کوس سلطانی زنم
عرشیم ہم کرسیم ہستیم در ارض و سمای
ملکیم ہم انس و جانم کوس سلطانی زنم
وحدتم ہم کثرتم ہم خالقم مخلوقیم
خود خلاق این وآنم کوس سلطانی زنم
گہ گدایم گاہ شاہم بے ہمہ گہ با ہمہ
ورد انا الحق بخوانم کوس سلطانی زنم
آشکارا با خدا آمد خدا باقی بماند
تاجدارم شہنشاہم کوس سلطانی زنم

اردو ترجمہ

میرا آشیاں لامکان پر ہے۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ میں مکان سے
لامکان تک شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم اغیار ہرگز نہیں ہیں۔ ہم یار
ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں جانِ جاناں
ہوں میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

عدم اور وجود یہ ہمارے سیر کے
مقامات ہیں۔ دونوں عالم امتحان ہیں۔
میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم عرش و کرسی اور زمین و آسمان
میں ہیں۔ ہم ملک، انس اور جن ہیں میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

میں وحدت بھی ہوں، میں کثرت
بھی ہوں، میں خالق بھی ہوں، میں مخلوق
بھی ہوں۔ میں اس کا اور اس کا پیدا
کرنے والا بھی خود ہی ہوں۔ میں شاہی
نوبت بجاتا ہوں۔

کبھی گدا ہوں، کبھی بادشاہ ہوں
سب سے الگ بھی ہوں اور سب کے
ساتھ بھی ہوں۔ انا الحق کا ورد کرتا ہوں
اور شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

آشکارا باخدا ہے۔ خدا باقی ہے
میں تاجدار ہوں اور شہنشاہ ہوں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ ✻

از مسلمانی شدیم و از کفر و ایمان رفته ام
از مذاهب ملت از دینداری رسته ام

لامکان بودیم ناگه آمدم در این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشسته ام

طائر آن کوه قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کرده بال پر بالبسته ام

کل شیئ یرجع الی اصل است راجع شو بدین
زان بگریه هجر او اثقال نامه شسته ام

آشکار است غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در هر زمان سرگشته ام دل خسته ام

اردو ترجمہ

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

میں لامکان میں تھا اچانک مکان میں آگیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گِل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تُو بھی واپس جا۔ اُس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگردان اور دل ریش ہوں۔

قطره میگرید که از دریا جدا افتاده ام
خویش را رو سوی آوارگی ور داده ایم

بحر بر قطره بخندیده همین داده جواب
تو کجائی این همه مائیم خوش دل شاد ایم

آنچه تو دانسته خود را کز آن جمله منم
نی وصال است نی جدائی سر نهان کرده ایم

هر کجا و هر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق است نی وصال از هر دو ما آزاده ایم

قطره چون در بحر گم شد آشکار گم چنان
نیست قطره هست دریا در تحیر مانده ایم

اردو ترجمہ

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رُخ آوارگی اور دربدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے، یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

تُو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں، نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا میں حیرت میں ہوں۔

اردو ترجمہ

من مست شرابیم خرابیم شرابیم
سلطان جہانیم بنظر خلق خرابیم

میں شراب (وحدت) سے مست ہوں۔ دنیا کا بادشاہ ہوں لیکن لوگوں کی نظر میں خراب ہوں۔

از تقویٰ و از ورع و از زہد چہ دانیم
شب و روز مرا کار کہ با چنگ و ربابیم

میں تقویٰ، پرہیزگاری اور زہد کو نہیں جانتا۔ دن رات میرا کام چنگ اور رباب سے ہے۔

در مدرسہ عشق سبق عشق بخواندیم
جز عشق نباشد رخ در ہیچ کتابیم

میں نے عشق کے مدرسہ میں عشق کا سبق پڑھا ہے۔ عشق کے بغیر میرا رخ کسی اور کتاب کی طرف نہیں ہے۔

گہ نعرہ گدائی بزنم گاہ شوم شاہ
گہ بحر شوم موج زنم گاہ حبابیم

کبھی گداگروں کی طرح صدا کرتا ہوں اور کبھی بادشاہ بنتا ہوں، کبھی دریا بن جاتا ہوں، موجیں مارتا ہوں اور کبھی حباب بن جاتا ہوں۔

از ورد و وظائف سر پیچیدہ ہمہ آشکار
دیوانہ ام طالب نہ گناہ و نہ ثوابیم

اے آشکار! جب سے اوراد و اذکار سے منہ موڑا ہے اس وقت سے میں دیوانہ ہوں اور گناہ و ثواب کا طلبگار نہیں رہا۔

اردو ترجمہ

چہ ہستم چہ ہستم ندانم چہ ہستم
ز احوال مستم ندانم چہ ہستم

میں کیا ہوں، میں کیا ہوں؟ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔ میں اپنے حال میں مست ہوں، میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ آدم نہ شیطان نہ پیدا نہ پنہان
کہ این جا نشستم ندانم چہ ہستم

نہ آدم ہوں، نہ شیطان ہوں، نہ ظاہر ہوں نہ پوشیدہ ہوں، بس یہاں مقیم ہوں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ از جان وجودم نہ نصران یہودم
نہ از بت پرستم ندانم چہ ہستم

میں نہ جن ہوں، نہ نصرانی ہوں نہ یہودی ہوں، نہ بت پرست ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ دانہ شمارم نہ خانہ خمارم
نہ زنار بستم ندانم چہ ہستم

نہ تسبیح پھیرنے والا ہوں، نہ شراب بیچنے والا ہوں، نہ زنار باندھنے والا ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

مکانم شد از لامکان آشکارا
بجائی خوشستم ندانم چہ ہستم

اے آشکار! میرا مکان لامکان ہے میں وہاں خوش ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

ہر دم از درد یار بیمارم
در غم عشق او گرفتارم
سبحہ سجادہ دا زنم آتش
داد سلطان عشق زنارم
مذہب و ملتی ندانم چیست
تا چو مستان نشین بازارم
نی جہودم نہ مسلم دراہب
نی برہمن نہ گبر کفارم
نی منم از گروہ زندیقان
نی من از راہ پاک عیارم
خود نمیدانم ای مسلمانان
کیستم چیستم چہ اسرارم
میفروشم ہمیں مسلمانی
خوش بجان کفر را خریدارم
طالب دین احمدی باشم
دین منسوخہای بگذارم

اردو ترجمہ

میں ہر وقت یار کے درد میں بیمار رہتا ہوں۔ اس کے عشق کے غم میں گرفتار رہتا ہوں

میں تسبیح اور مصلّے کو آگ لگا دوں۔

مجھے بادشاہ عشق نے زنار دے دیا ہے۔

میں مذہب اور ملت کو نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ جب سے مستوں کی طرح بازار میں بیٹھنے لگا ہوں۔

میں نہ یہودی ہوں، نہ مسلمان ہوں اور نصرانی ہوں (راہب نصاریٰ کا عابد) نہ برہمن ہوں، نہ مجوسی ہوں نہ کافر ہوں۔

میں ملحدوں کے گروہ میں سے بھی نہیں ہوں اور نہ ہی میں کوئی مکار ہوں۔

اے مسلمانو! میں خود بھی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں کیا ہوں اور کونسا راز ہوں۔

میں اس مسلمانی کو بیچتا ہوں اور دل کی خوشی سے کفر کا خریدار ہوں۔

میں حضور پُر نور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دین کا طالب ہوں۔ میں نے تمام منسوخ شدہ مذاہب کو ترک کر دیا ہے۔

٭

بجز تو در ہجر ایام عمری شمرم
بر آمد بسے سالہا کہ منتظرم
کدام ساعت گردد کہ نزد من آئی
بلند بخت شود گر وہی قدم بدرم
ہمی کنیم فغان نالہای مجنوں را
خوشا بود کہ اگر در رہت برفت سرم
گذشت عمر چو هفتاد سال در ہجرت
بیا بیا کہ بوعدہ قدیم می نگرم
بہر خدا ہمہ احوال ما بہ بین یک بار
کہ ہیچ نیست بخاطر خیال ہم دگرم
بگفتم ای دل خاموش باش صبر بکن
کہ یار با ما ما زاد چہ طور بیخبرم
نہ ہجر ماند نہ وصل آمد آشکارا را
برون شدیم بہ یکبارگی ز خیر و شرم

اردو ترجمہ

اے محبوب! تیرے بغیر اپنی زندگی کے دنوں کو فراق کے دن شمار کرتا ہوں کئی برس گزر گئے کہ میں تیرا منتظر ہوں۔

وہ وقت کب آئے گا کہ تُو میرے پاس آئے گا۔ میرا بخت بلند ہو جائے گا اگر تو میرے دروازہ پہ قدم رکھے گا۔

مجنوں کی طرح آہ و فریاد کرتا ہوں۔

بہت ہی اچھا ہو گا اگر میرا سر تیری راہ میں قربان ہو جائے گا۔

میری عمر کے ستّر برس تیری جدائی میں بسر ہو گئے۔ اب آ بھی جا کہ میں تیرے پُرانے وعدہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یعنی تیری وعدہ وفائی کا منتظر ہوں۔

خُدا کے واسطے ایک بار میرا حال آکر دیکھ لے۔ میرے دل میں کسی غیر کا خیال تک موجود نہیں ہے۔

میں نے کہا اے دل! خاموش رہ اور صبر کر۔ محبوب ہمارے ساتھ ہے اور ہم اس سے کس قدر بے خبر ہیں۔

نہ فراق رہا اور نہ ہی آشکار کو وصال حاصل ہوا۔ ہم خیر اور شر کی حدود سے بالکل باہر نکل گئے ہیں۔

٭

برسرِ میدان اینک دم خدائی میزنم
گوئے سرِ خود کردہ ام فی الحال چوگان بشکنم

گر عزیزِ مصر باشم تا خریداری کنم
زیور قعر چہ کنعان بہر یوسف افگنم

گر کسی پرسد کہ بر رخ دلبر آشفتہ کیست
ہان بگو ای دل کہ معشوقم ہم عاشق منم

گر بیک روزی ببینم جلوۂ از حسن دوست
بس بود قربان بپایش عمر و دل جان و تنم

دوست گفتا آشکارا گر تو آشفتہ منی
زود آئی سر بدہ باری سرفرازت کنم

اردو ترجمہ

دیکھو! میں برسرِ میدان علی الاعلان خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ فی الحال میں نے اپنے سر کو گوئے بنایا ہے لیکن میں چوگان کو توڑ کر رکھ دوں گا (یعنی اس دعویٰ پر پہلے تو مجھے لوگوں کی ملامت برداشت کرنا پڑے گی لیکن آخر کار میں اپنی بات منوا لوں گا۔

میں اگر عزیزِ مصر ہوتا تو خریداری کرتا اور یوسف (علیہ السلام) کے واسطے چاہ کنعان میں بوکا (یانی نکالنے کا برتن) ڈال دیتا۔

اگر کوئی پوچھے کہ محبوب کے رُخِ انور پر کون عاشق ہے۔ تو اے دل! کہہ دینا کہ معشوق بھی میں ہوں اور عاشق بھی میں ہوں۔

میں اگر کسی دن محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھ لوں۔ پھر میری زندگی میرا دل، میری جان اور میرا جسم اس کے پاؤں پر قربان ہو جائے۔

محبوب نے فرمایا کہ اے آشکار! تو اگر میرا عاشق ہے تو جلد آ، سر قربان کر تاکہ میں تجھے سرفرازی عطا کر دوں۔

*

در دیدۂ معشوقان اسرار ہمی بینم
وہ جلوہ گری حسنش اظہار ہمی بینم

در کون و مکان باشد حقا کہ ظہور او
در دیر خراباتی دیدار ہمی بینم

این جملہ تجلی او گر دیدۂ بکشائی
دیوار چہ دروازہ آن یار ہمی بینم

ای شیخ گرو باید تسبیح و مصلا را
یک لمعۂ نورش در زنار ہمی بینم

کن فاش آشکارا این سر انا الحق را
کاندر سرِ منصوری خمار ہمی بینم

اردو ترجمہ

میں معشوقوں کی آنکھوں میں اسرار دیکھتا ہوں۔ سبحان اللہ! اس کے حسن کی جلوہ گری!! میں تو علانیہ دیکھتا ہوں۔

خدا کی قسم دنیا میں اُسی کے حُسن کا ظہور ہے میں تو مندر میں بھی اسی کا دیدار کرتا ہوں۔

یہ تمام تجلی اسی کے حُسن کی ہے اگر تو آنکھیں کھول کر دیکھے۔ میں تو در و دیوار پر اس محبوب کو دیکھتا ہوں۔

اے شیخ! تجھے اپنی تسبیح اور مصلا گروی رکھنا (بیچ دینا) چاہیے۔ میں اس کے نور کی شعاع زنار میں دیکھتا ہوں۔

اے آشکار! منصوری راز انا الحق کو ظاہر کر کیونکہ میں منصور کے سر میں خمار دیکھتا ہوں۔

○

من آشفتہ حیرانم حیرانم حیرانم
دقیقہ پریشانم گہ گاہ پشیمانم
نہ میل سبحہ دارم نہ رشتۂ زنارم
نی خانہ خمارم من جان آن جانانم
این طعنہ مزن زاہد من مست الستیم
من غیر خدا نیم واللہ کہ من آنم
نہ ملا نہ مفتی ام نہ قاضی ام سرِ رازی ام
گہ صورت انسانم پیدا ام نہ پنہانم
گہ اطلس پوشانم گہ خرقہ بود شانم
گہ جامہ زربفتی گہ مستانم عریانم
نہ اندر دو ہفتادم نہ انسادم نہ افتادم
نہ کافر نہ ملحدم مومن نہ مسلمانم
شد نامم آشکارا زین نام شرم گیرم
سیر مای ہمہ یارم من گوی من چوگانم

اردو ترجمہ

میں سرگرداں حیراں ہوں، حیراں ہوں، حیراں ہوں، کسی وقت پریشان ہوتا ہوں اور کبھی پشیمان ہوتا ہوں۔

مجھے نہ تسبیح کا شوق ہے اور نہ زنار ہی رکھتا ہوں۔ نہ میخانہ سے رغبت ہے بلکہ میں اس محبوب کی جان ہوں۔

اے زاہد! مجھ پر طعنہ زنی نہ کر، میں مست الست ہوں۔ میں غیر اللہ نہیں ہوں بلکہ خدا کی قسم کہ میں خود "وہی" (خدا) ہوں۔

میں نہ مُلا ہوں، نہ مفتی ہوں، نہ قاضی ہوں بلکہ میں ایک راز ہوں۔ کبھی کبھی انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہوں۔ میں ظاہر ہوں، پوشیدہ نہیں ہوں۔

میں کبھی ریشمی لباس پہنتا ہوں اور کبھی خرقہ پوشی میں اپنی شان سمجھتا ہوں کبھی زربفت کی پوشاک زیب تن کرتا ہوں کبھی مستی میں آکر لباس سے بے نیاز ہو جاتا ہوں۔

میں نہ بہتر مذاہب سے تعلق رکھتا ہوں، نہ کھڑا ہوں، نہ گرا ہوں، نہ کافر ہوں، نہ ملحد ہوں، نہ مومن ہوں، نہ مسلمان ہوں۔

میرا نام تو آشکار ہے لیکن میں اس نام سے شرم کرتا ہوں۔ میں سراپا یار ہوں (یار میں جذب ہو چکا ہوں) میں گوئی ہوں اور میں چوگان ہوں۔

○

ارادت مندآن پیر مغانم
بجز پیر مغان دیگر ندانم
مریدم آستانہ بارگاہش
منور از درش دل چشم جانم

گذشتہ عمر ما ہفتاد یک سال
ولی از غمزہ عشقش نوجوانم
کہ یکسان کرد بر من کفر و اسلام
درون بت خانہ و کعبہ مکانم

بدستم داد آن پیر مغان ہین
علم منصور در آخر زمانم

چو شور افگند اندر دلم عشق
گواہ او ست من آن دم نمانم

ثواب و جرم شد محو آشکارا
شکر اللہ کہ در بیت الامانم

اردو ترجمہ

میں پیر مغاں کا مرید ہوں، پیر مغاں کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔

میں اس کی بارگاہ کے دروازہ کی چوکھٹ کا مرید ہوں۔ اس کے دروازہ سے میرا دل، آنکھیں اور جان روشن ہیں۔

میری عمر اکہتر برس کی ہو گئی ہے لیکن اس کے عشق کے غمزہ سے نوجوان ہوں۔ جس نے میرے لیے کفر اور اسلام دونوں ایک جیسے کر دیے ہیں۔ میرا مکان بت خانہ اور کعبہ دونوں میں ہے۔

دیکھ! پیر مغاں نے میرے ہاتھ میں اس آخری زمانہ میں منصور کا علم دے دیا ہے۔

جب عشق میرے دل میں شور برپا کرتا ہے تو وہ گواہ ہے، میں اس وقت موجود نہیں ہوتا۔

اے آشکار! ثواب اور جرم محو ہو چکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں امن کے گھر میں ہوں۔

بہ ہر سوئے بہ ہر جا یار می بینم
شعاعِ حسنش بہ در و دیوار می بینم

چہ در شہر و چہ در کوچہ چہ در بحر و چہ در صحرا
چہ در بازار ہر کوچہ ہمہ اسرار می بینم

بیا بگذار ای زاہد تو تسبیح و مصلا را
کہ اسرارِ ہویت اندرونِ زنار می بینم

مرا ہر بار می گوئی کہ مفتاح الفرج صبر است
کہ چوں نی من کنم ظاہر ہمہ دلدار می بینم

نہاں کن سرِ انا الحق مکن تو آشکارا ہم
کہ اندر سرِ تو منصوری نہاں خمار می بینم

اردو ترجمہ

میں ہر طرف اور ہر گلی میں اور ہر مقام پر یار کو دیکھتا ہوں، اس کے حسن کا جلوہ ہر در و دیوار میں دیکھتا ہوں۔

کیا شہر میں، کیا کوچہ میں، کیا دریا میں اور کیا صحرا میں اور کیا بازار کی ہر گلی میں، تمام اسرار دیکھتا ہوں۔

اے زاہد! آ اور تسبیح اور مصلے کو چھوڑ دے کیونکہ میں اس کے اسرار ذاتی کو زنار کے اندر دیکھتا ہوں۔

اے دوست! مجھ سے ہر بار کہتا ہے کہ صبر خوشی کی کنجی ہے لیکن مجھ سے صبر کیسے ہوگا میں تو محبوب کو علانیہ دیکھتا ہوں

انا الحق کا راز مخفی رکھ اس کو ظاہر نہ کر کیونکہ میں تیرے سر میں وہی منصوری خمار دیکھتا ہوں۔

این راہ ملامت کہ گرفتیم گرفتیم
راہیست سلامت کہ گرفتیم گرفتیم

از جمع خلائق بدلم نیست خیالی
گوشہ ز جماعت کہ گرفتیم گرفتیم

چون عشق بیامد ہمہ دین کفر محو شد
زنا نیست علامت کہ گرفتیم گرفتیم

این راہ ضلالت کہ بدل جان گزیدیم
راہیست ہدایت کہ گرفتیم گرفتیم

آن ورد وظائف کہ کجا ماند آشکار
از ورد عبادت کہ گرفتیم گرفتیم

اردو ترجمہ

ملامت کی یہ راہ ہم نے اختیار کی، سو کی، یہ سلامتی کی راہ ہے۔ ہم نے اختیار کی، سو کی۔

مخلوق کے مجمع کا میرے دل میں کوئی خیال نہیں ہے۔ ہم نے جماعت سے جو کنارہ کشی کی، سو کی۔

جب عشق آیا تمام دین اور کفر محو ہو گئے، عشق کی یہی علامت ہے جو ہم نے اپنالی، سو اپنالی۔

(بظاہر) یہ گمراہی کی راہ ہم نے دل و جان سے قبول کر لی ہے (درحقیقت) یہ ہدایت کی راہ ہے جو ہم نے اختیار کی، سو کی۔

اے آشکار! وہ ورد وظائف کہاں رہ گئے۔ ہم نے درد عشق کی عبادت اختیار کی، سو کی۔



می فروشم دین و ایمان کس خریدار آوریم
خویش را چون شیخ صنعان زیر زنار آوریم

چونکه ما مانند عنقا دائما در گردشیم
کی خیال هیچ کرگس سوی مردار آوریم

شاه عشق اندر دل آمد هر حکایت محو شد
اندرین میدان عشقش سر بسر دار آوریم

آنچه باشد تحفه کاندر حضور آید پسند
زاری و مسکینی در چشم نظر یار آوریم

سر متاب از عشق هرگز تا نسوی تو آشکار
بهر رسوائی ملامت سوی بازار آوریم

اردو ترجمہ

میں دین و ایمان کو بیچ رہا ہوں میرے پاس کسی خریدار کو لے آؤ۔ میں اپنے آپ کو شیخ صنعان کی طرح زنار کے نیچے لانا چاہتا ہوں۔

چونکہ عنقا کی طرح میں ہمیشہ گردش (پرواز) میں رہتا ہوں اس لیے چیل کی طرح میں مردار کا خیال کیسے کر سکتا ہوں۔

جب شہنشاہِ عشق دل میں جا گزیں ہوا تو ہر بات محو ہو گئی۔ ہم اس کے میدانِ عشق میں اپنا سر سُولی پر چڑھائیں گے۔

جو تحفہ محبوب کے حضور میں پسند ہوگا مثلاً عاجزی اور مسکینی وہ ہم اس کی نگاہ کے سامنے لائیں گے۔

عشق سے مُنہ مت پھیر تاکہ تو آشکار بن جائے۔ ہم ملامت اور رسوائی کی خاطر بازار کا رُخ کریں گے۔





چه میگوئید ای یاران که من خود را نمیدانم
نه زندیقم نه ملحدام نه کافر نی مسلمانم
نه زردم نه شب گردم که گوئی زین جهان رستم
ز عالم دست افشردم که سراز سر سبحانم
نه دیندارم نه بدکارم ز ملت کیش بیزارم
بکعبه رو نمی آرم یکی گویم یکی دانم
نه من صالح نه گمراهم نه من فاسق نه بد راهم
یکی جویم یکی خواهم نه زاهدیم نه زان آنم
نه من بنده گنهگارم ز شیخی استغفارم
نه دیوانم نه هشیارم نه دانایم نه نادانم
اگر شاهیم هم هستم وگر چاکر کمر بستم
گدائیم یار بر دستم بدرگاهش چو دربانم
بعالم آشکارا شد نهان از ما نگارا شد
جو الهو هوی یا هو هو که دیگر نیست سامانم

اردو ترجمہ

اے دوستو کیا کہتے ہو میں اپنے آپ کو نہیں پہچانتا۔ میں نہ زندیق ہوں نہ ملحد ہوں نہ کافر ہوں نہ مسلمان ہوں۔

میں نہ اوراد و ازکار میں مشغول ہوں، نہ شب گرد ہوں بلکہ میں نے اس جہان سے گوئے سبقت آگے بڑھا دی اور دنیا سے دست بردار ہو گیا اس لیے کہ میں سِرِ سبحانی ہوں۔

میں نہ دیندار ہوں نہ بدکار ہوں بلکہ دین اور مذہب سے بیزار ہوں۔ میں کعبہ کی طرف رُخ بھی نہیں کرتا۔ میں ایک کہتا ہوں اور ایک ہی جانتا ہوں۔

میں نہ صالح ہوں نہ طالح ہوں نہ فاسق ہوں نہ فاجر ہوں۔ میں ایک کی تلاش میں ہوں اور ایک ہی کا طلبگار۔

میں گنہگار بندہ نہیں ہوں لیکن غرور سے توبہ کرتا ہوں۔ میں نہ دیوانہ ہوں نہ ہوشیار ہوں نہ دانا ہوں نہ ناداں ہوں۔

میں اگر بادشاہ ہوں تو فی الواقع ہوں اور اگر خدمت گار ہوں تو خدمت کے لیے کمر بستہ ہوں۔ میں گدا (کمزور) ہوں یا توانا ہوں لیکن اس کے دربار کا دربان ہوں۔

ہمارا محبوب دنیا میں ظاہر ہو گیا اور ہم سے پوشیدہ ہوا۔ وہی وہ ہے اور تیری زبان پر یاہو یاہو جاری ہے۔ اس لیے کہ میرے اطمینان قلب کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔



من بجز یار بہر سو نہ دگر می بینم
چہ ببازار و چہ ہر کوچہ و شہر می بینم

چہ طیور و چہ وحوش و چہ جن و دیو و پری
ہمہ اسرار الٰہی بہ بشر می بینم

زاہدا طعنہ مزن مست کہ الستی مستم
در سرم از مئی منصور اثر می بینم

نی نہان ست عیان ست بما یار و لکن
غمزۂ عشق و حسن را بہ بصر می بینم

دوست فرمود تولوا فثم وجہ اللہ
کل شیئی ہمہ او را بہ نظر می بینم

ماہ کنعان ز شب چاہ در خشید برون
چہ شب ست آن شب چون لیل قدر می بینم

آشکارا چو رہ عشق گرفتی ز ازل
جز ہمیں راہ دگر راہ ضرر می بینم

اردو ترجمہ

میں محبوب کے سوا کسی بھی طرف کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔ کیا بازار میں کیا گلی کوچے میں اور کیا شہر میں کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

پرندہ ہو خواہ چرندہ ہو، جن ہو خواہ دیو ہو، لیکن میں تمام اسرار الٰہی صرف انسان میں دیکھتا ہوں۔

اے زاہد! مجھے طعنہ نہ دے میں مست الست ہوں۔ میں اپنے سر منصوری مئے کا اثر دیکھتا ہوں۔

میرے اوپر اعتبار کر وہ نہ پوشیدہ ہے اور نہ ہی ظاہر ہے۔ میں حُسن اور عشق کے غمزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔

دوست نے فرمایا کہ "اینما تولوا فثم وجہ اللہ" میں تمام چیزوں میں اسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔

کنعان کا چاند رات کے کنوئیں سے باہر آکر ضیا پاشی کرنے لگا، واہ واہ کیا رات ہے!! میں اس رات کو لیلۃ القدر سمجھتا ہوں۔

آشکارا جب تم نے ازل سے عشق کا راستہ اختیار کر لیا تو اب اس راہ کے بغیر دوسری راہ کو میں سرتاسر نقصان سمجھتا ہوں۔

مستیم ولی بہوش مستیم
تیغ بکمر ز عشق بستیم

چون جلوۂ حسن یار دیدم
از خوف و رجا ز ہر دو رستیم

افراختہ علم چو شاہ منصور
آن بیرق رایت بدستیم

عشق بگرفت جان دلم را
از مذہب و کیش در گذشتیم

از راز صنم چو آگہی شد
صد راز سبحہ را شکستیم

زاہد نزنی تو طعنہ ما را
آشفتہ و عاشق الستیم

اردو ترجمہ

ہم مست تو ہیں لیکن ہوش والے مست ہیں۔ ہم نے اپنی کمر سے عشق کی تلوار باندھ لی ہے۔

میں نے جب سے محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھا ہے خوف اور اُمید دونوں سے آزاد ہو گیا ہوں۔

شاہ منصور (منصور حلاج) نے جو پرچم بلند کیا تھا وہی پرچم اب ہم نے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

جب سے اس کے عشق نے میرے قلب اور روح پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے اس وقت سے دین اور مذہب کی منزل سے آگے چلے گئے ہیں۔

جب سے محبوب کے راز سے آگاہی ہوئی ہے ہم نے سبحہ صد دانہ (سو دانوں والی تسبیح) کو توڑ ڈالا ہے۔

اے زاہد! تو ہم کو طعنہ نہ دینا۔ ہم روزِ الست سے عاشق ہیں۔

اثبات شدہ کہ چون الا اللہ
ہم باز بہ لا الہ نرفتیم

جب سے اِلّا اللہ کہہ کر ہم اثبات کی منزل میں آگئے ہیں پھر لا اِلٰہ کی طرف واپس نہیں گئے۔

حوران بہشت را نخواہیم
جز یار دگر نہ ہیچ جستیم

میں بہشت کی حوروں کا طلبگار نہیں ہوں۔ میں محبوب کے سوا کسی اور کی تلاش میں نہیں ہوں۔

ما را نہ صلاح و ورع و تقوے
ما مست بمیکدہ نشستیم

ہمارے پاس نہ نیکی ہے نہ پرہیزگاری اور نہ تقویٰ۔ ہم میخانہ میں مست بنے بیٹھے ہیں۔

ما را چہ خبر ز دین و اسلام
شب روز مدام در کنشتیم

ہمیں دین اور اسلام کا کیا پتہ۔ ہم تو رات دن مندر میں بستے ہیں۔

ہمراہ بتو شد یقین دل را
خیالات شکوکہا شکستیم

جب دل کو یقین کی دولت حاصل ہو گئی تو ہم نے شکوک اور شبہات کو توڑ ڈالا۔

با تا ماشد محو آشکارا
یک الف خوشم بدل نوشتیم

اے آشکارا! "ب" اور "ت" مٹ گئے، ہم نے الف کو اپنے دل پر اچھی طرح سے لکھ لیا ہے۔



گاہ آدم گاہ شیطان می شوم
گاہ موسیٰ گاہ عمران می شوم

گہ جدا باشیم از مادر پدر
گہ چو اسماعیل قربان می شوم

گہ تحمل می کنم گاہی غضب
گاہ دانا گاہ نادان می شوم

گاہ زاہد گاہ عابد گہ مغم
گاہ کفر و گاہ ایمان می شوم

گاہ باشد آشکارا بادشاہ
گاہ بر دربانہ دربان می شوم

اردو ترجمہ

میں کبھی آدم بنتا ہوں کبھی شیطان کبھی موسیٰ بنتا ہوں اور کبھی عمران (عمران حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام ہے)۔

کبھی اپنے ماں باپ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور کبھی حضرت اسماعیل کی طرح قربان ہو جاتے ہیں۔

ہم کبھی برداشت کر لیتے ہیں اور کبھی غصہ میں آجاتے ہیں کبھی دانا ہوتے اور کبھی ناداں بن جاتے ہیں۔

کبھی زاہد بنتے ہیں کبھی عابد اور کبھی آتش پرست کبھی کافر بنتے ہیں اور کبھی مومن۔

آشکارا کبھی بادشاہ ہوتا ہے اور کبھی دربار کا دربان بنتا ہے۔

اردو ترجمہ

مرا از دین و کیش بیزارم چہ میدانید ای یاران
خلائق دیدہ احوالم بخوانند استغفاران

اے دوستو! میں دین اور مذہب سے بیزار ہوں آپ کا کیا خیال ہے لوگ میرا حال دیکھ کر توبہ توبہ کرتے ہیں۔

در آن دریای افتادم کہ ساحل او ندیدار زر
در آن قلزم کہ بسیاران غرق گشتند سرداران

میں اس دریا میں گرا ہوں جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ یہ وہ سمندر ہے جس میں بڑے بڑے نامور لوگ غرق ہو چکے ہیں۔

ازان روزی نخود چیزی نیاوردم بجز عشقش
بمشتِ خاکِ ما مسکین ز غم بارید صد باران

میں روز ازل کو اس کے عشق کے سوا اور کوئی چیز اپنے ساتھ نہیں لایا۔ مجھ مسکین کی مشت خاک پر غم کی سینکڑوں بارشیں برس چکی ہیں۔

ہمیں راہ خطرناک ست ہر آن کو پہلوان باشد
گذر زین راہ او سازد نمی آید بسیاران

یہ بہت ہی خطرناک راہ ہے اس راہ سے صرف وہی گزر سکتا ہے جو بہادر ہو سب کا کام نہیں ہے۔

خیالِ حالِ مستان را ندانند آشنا را کس
کسی آگاہ دل نبود مگر ہم جز دل افگاران

اے آشنا کار! مستوں کے حال اور خیال کو کوئی نہیں جانتا۔ اس راز سے کوئی آگاہ نہیں ہے سوائے زخم خوردہ دل والوں (عشاق) کے۔

اردو ترجمہ

من از دین کیش بیزارم چہ فرمائید ای یاران
نہ من صالح نہ دیندارم چہ فرمائید ای یاران

اے دوستو! کیا کہتے ہو میں دین اور مذہب سے بیزار ہوں۔ میں نہ صالح ہوں نہ دیندار۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

نباشد ورد قرآنم وظائف دائمی خواند
نہ توبہ استغفارم چہ فرمائید ای یاران

میں نہ قرآن کا ورد کرتا ہوں نہ وظیفے پڑھتا ہوں، نہ توبہ استغفار کرتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

چو رفت از ما مسلمانی کجا میری کجا خانی
ز مے منصور خمارم چہ فرمائید ای یاران

جب مسلمانی ہمارے ہاتھ سے گئی تو میری کہاں رہی اور خانی کہاں گئی۔ میں منصوری مئے سے مخمور ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

ز جملہ سر بہ پیچیدم دل از ہر سوی ببریدم
نہ دیوانم نہ ہشیارم چہ فرمائید ای یاران

میں نے تمام چیزوں سے منہ پھیر لیا اور ہر طرف سے قطع تعلق کر لیا۔ میں نہ دیوانہ ہوں، نہ ہشیار ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

کہ کار ما ز نوشی مالود مقصد خموشی ما
نہ در خوابم نہ بیدارم چہ فرمائید ای یاران

ہمارا کام ہے راگ سننا اور مے نوشی کرنا اور ہمارا مقصد ہے صبر کرنا۔ میں نہ سوتا ہوں نہ جاگتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو!

ردیف النون

دلا لقای خدا ہست یعنی درویشان
دگر لقای بباشد لقای درویشان
بہیچ روی زند دروازۂ گدایان تو
بباش روز و شبان در قفای درویشان
مرو بمجلس شاہان کجای پرخلل ست
مگر کہ بی خلل ست این بنای درویشان
اگر جہان باشارت بہان بگردانند
خدا ہمی طلبد ہم رضای درویشان
بسوی دنیائی دون میل دل نمی آرند
کہ ہست طائفہ بیریای درویشان
مبین بدیدہ حقارت بسوی فقر ایان
بطون عالی شدہ ست جای درویشان
اگرچہ برہنہ بے پارچہ ہمی گذرند
بدان دو عالم باشد قبای درویشان
مباش دور دمی زان گروہ خاص الخاص
اگر ز ما پرسی خود خدای درویشان
ببین جماعت مردان آشکارا تو
مگر کہ مرد شوی از دعای درویشان

اردو ترجمہ

اے دل! درویشوں کا دیدار اللہ کا دیدار ہے۔ [illegible]

اے دل! گداگروں درویشوں کے دروازہ سے مُنہ نہ پھیرنا۔ دن رات درویشوں کے پیچھے پیچھے رہنا۔

بادشاہوں کے دربار میں مت جانا کہ وہ فتنہ کی جگہ ہے۔ اگر کوئی پُرامن جگہ ہے تو وہ درویشوں کی جھونپڑی ہے۔

درویش چاہیں تو سارے جہان کو ایک اشارہ سے گردش میں لا سکتے ہیں اللہ بھی درویشوں کی رضامندی کا طلبگار ہے۔

درویش اپنے دل کو اس دنیائے دُوں کی طرف مائل نہیں کرتے کیونکہ یہ بے ریاؤں کا گروہ ہے۔

درویشوں کی طرف حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا کیونکہ درویشوں کا قیام قلب اور ضمیر کے پُرعظمت مقام میں ہے۔

اگرچہ درویش ننگے بدن چلتے پھرتے ہیں لیکن دونوں جہان درویشوں کی قبا ہیں۔

ان خاصانِ خُدا کے گروہ سے ایک پل بھی دور نہ رہنا۔ اگر ہم سے پوچھو تو یہ درویش خود خدا ہیں۔

اے آشکار! ان مردانِ خُدا کی جماعت پر نظر کر۔ شاید تو بھی ان درویشوں کی دعا سے مردِ خدا بن جائے۔ ❋

نگارا یک دمی بنشین درون دیدۂ ما بین
کزین دریای گوناگون زند موج زبر زیرین

شوی تا با خدا باری تماشا موج دریا کن
ہمیشہ موج در موج ست بہ تلخی آن نبود شیرین

عجائب موج آن دریا کہ در عالم نمی گنجد
بپای سیل بر سیل ست کشد ما را از آن و زین

گدا از دو جہان خانہ را ہمہ غیرش غرق سازد
چنان غلبہ ہمی آرد کہ نایاب ست زیر طین

چہ موجا موج بحر این ست گرم تر از آتش فرزان بلند
کس از گریہ مینداند تو آشکارا او بود بے دین

اردو ترجمہ

اے محبوب! ایک گھڑی بیٹھ جا اور ہماری آنکھوں کو دیکھ۔ اِس دریا سے گوناگوں سے اوپر نیچے کیسی موجیں اٹھتی ہیں۔

ایک بار دریا کی موجوں کا نظارہ کر تو مرد با خدا بن جائے گا۔ دریا ہمیشہ موج در موج ہے اور اس کا پانی میٹھا نہیں ہے بلکہ کڑوا ہے۔

اس دریا کی موجیں بھی عجیب ہیں جو اس دنیا میں سما نہیں سکتا۔ سیلاب کے پیچھے مسلسل سیلاب آ رہا ہے جو ہمیں اِس سے بھی اور اُس سے بھی دور کھینچ لے جاتا ہے۔

گھر بار کو فنا کر دیتا ہے اور غیر کو غرق کرتا ہے۔ ایسا پُرشور اور زور آور دریا ہے کہ اس کی تہہ میں مٹی اور کیچڑ بالکل نایاب ہے

واہ کیا تلاطم خیز دریا ہے جو آگ سے بھی زیادہ گرم ہے۔ اے آشکار! جو رونے اور گریہ وزاری کرنے سے بے خبر ہے وہ بے دین ہے۔ ❋

○

از خویشتن رفتیم ما آن نعرہ مولائی زنم
وز ما و من رستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

هرگز ندیدم خویش را انگذاشتم دین کیش را
از سیلش مستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

موهوم باشد جان تنم گاهی بگویم من منم
گر نیست از هستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

از خویشتن چون میروم از چون بیچون میشوم
دست از خودی شستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

خود را نمی جستم بجا گاهی بدیدم جابجا
این کفر در دستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

گر با خودم ابلیسم ور بیخودم ادریسیم
از جمله بر گشتیم ما آن نعرہ مولائی زنم

ای آشکارا تو نئی با من بگو تا تو کئی
با تاج بر تخت ستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

اردو ترجمہ

میں اپنی ہستی سے دست بردار ہو گیا ہوں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں میں "ما و من" زخودی سے آزاد ہو گیا ہوں میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔

میں نے خود یعنی بالکل نہیں کی میں نے دین و مذہب کو ترک کر دیا۔ میں اسکی مستی سے مست ہوں۔

میرے جسم اور جان کا وجود صرف ایک خیالی چیز ہے۔ کبھی کبھی کہتا ہوں کہ میں بھی موجود ہوں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ میرا وجود اسی کے وجود سے ہے

میں جب اپنے آپ میں نہیں ہوتا تو "چون" (مثل رکھنے) سے "بیچون" (بے مثل) بن جاتا ہوں۔ ہم نے اپنی ہستی سے ہاتھ دھو لئے ہیں (دست بردار ہو چکے ہیں)

میں اپنے آپ کو کہیں نہیں دیکھتا اور کبھی ہر جگہ دیکھتا ہوں۔ ہم کفر کو ہتھیلی پر لیے پھرتے ہیں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔

میں اگر خودی میں ہوں تو ابلیس ہوں اور اگر بے خود ہوں تو ادریس (پیغمبر) ہوں۔ میں ہر چیز سے اپنا رُخ پھیر چکا ہوں

اے آشکارا! یہ باتیں کہنے والا تو تو نہیں ہے۔ مجھے بتا کہ آخر تو کون ہے میں تاج پہن کر تختِ شاہی پر جلوہ افروز ہوں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔ ✻

○

این اسم و جسم و جان را من خوب می شناسم
هر رنگ هر بیان را من خوب می شناسم

تا که در دو عالم جمله جهان جانان
بیشک زمین زمان را من خوب می شناسم

آن بادشاه بیچون در لبس چون در آمد
سر نهان عیان را من خوب می شناسم

هر کس که غیر خود را دانست او برفته
این سود آن زیان را من خوب می شناسم

فرموده است الله نور السما و ارض است
پس ارض و آسمان را من خوب می شناسم

اردو ترجمہ

میں اس اسم و جسم اور روح کو خوب پہچانتا ہوں۔ میں ہر بات کو اور اس کے اسلوب اور رنگ ڈھنگ کو خوب پہچانتا ہوں۔

خدا کی قسم پوری کائنات بلکہ دونوں جہاں میں محبوب بسا ہوا ہے۔ بیشک میں زمین اور آسمان کو خوب پہچانتا ہوں۔

وہ بے مثل بادشاہ مثل کے لباس میں جلوہ گر ہوا۔ میں پوشیدہ اور کھلے ہوئے رازوں کو خوب پہچانتا ہوں۔

جس شخص نے اپنے آپ کو غیر سمجھا وہ گیا (یعنی بے کار ہو گیا) میں اس نفع اور اس نقصان کو خوب پہچانتا ہوں۔

فرمایا ہے کہ اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے۔ میں زمین اور آسمان کو خوب پہچانتا ہوں۔

ما زندیق می خوانند می گویند می دانند
نہ تسبیح نہ زنارم چہ فرمائیدای یاران

لوگ مجھے زندیق کہکر پکارتے ہیں زندیق کہتے ہیں اور زندیق سمجھتے ہیں میں نہ تسبیح ہاتھ میں لیتا ہوں نہ زنار باندھتا ہوں۔ اے دوستو کیا کہتے ہو۔

مصحف بر طرف ماند فراموش شد ہمہ خواندہ
کنون رقصندہ بازارم چہ فرمائیدای یاران

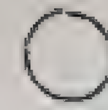
مصلّیٰ ایک طرف رہ گیا اور جو کچھ پڑھ لیا تھا وہ بھول گیا۔ اب سر بازار وجد کرتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

کشیدم سر بدنامی شدند افراد اسلامی
نمیدانند اسرارم چہ فرمائیدای یاران

میں نے بدنامی مول لی ہے۔ میرا یہ حال دیکھ کر مسلمان مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ وہ میرا راز نہیں جانتے۔ اے دوستو کیا کہتے ہو۔

خدا در آشکارا آمد بآب و گل نگار آمد
ببردہ ہوش یکبارم چہ فرمائیدای یاران

خدا آشکار کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ آب و گل کے اندر محبوب جلوہ گر ہو گیا۔ میرے ہوش و حواس ایک دم سلب کر لیے۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو!



تیغ بر دوش نہادم بکشیدم ز میان
جلوہ اش تا بہ ثریا نہ نہان ہست عیان

اردو ترجمہ

میں نے تلوار کمر سے کھینچ کر کندھے پر رکھ لی۔ اس کی چمک دمک پوشیدہ نہیں رہی بلکہ ثریا تک پہنچ گئی۔

وہ چہ شمشیر عشق را کہ کشیدہ منصور
پرتو او بظہور ہست ببین در دو جہان

سبحان اللہ! عشق کی وہ تلوار جو منصور نے کھینچی۔ دیکھ لو اس کا جلوہ اب تک دونوں جہان میں ظاہر ہے۔

سیف رحمان زبانیم زما بگریزید
دینداران ہمہ بشنوید کہ کردیم بیان

ہماری زبان اللہ کی تلوار ہے۔ ہم سے دور رہو۔ اے دیندارو! جو بات ہم نے کہی ہے وہ سب سن لو۔

پہلوانیم درین رہ کہ خیال سر نیست
غیر را قتل کنم تا بر ہم شک و گمان

ہم میدان عشق کے ایسے پہلوان ہیں کہ ہمیں اپنے سر کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں شک و شبہ کو دور کرنے کے لیے غیر کو قتل کرتا ہوں۔

آشکارا نبود ہر کس عاشق صادق
واقف راز بود آنکہ سزاوار نہان

اے آشکارا! ہر شخص عاشق صادق نہیں ہوتا۔ واقف اسرار صرف وہی ہو سکتا ہے جو پوشیدہ راز کا مالک ہو۔

اردو ترجمہ

کتاب شرح ملا کافیہ ہم
بہ بحر انداختن پشتارہ بستن

شرح ملا اور کافیہ کی گٹھڑی باندھ دونوں کو دریا میں پھینک دینا چاہیے (نوٹ یہ دونوں نحو کی کتابیں ہیں۔ کافیہ علامہ ابن الحاجب کی تصنیف ہے اور شرح ملا مولانا جامی کی تصنیف اور کافیہ کی شرح ہے دونوں کتابیں درس نظامی میں داخل ہیں اور مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں)

از انہا بوی عشقش در نیاید
پس آنکہ ہر ورق با آب شستن

ان کتابوں سے عشق کی بُو نہیں آئے گی لہٰذا ان کا ایک ایک ورق پانی سے دھولینا چاہیے۔

بباید باش ہر دم در تصور
بخوردن ہم بنوشیدن بخفتن

ہر وقت تصور میں رہنا چاہیے۔ کھاتے وقت، پیتے وقت اور سوتے وقت

کلیم ست و سمیع ست و بصیرت
چرا بیہودہ باطل خیال بستن

اللہ تعالیٰ کلیم (بولنے والا) بھی ہے اور سمیع و بصیر بھی۔ پھر خواہ مخواہ بے ہودہ اور باطل خیالات کرنے سے کیا حاصل۔

ہمیں رہ راست باشد آشکارا
نشاید سخن حق را در نہفتن

اے آشکار! یہی سیدھا راستہ ہے حق بات کو چھپانا مناسب نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

دلا بردکہ بگیری اثر ز درویشان
شود حصول مرادت مگر ز درویشان

اے دل جا! اور درویشوں سے اثر (فیض) لے تیری مراد درویشوں ہی سے حاصل ہوگی۔

ہمہ عمر بفقر و فاقہای میگذرد
بغیر عشق مجو سیم و زر ز درویشان

زندگی فقر و فاقہ میں گزر رہی ہے تو گزرنے دو۔ درویشوں سے سیم و زر نہ مانگو صرف عشق کے طلبگار ہو۔

معاملات بدنیای دون نمیدارند
ز درد عشق بپرسی خبر ز درویشان

درویش اس دنیائے دون کے معاملات سے تعلق نہیں رکھتے۔ تم ان سے فقط عشق کا حال پوچھو۔

ز طبع نازک شان نیز ترا ز خوف بباش
بوقت مستی می کن حذر ز درویشان

لیکن درویشوں کی نازک مزاجی سے بھی ڈرتے رہو جس وقت وہ حال اور سرمستی کی کیفیت میں ہوں اس وقت ان سے کنارہ کشی کرو۔

کہ ہیچ نفع ز مجلس شہان نخواہی یافت
کہ آشکار نباشد ضرر ز درویشان

اے آشکار! تو بادشاہوں کے دربار سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا درویشوں سے کم از کم کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

نہ من دیندار بیدینم چہ میدانید ای یاران
نہ از آنم نہ از اینم چہ میدانید ای یاران

اے دوستو آپ کا کیا خیال ہے میں نہ دیندار ہوں نہ بے دین ہوں میں نہ اُس سے ہوں نہ اس سے ہوں۔ دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

نہ ہندیم نہ سندیم نہ پنجابی نہ دکنیم
نہ من از ملک قسطنطیم چہ میدانید ای یاران

میں نہ ہندی ہوں نہ سندھی ہوں نہ پنجابی ہوں نہ دکنی ہوں اور نہ ملک قسطنطنیہ کا باشندہ ہوں۔ اے دوستو! آپ کا کیا خیال ہے۔

نہ عربیم نہ شامیم نہ مصریم نہ رومیم
نہ از چینی و ماچینیم چہ میدانید ای یاران

میں نہ عربی ہوں نہ شامی ہوں نہ مصری ہوں نہ رومی ہوں نہ چینی ہوں نہ ماچینی ہوں۔ اے دوستو! آپ کا کیا خیال ہے

نہ شیرازی نہ حلبی ام نہ ایرانی نہ تورانی
نہ من از خاک غزنیم چہ میدانید ای یاران

میں نہ شیرازی ہوں نہ حلبی ہوں نہ ایرانی ہوں نہ تورانی ہوں اور نہ سرزمین غزنی کا باشندہ ہوں۔ اے دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

بہر مظہر نگار آمد نہان بد آشکار آمد
عجب اسرار می بینم چہ میدانید ای یاران

ہر مظہر میں محبوب ظہور پذیر ہے پہلے پوشیدہ تھا اب آشکار ہے میں عجیب اسرار دیکھ رہا ہوں۔ دوستو! آپ کا کیا خیال ہے۔ *

اردو ترجمہ

از خویشتن برفتم در چشم ما نظر کن
این چشم چشم شیرست یکبارگی حذر کن

میری آنکھوں میں دیکھ۔ میں اپنی ہستی کو ترک کر چکا ہوں۔ یہ آنکھیں شیر کی آنکھیں ہیں ان سے ایک دم دور جا۔

بیچون بچون در آمد گہ شاہ گہ گدا آمد
ہر سو بسو ہمان ست خود را ز خود بدر کن

وہ جو "بے چون" تھا وہ "چون" میں آگیا کبھی گدا بنا کبھی بادشاہ بنا۔ ہر جانب وہی ہے۔ تو اپنے آپ کو اپنے آپ سے باہر نکال یعنی بشریت کے مادی حجابات ہٹا دے۔

گر صد ہزار صورت بینی یکی بدانی
از یک الف الف شد از بیش کم گذر کن

تو اگر لاکھ صورتیں دیکھے تو بھی ایک ہی جان۔ ایک ہی سے لاکھوں ہوئے وحدت سے کثرت ہوئی، لیکن کمی بیشی سے آگے نکل جا۔

رفتی چو از میانہ فارغ شدی ز ہستی
در عالم از انا الحق با بیخودی خبر کن

تو جب بیچ میں سے ہٹ گیا تو گویا اپنی ہستی سے آزاد ہوگیا۔ بیخودی کی کیفیت میں اہل دنیا کو انا الحق کی رمز سے آگاہ کر۔

اول شناس خود را پس آشکار دم زن
از خانہ خود پرستی بیگانہ شو سفر کن

پہلے اپنے آپ کو پہچان پھر علانیہ دعویٰ کر۔ خود پرستی کے گھر سے نکل کر سیاحت کر۔

زنہار خبر مپرسید از من حال کہ ای یاران
از عشق ہمی بارد دائم بہ سرم باران

ای واعظ تو ما را ہرگز نہ نصیحت کن
این دل نہ اثر گیرد بگریز ز بدکاران

از درد و غمش عاشق شب روز ہمی گرید
باشد کہ ہمان جنید یک بار بہ بیچاران

در ہجر مبتلایم در زیر غم و بلایم
یک من نہ پریشانم چندان چو من ہزاران

ای آشکار بنشین جرعہ ز درد نوشین
من بندہ آن کسانم آنانکہ بیقراران

اردو ترجمہ

اے دوستو! مجھ سے میرا حال مت پوچھو خبردار! میرے سر پہ ہمیشہ عشق کی برسات برس رہی ہے۔

اے واعظ! تو مجھے نصیحت بالکل نہ کر۔ یہ دل متاثر نہیں ہو، بدکاروں سے دور بھاگ۔

عاشق دن رات اس کے درد و غم کی وجہ سے روتا رہتا ہے۔ شاید کہ محبوب ایک بار ان بیچاروں کے حال پر نظر کرے۔

میں فراق میں مبتلا ہوں اور اس کے غم و الم میں اسیر ہوں لیکن میں ہی ایک پریشان نہیں ہوں میرے جیسے ہزاروں ہیں۔

اے آشکار! بیٹھ جا اور اس کے درد سے ایک گھونٹ پی لے۔ میں ان لوگوں کا غلام ہوں جو اس کے عشق میں بیقرار ہو۔

ای دل تو شناختن نشستن و برخاستن
لاتحرک ذرۃ الا باذن یافتن

در حقیقت محو کن خود را چنان یکبارگی
از تو گم گردد نشان بگذر ز خود بشناختن

گر نہ ای واقف ازین اسرار بہ سر خاک کن
بیفائدہ خود را چرا باید بہ آراستن

ہرگز میار تو خویش را اندر میان ای طالبا
بیہودہ باطل بود اشتباہ ساختن

ای آشکارا مرد شو در راہ مردان فرد شو
شاید کہ در بازیچہ عشقش سرت را باختن

اردو ترجمہ

اے دل! تجھے جاننا چاہیے کہ تیرا اٹھنا بیٹھنا لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہ کے تحت ہے۔

ایک بار اپنے آپ کو حقیقت کے اندر ایسا ملا دے کہ تیرا نشان باقی نہ رہے اور تو اپنے آپ کو سمجھنے کی منزل سے آگے گزر جائے۔

تو اگر اس راز واقف نہیں ہے تو اپنے سر پر خاک ڈال۔ پھر خواہ مخواہ اپنے آپ کو سنوارنے سے کیا فائدہ۔

اے طالب! اپنے آپ کو کبھی بھی درمیان میں مت لانا۔

اے آشکارا! مرد بن اور مردانِ خدا کی راہ میں فرد (یگانہ) بن۔ تیرے لیے مناسب یہ ہے کہ محبوب کے عشق کے اس کھیل میں اپنے سر پر کھیل جا۔

دل را تفرقہ کہ بود یار ہم نشین
خواندیم از وصالت نامہ فرید الدین

آن یار را بصدق دل از خویشتن بیاب
دیگر حرف مرو کہ رہ راست اینچنین

صد بار کعبہ را گر طواف کنی چہ شد
دل را طواف کن کہ حج اکبرست این

بر زر سیم طلا تو ہمین نظر مکن
در لباس پاسبان بود شاہ در کمین

آیت "نحن اقرب" بشنو تو آشکارا
"حبل الورید" ز جان روح را قرین

اردو ترجمہ

دل کو جدائی کا ڈر رہتا ہے اور جاتا ہے کہ محبوب ہمیشہ پہلو میں بیٹھا ہے یہ بات ہم نے شیخ فرید الدین عطار کے وصلت نامہ میں پڑھی۔

محبوب کو صدق دل سے حاصل کرنے کی کوشش کر۔ ادھر ادھر مت جا کہ راہ راست یہی ہے۔

تم نے اگر ایک سو بار کعبہ کا طواف کیا تو کیا ہوا۔ دل کا طواف کر کہ یہی حج اکبر ہے۔

سونے چاندی کے سامان و اسباب پر نظر نہ کر۔ بادشاہ چوکیدار کے لباس میں پوشیدہ ہے۔

اے آشکارا "نحن اقرب" کی آیت سن اور "حبل الورید" پر غور کر۔ وہ محبوب رگ جاں سے زیادہ روح کے قریب ہے۔



عجائبہا کہ می بینم چہ گوناگون درین دوران
بود در عالم فانی بہر جا ہر کسی حیران
کہ شد اران طمع داران بدادہ و جہالت را
ہمہ دانا گرفتارست مگر رستند دیوانان
مخادیمان بدر شاہان نشستہ روز و شب دائم
بزرگان صد مشائخہا بہر دنیای سرگردان
برعیت ظلم تعدی بس نیاسودہ بعالم کس
برای درم سیم و مس پریشانند سرداران
نہ یاری ماند نی شفقت چہ عدل آنگہ گسست کس را
گسستہ رشتہ الفت زبلد جز ہمہ یاران
بمنبر عالمان قاضی کہ مشغولند در واعظ
برای جمع مرد بہا بدل کردند کرداران
سیہ پوشان گدایان بین کہ عادت مو تراشیدن
بیاموزند بہر زبان مکر کردند مکاران
چو اشرافان بیا پیادہ بزین زندگان اکب
چلیپا خانقہ مدرسہ چہ مسجد منبر ویران
ز ہر پارہ نانی خراب خواہ خوش رویان
چہ دانایان پریشانند ز جمعیت نادان
پدر نو جامہ نادیدہ پسر زر پوش ہمی باشد
بہ مسکینان ہمی خندند کجا آنہا کجا یایان

ہر آن کو عاشقی باشد برا و دارند صد نعمت
مدام آن مست می باشد بخود مدہوش میخواران
ہمان رندان مستانہا کہ از روز ازل ہستند
بعالم ندکی باشند کہ دائم ہست در جولان
بیا ای آشکارا زود تو خاک پای درویشان شو
بود وقتی نا بر ہ عشق بر تو بارد آن باران

اردو ترجمہ

میں اس دنیا میں جو عجائبات دیکھ رہا ہوں وہ بہت ہی عجیب و غریب اور گوناگوں ہیں اور اس دنیائے فانی میں ہر شخص حیران نظر آتا ہے۔

عقلمندی کے تمام دعویدار لالچ کی وجہ سے شرمسار ہیں اور تمام عقلمند لالچ میں گرفتار ہیں لیکن جن کو عقلمندی کا دعوی نہیں ہے وہ آزاد ہیں۔

مخدوم زادے بادشاہوں کے دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں اور سینکڑوں بزرگ اور پیر دنیا کے لئے سرگرداں ہیں۔

رعایا کے اوپر بہت ہی ظلم و ستم ہو رہا ہے اور دنیا میں کوئی بھی مطمئن نہیں

میں نہیں ہے اور بڑے سے بڑی شخص پیسے اور سونے چاندی کے لیے پریشان ہیں۔

نہ دوستی باقی رہی اور نہ ہی شفقت و مروت، ہر شخص لڑائی جھگڑے میں مصروف ہے۔ تمام دوستوں نے ایک دوسرے سے دوستی کا رشتہ توڑ دیا ہے۔

یہ مولوی اور قاضی جو منبر پر جلوہ گر ہو کر وعظ کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل لوگوں کو اپنے ارد گرد جمع کرنے کے لیے ہے۔

ان گداگروں کو دیکھو جو کالے کپڑے پہنتے ہیں اور سر کے بال ترشواتے ہیں یہ سب مکر ہے جو ان مکاروں نے روٹی کے ٹکڑے کے واسطے سیکھا ہے۔

شریف لوگ پیدل چل رہے ہیں اور رذیل سونے کی زین پر سوار ہیں جبکہ خانقاہ، مدرسہ اور مسجد و منبر ویران ہیں۔

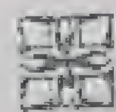
روٹی کے ٹکڑے کے واسطے غیرتمند اور حسین و جمیل لوگ خوار و خراب ہو رہے ہیں کیسے کیسے عقلمند انسان ہیں جو بیوقوفوں کی مجلسوں میں پریشانیاں اٹھا رہے ہیں۔

باپ کا یہ حال ہے کہ اسے نیا کپڑا آنکھوں سے دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتا اور بیٹا زربفت اور کمخواب پہنے پھرتا ہے آجکل کے لوگ اپنے آباؤ اجداد پر ہنستے ہیں اور ان کا مذاق اڑا کر کہتے ہیں کہ کہاں وہ اور کہاں ہم!

عشاق پر سینکڑوں تہمتیں رکھتے ہیں لیکن عشاق ان تہمتوں سے بے نیاز ہیں اور وہ مے نوشوں کی طرح ہمیشہ اپنی مستی میں مدہوش رہتے ہیں۔

ایسے رند جو روز ازل سے مست ہیں ان کی تعداد دنیا میں بہت ہی کم ہے اس لیے کہ وہ ایک جگہ قیام کرنے کے بجائے ہمیشہ گردش میں رہتے ہیں۔

اے آشکار جا، اور ان کے پاؤں کی خاک بن جا۔ ممکن ہے کسی وقت عشق کے بادلوں سے تیرے اوپر بھی بارش برسنے لگے۔



عاشقان را در دو عالم مایۂ غم داشتن
نالہا فریادہا و گریۂ ہم داشتن

دین و دنیا گر رسد آن ہر دو را ترخیص کن
عاشقی با یار خود محکم مسلم داشتن

شیخی و پیری بزرگی کن رہا یکبارگی
از ہمہ خیالات این خیالش مقدم داشتن

از ثنا تعریف مردم ای دلا بگذشتی مست
ہمچو صنعان ظاہری خود را متہم داشتن

گر جراحت عشق داری در دوا ہرگز مکوش
دور باشد بر دلفگاران مرہم داشتن

آشکارا گر تو واقف گشتۂ از سر جان
پس بہر کس آشنائی در حرم داشتن

اردو ترجمہ

عشاق کو دونوں جہان غم و الم کا سرمایہ رکھنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آہ و فریاد اور گریہ وزاری بھی ہونی چاہیے۔

اگر دین اور دنیا دونوں ہاتھوں سے نکل جائیں تو ان کو جانے دو لیکن اپنے محبوب کے ساتھ محبت پختہ ہونی چاہیے۔

مشائخی، پیری اور بزرگی کو ایک دم ترک کر اور تمام خیالات پر اس خیال کو فوقیت دے۔

اے دل! لوگوں کی واہ واہ سے دور بھاگ۔ شیخ صنعان کی طرح بظاہر اپنے اوپر تہمت اور ملامت کا بار ہموار کرنا چاہیے

تجھے اگر عشق سے زخم پہنچے ہیں تو ان کے علاج کی کوشش ہرگز نہ کر کیونکہ زخم خوردہ دلوں سے مرہم کو دور رہنا چاہیے۔

اے آشکار! اگر تجھے روح کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہو چکی ہے تو تجھے ہر شخص کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔



اردو ترجمہ

شور بحر عشق اندر دیدہ ہای ما ببین
میزند موج جنونی در دل و سر پا ببین

ہماری آنکھوں میں دریائے عشق کی شوراشوری ملاحظہ کرو۔ دیکھو دل میں، سر پر اور پاؤں پر کیسے دیوانہ وار اور بے ساختہ موجیں مارتا ہے۔

کشتی تن ناخدا جان ہست آب چشم ما
شد روانہ جابجا آن سیل در صحرا ببین

یہ جسم ایک کشتی ہے اور اس کا ملاح روح ہے اور اس کے تیرنے کے لیے پانی ہماری آنکھوں سے جاری ہوتا ہے۔ دیکھو صحراؤں اور وادیوں میں جا بجا سیلاب ہے۔

گریۂ عشاق انگیزد ز درد موجہا
بر زمین و آسمان ہم زیر ہم بالا ببین

عشاق کا گریہ درد عشق سے موجوں کا طوفان برپا کرتا ہے۔ موجوں کا یہ طوفان زمین پر آسمان پر اور اوپر اور نیچے دیکھ لو۔

چون سحاب قطرۂ باران ہمی بارید لیک
بان بیاموزند باران ز چشم ما ببین

بادل برسات کا ایک ایک قطرہ برساتا ہے لیکن اسے میری آنکھوں سے بارش برسانا سیکھنا چاہیے۔

آشکارا آب کوثر ہیچ بیش از اشک چشم
آنکسی را دیدہ تر باشد از آن اعلا ببین

اے آشکار! میرے آنسوؤں کے سامنے آب کوثر کیا چیز ہے جس کسی کی بھی آنکھیں پُرنم نظر آتی ہیں میرے آنسو اس سے افضل تھا۔

اردو ترجمہ

خود والہ و شیدائی خود خود شدہ حیران
خود پنہان پیدائی خود خود شدہ حیران

تو خود ہی عاشق بھی ہے اور خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔ پوشیدہ بھی خود ہے اور ظاہر بھی خود ہی اور پھر خود ہی حیرت زدہ ہے۔

خود وامق عذرائی یوسف تو زلیخائی
خود مجنون لیلائی خود خود شدہ حیران

تو وامق اور عذرا بھی خود ہی ہے اور یوسف زلیخا بھی خود ہی ہے اور مجنوں اور لیلیٰ بھی خود ہی ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جلوۂ ترسائی خود صنعان سودائی
خود عاشق شیدائی خود خود شدہ حیران

تو اس عیسائی لڑکی کے حسن کا جلوہ بھی خود ہی ہے (جس پر شیخ صنعان عاشق ہوا تھا) اور عاشق صنعان بھی خود ہی ہے۔ تو ہی عاشق ہے اور خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود شمس الحق تبریزی خود خود را خونریزی
بر دار سر آویزی خود خود شدہ حیران

شمس الحق تبریزی بھی تو خود ہی ہے اور اپنا خون بھی خود ہی بہاتا ہے اور سولی پر اپنا سر بھی خود ہی چڑھاتا ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود بر خود آشفتہ خود گشتہ سرگشتہ
او قاتل او کشتہ خود خود شدہ حیران

تو اپنے آپ ہی پر عاشق ہوا ہے اور خود ہی اپنا والہ و شیدا بنا ہے۔ قاتل بھی خود ہی ہے اور مقتول بھی خود ہی۔ اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔



○

خود خنداں گریانی پوشیدہ و عریانی
خود صورت سلطانی خود خود شدہ حیران

خود ماہ کنعانستی خود جان جہانستی
خود تیر و کمانستی خود خود شدہ حیران

خود جوان شبابستی خود پیالہ شرابستی
خود رود و ربابستی خود خود شدہ حیران

خود سبحہ بدست آری خود عجز کنی زاری
خود نام بشماری خود خود شدہ حیران

خود مصحف بخوانی خود انس و خود جانی
خود را خود میدانی خود خود شدہ حیرانا

خود جان و خود جسمت آشکار شدہ اسمت
باشد عجب این رسمت خود خود شدہ حیرانا

اردو ترجمہ

ہنستا بھی خود ہی ہے اور روتا بھی خود ہی ہے۔ خود ہی پوشیدہ ہے اور خود ہی ظاہر ہے بلکہ تو خود ہی شہنشاہ ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

تو ماہ کنعان (یوسف علیہ السلام) بھی خود ہی ہے اور خود ہی جانِ جہان (محبوب) بھی ہے اور تیر و کمان بھی خود ہی ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

تو خود ہی جوانِ پُرشباب ہے اور خود ہی پیالۂ شراب ہے اور خود ہی ساز اور سرود ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

تسبیح بھی خود ہی ہاتھ میں لیتا ہے اور عجز و زاری بھی خود ہی کرتا ہے اور تسبیح پر اپنا نام بھی خود ہی پڑھتا ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

قرآن بھی خود ہی پڑھتا ہے انسان اور جن بھی خود ہی ہے اور خود ہی اپنی اصل حقیقت سے آگاہ ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

تو جسم بھی خود ہی ہے اور جان بھی خود ہی ہے اور آشکار تیرا نام ہے۔ تیری یہ رسم اور روش بھی عجیب ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

○

ای صبا با ما حقیقت شہر نیشاپور کن
میکنم قربان بر آن خاک زمین این جان و تن

عرض کن از حالت بیچارہ عاشق در حضور
کز خم میخانہ می در جام خالی فگن

من چہ ام مسکین و عاجز تا توئی حاجت روا
ای شہا بہر خدا این بند ہستی را شکن

درد دوئی افتادہ ام بخشی بکیدائی دوا
رستگاری دہ مرا از قید و بند ما و من

خواد از عطار کرآن محب در سر معال ست
از ولی اللہ دعا ای آشکارا خویشتن

اردو ترجمہ

اے باد صبا! ہمیں شہر نیشاپور کا حال بتا۔ میں تو اس سرزمین کی خاک پاک پر اپنا جسم اور جان قربان کرتا ہوں (شیخ فریدالدین عطار نیشاپور کے رہنے والے تھے)

اس عاشق مسکین کا حال جا کر حضور میں عرض کر کہ میرے خالی پیالہ میں اپنے میخانہ کے خُم میں سے شراب ڈال دے۔

میں ایک مسکین اور عاجز ہوں اور تُو حاجت روا ہے۔ اے بادشاہ! خدا کے واسطے میری ہستی کے اس بند و بند کو توڑ دے۔

میں اب تک دوئی کے مرض میں مبتلا ہوں مجھے وحدت کی دوا عطا فرما، اور مجھے اس "ما و من" کی قید سے آزاد کر۔

اے آشکار! اپنے واسطے ولی اللہ خواجہ ... [illegible]

ای دل نصیحت گوش کن در راہ مولا دم مزن
قربان کنی این جان و تن در راہ مولا دم مزن

خود را نیاری در میان بگذشت از ہمگنان
کز ہر ولی شد این بیان در راہ مولا دم مزن

بیجان در وحدت شوی سائر درین کثرت شوے
غرق اندرین حیرت شوی در راہ مولا دم مزن

بگذر تو از این جسم و جان بردار از خاکی گمان
تو نیستی حق را بدان در راہ مولا دم مزن

ہر سخن بکن سیمین دانی ازان علم الیقین
عین الیقین حق الیقین در راہ مولا دم مزن

بس آشکارا فہم کن این بوتہ گل را شکن
سد سکندر را شکن در راہ مولا دم مزن

اردو ترجمہ

اے دل! میری نصیحت سن لے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔ اس جسم اور جان کو قربان کر دے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

تمام اولیاء اللہ نے یہی کیا ہے کہ اپنے آپ کو درمیان میں مت لا اور ہر چیز سے دستبردار ہو جا۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

وحدت میں جان کو ترک کر اور پھر کثرت میں سیر کر اور حیرت میں غرق ہو جا مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

اس جسم اور جان کو ترک کر دے اور مادیت پر سے خیال ہٹا دے۔ تو نہیں ہے بلکہ حق ہی حق ہے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

کسی بھی بات کو بے وقعت نہ سمجھ اس سے تجھے علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوگا۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر

اے آشکارا حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کر اس مٹی کے پتلے کو ترک کر۔ سد سکندری کو توڑ دے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

در گذر از این وآنی کوس سبحانی بزن
ہم نہان و ہم عیانی کوس سبحانی بزن

رمز سلطانی و سبحانی شناسی جان من
بادشاہ دو جہانی کوس سبحانی بزن

خویش را بشناس از اربع عناصر بگذری
گر بدانی در ندانی کوس سبحانی بزن

از خودت نادان شوی دانا شوی در کثرتش
باش ہر دم لامکانی کوس سبحانی بزن

آشکارا سر کردی در دو عالم آشکار
صورت آدم حق نشانی کوس سبحانی بزن

اردو ترجمہ

اس سے اور اس سے آگے گزر جا خدائی کی نوبت بجا۔ پوشیدہ خواہ ظاہر خدائی کی نوبت بجا۔

اے جان من! شاہی اور خدائی کے رمز کو پہچان۔ تو دونوں جہان کا بادشاہ ہے خدائی نوبت بجا۔

اپنے آپ کو پہچان اور اربع عناصر سے آگے گزر جا۔ تو اس راز کو سمجھے یا نہ سمجھے، خدائی کی نوبت بجا۔

اپنے آپ سے بیگانہ ہو اور اس کی کثرت میں دانائی سے کام لے۔ ہر وقت لامکانی بن جا رہ۔ خدائی کی نوبت بجا۔

اے آشکارا دونوں جہاں میں راز فاش کر دیا۔ تیری صورت آدم کی ہے لیکن علامتیں خدائی کی ہیں خدائی کی نوبت بجا۔

اردو ترجمہ

بملکِ درد و غم چو رسیدہ ام من
در آن رنج و بلا صد دیدہ ام من

میں جب درد و غم کے ملک میں پہنچا تو میں نے وہاں سینکڑوں تکالیف اور مصائب دیکھے۔

رہا کردیم کشورِ عیش و عشرت
ہمیں محنت سرا گزیدہ ام من

میں نے عیش و عشرت کی دنیا کو ترک کر دیا اور رنج و مصیبت کے اس مسکن کو قبول کر لیا۔

میانِ غم بو حدت آشنایم
کہ آن رازِ نہان فہمیدہ ام من

میں اس رنج و غم میں مبتلا ہونے کے باوجود وحدت آشنا ہوں کیونکہ میں نے اس مخفی راز کو سمجھ لیا ہے۔

ندیدم سرّ از انسان بیرون
ہمہ ملکِ خدا گردیدہ ام من

میں نے ساری دنیا کا چکر لگا لیا۔ میں نے اصل راز کو انسان سے علیحدہ نہیں دیکھا۔

اگر گویم کہ مایم ہیچ مایم
ازین لانعم بس ترسیدہ ام من
ولی ہستی امانت بادشاہ است
ہمان ہستی چرا دزدیدہ ام من
ز مرشد پیر عبدالحق دانا
سراغِ راستی پرسیدہ ام من
درین راہِ محبت آشکارا
بسی محنت جفا بخشیدہ ام من

اگر میں کہوں کہ جو کچھ ہوں میں ہی ہوں تو اس انکار اور اقرار سے میں ڈرتا ہوں۔ لیکن یہ ہستی تو بادشاہ کی امانت ہے پھر اس ہستی کو میں نے کیوں چرا لیا ہے۔ میں نے اپنے مرشد پیر دانا عبدالحق سے ہستی کا سراغ پوچھ کر معلوم کر لیا ہے۔ اے آشکارا! محبت کی راہ میں میں نے بڑے مصائب برداشت کیے ہیں۔

اردو ترجمہ

خود بود خود بود من کہ نیم درمیان
در دو جہان حق بود ظاہر و باطن عیان

وہ خود ہی ہے، وہ خود ہی ہے میں درمیان میں نہیں ہوں۔ دونوں جہاں میں حق ہی حق ہے۔ ظاہر ہو خواہ باطن۔

جلوہ گری میکند او بہ بنی اسرائیل
باز در آید ہمان در مظہر قبطیان

پہلے بنی اسرائیل میں جلوہ گری کرتا ہے پھر قبطیوں (اہلِ مصر) کے مظہر میں نمودار ہوتا ہے۔

آن یک و صد لباس آمد شناس او
گاہ بموسیٰ شود گاہ بہ فرعونیان

وہ ایک سینکڑوں لباس بدل کر آتا ہے۔ اس کو پہچان۔ کبھی موسیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی فرعون والوں کے ساتھ۔

نیست دگر ہیچکس اوست درون و برون
گہ بجماعت خلیل گاہ بہ نمرودیان

دوسرا کوئی نہیں ہے اندر اور باہر وہی ہے کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ اور کبھی نمرود کے گروہ کے ساتھ۔

گاہ ملا محتسب گاہ قلندر شود
گاہ بود قشقہ دار گاہ ز قاضیان

کبھی ملا اور محتسب بنتا ہے اور کبھی قلندر بنتا ہے کبھی قشقہ لگاتا ہے اور کبھی قاضی بنتا ہے۔

گاہ بود دلق پوش گاہ بہ اطلس حریر
گاہ برہنہ سرست گہ بسر خوبیان

کبھی خرقہ (گدڑی) پہنتا ہے اور کبھی ریشم۔ کبھی ننگے سر ہوتا ہے اور کبھی سر پر

گاہ کریم و رحیم گاہ جبار و قہار
گاہ ز شدادیان گاہ بود عادیان

کبھی رحیم و کریم ہے اور کبھی جبار و قہار کبھی قوم شداد میں سے اور کبھی قوم عاد میں سے۔

شاغل گہ در فساد گہ بہ نماز و نیاز
گاہ بذکر و فکر گاہ بہ زناریان

کبھی لڑائی جھگڑے میں مشغول ہوتا ہے اور نماز اور نیاز میں۔ کبھی ذکر و فکر میں اور کبھی زنار پوشوں کے ساتھ۔

گاہ بکعبہ طواف روز و شبان میکند
گاہ بہ بتخانہ شد گاہ ز کفرانیان

کبھی دن رات کعبہ کا طواف کرتا ہے کبھی بت خانہ میں جاتا ہے اور کافروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاہ شود مصطفےٰ مونس او مرتضےٰ
شاہ حسینؑ و حسنؑ شافع شد عاصیان

کبھی حضور محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اقدس میں ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کا مونس و غمخوار ہوتا ہے اور حسن اور حسین جو گنہگاروں کے شفیع ہیں۔

نقش کشیدہ نگار شد ز نہان آشکار
مونس یار کسی گاہ ز تندوسیان

محبوب ہی مصور کر خلوت سے جلوت میں آیا ہے اور سب کا مونس و غمخوار بن گیا

اردو ترجمہ

چون بر امامان ظہور کردہ بہر امتحان
بہر قتال گرفت صورت عباسیان

جب حضرت امام صاحبان (در دوازدہ امامان) کا امتحان لینے کے لیے ظہور پذیر ہوئے تو ان کے جدال و قتال کے واسطے عباسیوں کی صورت اختیار کر لی

بتگر و بت پرست شد بجماعت کفار
غیر شناسان شد مدہمچون شماسیان

کفار کی جماعت میں شامل ہو کر بت گر اور بت پرست بن گیا اور شماسیوں کی طرح "غیر شناس" ہو گیا

گہ بنوشت و بخوان گاہ دہندہ خبر
گاہ کند کار خود گہ شود از رادیان

کبھی لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوا اور کبھی مخبر بنا کبھی خود ہی اپنا کام چلا لیا اور کبھی راوی بن گیا

کرد فلان آنچنان کرد فلان این چنین
اوست درون صلح و جنگ اوست قتالیان

فلاں نے ایسا کیا اور فلاں نے ویسا کیا کبھی صلح اور جنگ میں مشغول ہوتا ہے اور کبھی سپاہی بن کر قتل و خونریزی میں مصروف ہو جاتا ہے۔

اوست درون نیک و بد اوست بجرم و ثواب
فعل کند ہمہ اوست اوست بہ فعالیان

نیک اور بد میں بھی وہی ہے اور گناہ و ثواب میں بھی وہی ہے ہر کام خود ہی کرتا ہے اور کام کرنے والوں میں بھی خود ہی شامل ہو جاتا ہے۔

خلق الاشیا ببین بازدہ ہو عینہا
خالق و مخلوق اوست اینچنین دانیان

"خلق الاشیاء" کو دیکھیے اور "وھو عینھا" پر بھی نظر کر۔ خالق بھی وہ خود ہی ہے اور مخلوق بھی خود ہی ہے کبھی وہی ہے اور وہ بھی وہی

گاہ زبان ہندوار گاہ زبان سندھ را ست
گہ بزبان عرب گاہ ز ایرانیان

کبھی ہندی زبان اختیار کرتا ہے کبھی سندھی کبھی عربی بولتا ہے کبھی ایرانی۔

گاہ ز ماچین چین گاہ شود روم و شام
گاہ بہ بند و لبس طرہ تورانیان

کبھی چینی اور ماچینی بنتا ہے اور کبھی رومی اور شامی اور کبھی سر پہ تورانیوں کی طرح طرہ دار پگڑی باندھتا ہے۔

خود سستی خود پنوں خود شتر و خود مہار
خود شب ہم روز خود خود ساربانیان

سستی بھی خود ہی ہے اور پنوں بھی خود ہی۔ اونٹ بھی خود ہی ہے اور اونٹ کی مہار بھی خود ہی اور خود ہی دن رات ساربانوں (اونٹ والوں) کے ساتھ جاتا ہے

خود ملک خود فلک خود کرسی خود عرش
باز بیاید بنام قبلۂ کروبیان

ملک بھی خود ہی ہے اور فلک بھی خود ہی۔ کرسی بھی خود ہی ہے اور عرش بھی خود ہی ہے اور کبھی ملائکہ مقربہ کا نام اختیار کرکے آتا ہے۔

نوح شدہ بادعا کردہ عالم غریق
یک کس نماند برون از ہمہ طوفانیان

نوح بن کر دعا مانگی اور دنیا کو غرق کر دیا۔ اس قدر کہ ان طوفان زدہ لوگوں میں سے ایک بھی بچ نہیں سکا۔

بود خود ہیر از عشق بخود داشتہ
رانجھو شدہ آمدہ در جھنگ سیالان

ہیر بھی خود ہی تھا اور خود ہی اپنے اوپر عاشق ہوا اور رانجھا بھی خود ہی تھا جو جھنگ سیال میں آیا۔

لیلیٰ مجنوں اوست وامق عذرا ہم اوست
بر حسن خود شدہ است مفتون شیدائیان

لیلیٰ اور مجنوں بھی وہی ہے اور وامق اور عذرا بھی وہی اور خود ہی اپنے حسن پر مفتون ہوا۔

باشد محمود او باز ایاز او شود
ایکہ بیان میکند عشق دیان گالیان

محمود (غزنوی) بھی وہی تھا اور ایاز بھی وہی بنا۔ اے دوست عشق کی باتیں بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔

گاہ گدا می شود گاہ شود بادشاہ
چند شمارم ہا تہ بیان سوہن چالیان

کبھی گدا بنتا ہے اور کبھی بادشاہ ہم کہاں تک اس کی چالیں بیان کریں۔

ظاہر و باطن ہمو نیست بجز او دگر
چال چلیندی کیہی واہ حسن والیان

ظاہر بھی وہی ہے اور باطن بھی وہی اس کے کوئی اور نہیں ہے۔ واہ رے حسن والے تم کیسی چالیں چلتے ہو۔

نام زلیخا پدید یوسف پنہاں در او
ہیچکس نشناخت ہائی ز کنعانیان

ظاہر میں تو زلیخا کا نام تھا لیکن در حقیقت زلیخا کی صورت میں یوسف ہی پوشیدہ تھا۔ افسوس ہے کہ کنعان والوں میں سے کسی نے بھی اسے نہیں پہچانا۔

اوست سمیع و بصیر اوست کلیم و علیم
جاٹ رہو سبہا دین اصل کنون ماہیان
گاہ بگوید نیم گاہ بگوید منم
او کہ بگوید سخن جی نہی آکہان آہیان

سمیع و بصیر بھی وہی ہے اور کلیم و علیم بھی وہی۔ کبھی کہتا ہے کہ میں نہیں ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ میں ہی ہوں۔

شمس کہیا من خدا از حق گفتار اوست
از پے عاشقان نہاد جمہور لیس فہمایان
شمس بیاورد شمس بر خود نزدیک تر
زین سبب در گرفت عبرت ملتانیان
نعرہ انا الحق بزد در صف منصور شاہ
آن دم ما میزنم اندر آخر زمان

شمس نے کہا کہ میں خدا ہوں اور واقعی اس کی یہ بات خدا کی جانب سے تھی۔ شمس نے سورج کو اپنے قریب اتار لیا۔ جس سے ملتان والوں نے عبرت حاصل کی۔ شاہ منصور نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوکر انا الحق کا جو نعرہ بلند کیا تھا وہی دعوی اس آخری زمانہ میں ہم بھی کرتے ہیں

هم خیال خضر از دل دور کن
خویش را بردار چون منصور کن

باده وحدت نوش بیخود باش باش
در دو عالم چشم را مخمور کن

بهر دیداری چرا می گردی چرا
خود با اسم محمدی مشهور کن

خویش را بشناس کان سلطان توئی
محو نام سنجر و فغفور کن

غیر هرگز نیستی ای آشکار
این حقیقت است و منظور کن

اردو ترجمہ

خضر کا خیال اپنے دل سے نکال دے۔ اپنے آپ کو منصور کی طرح سُولی پر کھینچ لے۔

شراب وحدت پیکر بے خود ہو جا دونوں جہاں اپنی آنکھ کو مخمور کر لے۔

زیارتوں کے لیے اِدھر اُدھر کیوں مارا مارا پھرتا ہے۔ اپنے آپ کو محمد کے نام سے مشہور کر۔

اپنے آپ کو پہچان، تُو بادشاہ ہے سلطان سنجر (خاندان سلجوق کا مشہور بادشاہ) اور فغفور (شاہ چین) کا نام مٹا دے۔

اے آشکار! تو غیر بالکل نہیں ہے یہ ایک صحیح حقیقت ہے اور اس کا اقرار کر لے۔

اگر پرسی ز من احوال جان تن
همان جان ست لیک از خود برفتن

کە صد پلها میان موج دریاست
بباید اولاً آن را شکستن

چو خود را از میان بیرون کشیدی
پس آنگه باشدت باحق نشستن

نباشد کار در روزه نمازت
زمانی دو توئی یک بار رستن

اگر گوئی که مستم عشق گردد
نخست از کفر و اسلام گذشتن

همه کاری زحق دانی حقیقت
شنیدن پس بدیدن هم بگفتن

اردو ترجمہ

اگر مجھ سے جسم اور روح کی حقیقت پوچھے تو میں کہوں گا کہ انسان سراپا روح ہی روح ہے بشرطیکہ اپنی ہستی سے دست بردار ہو جائے۔

موج دریا کے درمیان سینکڑوں پُل ہیں پہلے ان کو توڑنا چاہیے۔

تُو جب اپنے آپ کو درمیان سے نکال لے گا پھر خدا کی ہمنشینی کا شرف حاصل کر سکے گا۔

تیرا نماز اور روزہ کے ساتھ کیا کام۔ تجھے ایک بار اپنی خودی سے آزاد ہونا چاہیے۔

تیری اگر یہ تمنا ہے کہ تیرے عشق کو عشق تسلیم کیا جائے تو سب سے اول تجھے کفر و اسلام کو ترک کرنا چاہیے۔

تجھے سمجھنا چاہیے کہ تمام کام حق کی طرف سے مقرر ہیں، سننا خواہ دیکھنا یا بولنا

خواجہ منصور را پای بزنجیر شد
بہر تماشای آن جمع شدہ مردمان

خواجہ منصور حلاج کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی گئی اور لوگ تماشا دیکھنے کے لیے جمع ہوگئے۔

مامون شدہ حکم کرد نعرہ زنان را کشید
نعرہ زن او بود است نوای منقبیان

مامون ہو کر حکم دیا نعرہ لگانے والوں کو قتل کر دو۔ اے منقبیو! سنو نعرہ لگانے والا تو وہ خود ہی ہے۔

زود کشیدہ بدار آن ملک العاشقین
نیز زدہ آن سنگہا بر سر او قاضیان

اس برگزیدہ عشاق کو جلد ہی سولی پر کھینچ لیا اور قاضیوں نے اس کے سر پر پتھر برسائے۔

قاضی و مفتی کجا بود جز خود خدا
[illegible] و کند تہمت بر علیان

قاضی اور مفتی کہاں تھے [illegible] خود خدا تھا تمام کام وہ خود ہی کرتا ہے اور تہمت ملاؤں پر رکھتا ہے۔

[illegible]
[illegible]

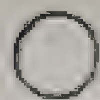
[illegible]

[illegible]
[illegible] ایں پوشیان

[illegible]

[illegible]
در حقیقت [illegible] زبان

[illegible] ہوش [illegible]



اردو ترجمہ

گاہ مشائخ شود گاہ سے از سامعیان
گاہ مجذوبی ست گاہ لبنا سیان

کبھی پیر بنتا ہے کبھی گرو کبھی مجذوب اور کبھی سنیاسی۔

گاہ بود تارکے ترک کند غیر را
گاہ درآید ہمون در صور جوگیان

کبھی تارک بن کر غیر کو ترک کرتا ہے اور کبھی جوگی بنتا ہے۔

گاہ بود دیندار دورہ نہد بر کتف
گاہ بود مسلمان گاہ بید نیان

کبھی دین کا محافظ بن کر [illegible] کاندھے پر رکھتا ہے کبھی مسلمان بنتا ہے اور کبھی بے دینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاہ درون درد و غم گاہ بخرسندگی
گہ بدعا شاغل ست گاہ زند گانیان

کبھی درد و غم میں ہوتا ہے کبھی خوشی میں کبھی دعا میں مشغول ہوتا ہے۔ کبھی گانے گاتا ہے۔

گاہ بگریہ تمام گاہ بخندہ شود
یار میدی نیان و بخیو سن ہمی نشانیان

کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے [illegible] میرے محبوب کی یہ نشانیاں ہیں۔

گاہ ببانگ صلوۃ گاہ بود واعظی
گاہ بہ طنبور خوش [illegible] زبان ساختیان
گاہ بمسجد حرام دور شود از حرام
گاہ بہ تھیا تھیا گر بد بجھکڑ ڈھولکیان

کبھی اذان اور [illegible] مشغول ہوتا ہے کبھی وعظ کرتا ہے کبھی طنبورے سے خوش ہوتا ہے اور کبھی سارنگی بجاتا ہے کبھی مسجد میں جا کر حرام سے دور رہتا ہے کبھی تھیا تھیا اور [illegible] ڈھولکی سے دل بہلاتا ہے۔

گاه بود در سر ز خروش بنوازد رود
گاه بچیند آپ گاه با ناچونیان

کبھی گانے گاتا ہے اور اچھا ساز بجاتا ہے کبھی خود ناچتا ہے اور کبھی ناچنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاه بود پیاده گاه بر اسپ سوار
گاه رود سوی شام گاه با صفہانیان

کبھی پیدل ہوتا ہے اور کبھی گھوڑے پر سواری کرتا ہے کبھی شام کی طرف جاتا ہے اور اصفہان والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گہ العبادت زہد صرف کند عمر خود
گہ شود رند مست در رقص لولیان

کبھی اپنی زندگی زہد اور عبادت میں صرف کرتا ہے کبھی رند مست بنتا ہے اور ناچنے والوں کے ساتھ ناچ میں محو رہتا ہے

گاه شود شیعه صاف گاه بود سنی
گاه بنوشد شراب گہ شود از بھنگیان

کبھی شیعہ بنتا ہے کبھی سنی کبھی شراب پیتا ہے اور کبھی بھنگ پینے والوں میں سا ہوتا ہے۔

جوش بجوش آورد گہی در ہوش آورد
ہوش چو مدہوش شد بیخودی گشتہ عیان

کبھی جوش میں کبھی ہوش میں جب ہوش نہیں رہتا تو بے خودی ظاہر ہو جاتی ہے۔

ای بجز از بندگی قربت نہ بینی گدا ان
بندگی افگندگی کرد چو شاہِ زمان

اے دوست! بندگی کے بغیر قرب کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ بندگی سر افگندی ہے جو شاہِ زمان نے بھی کی ہے (شاہِ زمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ ہے)

باز بیا آشکارا از دل و جان بندہ شو
بندگی آن بہتر ست بندہ شو از بندگان

اے آشکار! واپس آجا اور دل و جان سے بندگی اختیار کر۔ بندگی وہی بہتر ہے جو بندوں کا بندہ بنے۔

ردیف الواو

○

اردو ترجمہ

مستم ز می وحدت ہشیار تو ہم بشنو
ای سبحہ ترا گویم زنار تو ہم بشنو

میں وحدت کی مئے سے مست ہوں اے ہشیار تم بھی سن لو۔ اے تسبیح میں تجھ سے کہتا ہوں۔ اے زنار تم بھی سن لو۔

رفتیم بمیخانہ نوشیدہ ام پیمانہ
دیدیم در رقص گردان دیوار تو ہم بشنو

میں میخانہ میں گیا اور ایک پیالہ پی لیا میں نے دیکھا اس کے دروازے گردش کر رہے ہیں۔ اے دیوار تم بھی سن لو۔

من آہوی تاتارم مشک بدرون دارم
در گردش حیرانم عطار تو ہم بشنو

میں تاتار کا ہرن ہوں اور اپنے اندر مشک رکھتا ہوں۔ اپنی گردش سے حیران ہوں۔ اے عطر فروش تم بھی سن لو۔

شد این دل دیوانہ در محو کتب خانہ
نحو و صرف رفتہ طومار تو ہم بشنو

یہ دل دیوانہ کتب خانہ میں محو ہو گیا نحو اور صرف تو گئے (دیتی میں بھول گیا) اے طومار! تم بھی سن لو

این می زکجا آمد ہی ہی ز چہ جا آمد
ہوشم ہمہ بربودہ او خمار تو ہم بشنو

یہ شراب کہاں سے آئی ہائے ہائے کون سی جگہ سے آئی کہ میرے ہوش و حواس چھین لیے۔ اے خمار تم بھی سن لو۔

مخفی کہ بودہ سرش ظاہر شد آشکارا
در شہر بہر کوچہ بازار تو ہم بشنو

اے آشکار! وہ راز جو پوشیدہ تھا اب ظاہر ہو کر شہر کی گلی گلی میں پہنچ گیا۔ اے بازار تم بھی سن لو۔

اردو ترجمہ

عاشقم بر آفتاب روی تو
جنت الماوا ست ما را کوی تو

میں تیرے رُخِ انور کے سورج پر عاشق ہوں۔ تیری گلی میرے لیے جنت الماویٰ ہے۔

نیست پروای ز زنجیر و کمند
مبتلا گشتیم در گیسوی تو

مجھے اب زنجیر اور کمند (وہ رسی جو شکار کی گردن میں ڈال کر اس کو اپنی طرف کھینچا جاتا ہے) کی پروا نہیں ہے میں تو اب تیری زلفوں میں پھنس گیا ہوں۔

ای کہ با تیر مژہ کردی ہدف
کرد سر گردانیم جادوی تو

اے محبوب! تم نے مجھے اپنی پلکوں کے تیر سے نشانہ بنا لیا۔ تیرے جادو نے میرا سر چکرا دیا ہے۔

جلوہ حسنت شور در عالم فگند
در دلم باشد ہمہ ہا ہوی تو

تیرے حُسن کے جلوے نے دنیا میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ میرے دل میں تیرا ہی شور ہے۔

عامیان را روی سوی آسمان
خاصگان را ماہ نو ابروی تو

عام لوگ آسمان کی طرف مُنہ کر کے چاند دیکھتے ہیں لیکن خاص (خاصانِ خدا) کے لیے تیرے ابرو ہلالِ عید ہیں۔

در دو عالم جز تو ما را کار نیست
میل خاطر ما بباشد سوی تو

دونوں جہان میں تیرے سوا کسی سے ہمارا سروکار نہیں ہے۔ ہمارے دل کا میلان تمہاری طرف ہے۔

از شراب عشق چون جرعہ چشید
مست گردید آشکارا ز بوی تو

آشکارا نے جب شراب کا گھونٹ چکھا تو تیری خوشبو سے مست ہو گیا۔

اردو ترجمہ

ای دل تو ہمہ لشمر یک دم کہ بود با او
از ہمہ دمہا خوشتر یک دم کہ بود با او

اے دل! تو اس دم کو دم سمجھ جو اس کے ساتھ گزرے۔ وہ گھڑی تمام گھڑیوں سے بہت ہی اچھی ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

در حکم تو ہر کشور باشی چو شہ سکندر
از قبلہ فزون بنگر یک دم کہ بود با او

ہر ملک تیرے حکم کے تحت ہے اور تو شہنشاہِ سکندر کی طرح ہے۔ دیکھو سب سے بہتر وہ گھڑی ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

پس گرچہ شوی قیصر بر سر تو چتر سنجر
از شاہی ہم بہتر یک دم کہ بود با او

تو اگرچہ قیصر (بادشاہِ روم) بن جائے اور تیرے سر پر چترِ سنجری ہو پھر بھی بادشاہی سے وہ گھڑی بہتر ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

باشد تو امرائی جز عشقش ہی بائی
خوش باش بہ از مظہر یک دم کہ بود با او

تو خواہ امیر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے عشق کے بغیر امیر بھی فضول ہے۔ ہر حال میں اس گھڑی پر خوش ہو جو اس کے ساتھ گزرے۔

گر تخت سلیمانی مرجوع بخود دانی
بہتر ز زری بستر یک دم کہ بود با او

تو اگر تختِ سلیمانی اپنا تابع اور مسخر سمجھے اور تیرے پاس سونے کے بستر ہوں تو بھی وہ ایک گھڑی بہتر ہے جو اس کے ساتھ گزرتی ہو۔

آنکہ ز شناسی جان آشکارا شد جانان
ز آن زر دل جان بہتر یک دم کہ بود با او

اے آشکارا! تو اپنی جان ز دو جہان... تو جان لے کہ وہ اصل محبوب ہے محبوب کے لیے دل و جان سے بڑھ کر سمجھ وہ ایک گھڑی جو اس کے ساتھ گزرے وہ بہتر ہے۔

اردو ترجمہ

بگذر ز خویشتن صاحب اسرار شو
در کشور باطنی ای دل سیار شو

اپنی ہستی سے دستبردار ہو کر صاحب اسرار بن جا اور اپنے اندر کے ملک کی سیر کر۔

نام و نشان را گذار باش تو صنعان وار
بنشین با مغبچہ طالب زنار شو

نام و نشان اور ننگ و ناموس کو ترک کر اور شیخ صنعان کی طرح بن جا۔ مغبچہ (آتش پرست مے فروش کا لڑکا) کے ساتھ بیٹھ اور زنار طلب کر۔

سبحہ و سجادہ را دار بدکان گرو
رقص کنان در شہر مست بہر یار شو

تسبیح اور مصلے کو دے فروش کی دکان پر گروی رکھ اور محبوب کی تلاش میں سرمستی کے عالم میں رقص کرتا ہوا شہر میں چلا جا۔

جرعۂ می وحدتش نوش از آن سر مپیچ
تا تو ز دنیا و دین از ہمہ بیزار شو

وحدت کی شراب کا ایک گھونٹ پی لے اور اس سے روگردانی نہ کر اور دین و دنیا سے بیزار ہو جا۔

رسم و رہ عاشقی بگزین ای آشکار
از سر اسرار او باز خبردار شو

اے آشکار! عاشقی کے طور طریق اختیار کر اور اس کے راز سے آگاہ ہو جا۔



اردو ترجمہ

سالہای ناز نین افتادہ ام در کوی تو
بر فگن برداز رخ تا بہ بینم روی تو

اے محبوب! میں برسہا برس سے تیری گلی میں پڑا ہوا ہوں۔ اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے کہ میں اسے دیکھ سکوں۔

بر من بیچارہ مسکین رحم فرما از کرم
مست و مخمور یم و مدہوش شمیم گیسوی تو

مہربانی فرما کر مجھ عاجز و مسکین پر رحم کر۔ میں تیری خوشبو سے مخمور اور مدہوش ہوں۔

زاہدان و عابدان ہمہ سوی کعبہ می نہند
عاشقان را بس بود این سجدہ گہ ابروی تو

زاہد اور عابد کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ عشاق کے لیے یہ کافی ہے کہ ان کی مسجد گاہ تیرے ابرو ہیں۔

صورت ملک و بشر گرچہ حسن حور و پری
کی برابر میکنم ای دوست با یک موی تو

اے دوست! فرشتہ اور انسان کی صورت اور حور پری کا حسن میں تیرے ایک بال برابر بھی نہیں سمجھتا۔

ای کدام آن روز گردد ای کدام آن ساعتی
تا شوم من ہم نشین و ہم بہم زانوی تو

وہ دن کب آئے گا اور وہ گھڑی کب میسر ہوگی جب میں تیرے ساتھ تیرے زانو سے زانو ملا کر بیٹھوں گا۔

مقصدم در دین و دنیا آشکارا ہیچ نیست
چونکہ از ہر دو جہانم میکشد دل سوی تو

اے آشکار! دین اور دنیا سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میرا دل مجھے دونوں جہانوں سے تیری طرف کھینچتا ہے۔

اندر کار ما نیست بجز عشق دیگر گفتگو
سر عشقش ہست پیدا از زبان ہرگز مگو

عشق گر خواہی ہمی رو راہ میخانہ بگیر
بس از آن بر طرف مسجد خانقاہ رو مرو

دل بیک دادی محبت با یکی چون داشتی
خویش را فانی بدان باقی بباشد او باد

چون یکی دانی شوی دانا و محکم تکیہ کن
عمر خود ضائع مکن در عقب چار و دو مدو

آشکار راز نہان از سر عشق اگر شدی
یک بیک با تو بیان کردیم دیوان خوش شو

اردو ترجمہ

اے دوست! ہماری گفتگو کا موضوع عشق کے بغیر اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے عشق کا راز ظاہر ہے لیکن تو زبان پر ہرگز نہ لا۔

تو اگر عشق کا طلبگار ہے تو جا، اور میخانہ کا راستہ لے پھر اس کے پہلو میں مسجد اور خانقاہ ہے۔ تو جا یا نہ جا تیری مرضی۔

جب تم نے دل ایک کو دیا اور محبت بھی ایک ہی کے ساتھ کی تو اپنے آپ کو فانی سمجھ کیونکہ باقی تو صرف وہی ہے اور اسی کی ذات سے بقا مخصوص ہے۔

تو جب "ایک" جاننے لگا (تو دید میں عقیدہ رکھے گا) تو دانا ہوگا عقیدہ پختہ رکھ اور اپنی زندگی "دو" اور "چار" کے پیچھے دوڑ کر ضائع نہ کر۔

ظاہر خواہ پوشیدہ تو عشق کے راز سے آگاہ ہو گیا میں نے ایک ایک نکتہ تجھے بتا دیا اب پاگل مست بن۔

*

ای دلا گر درد جوئی سوی نیشاپور برو
مرد صاحب درد با ما شاہ عطار ست رو

ای صبا گر بگذری از کوی آن جانان من
حال احوال حقیقت در حضورش باز گو

کز کلامش مست با تم از جہان بگذشتہ ام
گر تو ہم عاشق شوی پس وصلت منطق شنو

تا کہ از خمخانہ اش بیخود شدم منصور وار
سبحہ و سجادہ را ہم واگذشتہ اندر گرو

کن غلامی در رہش با صدق دل ای آشکار
از بزرگی شیخی و پیری ز ہر دو دست شو

اردو ترجمہ

اے دل! تو اگر درد کا طلبگار ہے تو نیشاپور جا کیونکہ وہ مرد باخدا جو صاحب درد ہے اور میرا یار یعنی خواجہ عطار وہ وہیں رہتا ہے۔

اے صبا! تو اگر میرے محبوب کی گلی سے گزرے تو ساری حقیقت حال اس کے حضور میں بیان کرنا۔

میں اس کے کلام سے مست ہو کر دنیا سے دستبردار ہو گیا ہوں۔ تو بھی اگر عشق کرنا چاہے تو "وصلت نامہ" اور "منطق الطیر" سن لے (وصلت نامہ اور منطق الطیر حضرت خواجہ فریدالدین عطار کی تصانیف ہیں)

میں عطار کے خمخانہ سے منصور کی طرح بیخود ہو گیا، اس قدر کہ میں نے تسبیح اور مصلے کو گروی رکھ دیا۔

اے آشکار! خواجہ عطار کی درگاہ کی غلامی صدق دل کے ساتھ کر۔ بزرگی، پیری اور شیخی تینوں سے ہاتھ دھو لے۔

*

اردو ترجمہ

زیرِ وحدت عیان یار بگوید بگو
چون نگفتم این بیان یار بگوید بگو

یار کہتا ہے کہ وحدت کا راز فاش کر۔ جب میں یہ بات نہیں کہتا تو کہتا ہے کہ کہو۔

ای کہ نگفتیم ما ظاہر اسرار را
داد مرا این نشان یار بگوید بگو

اے دوست! میں اس کے راز کو فاش کرنا نہیں چاہتا لیکن یار نے مجھے نشان رندی اور سرمستی یا شعر گوئی کا عکس دیکر اصرار کیا ہے کہ ضرور فاش کر۔

من نیم در میان خود کند خود بیان
بگذر تو زاین گمان یار بگوید بگو

میں درمیان میں نہیں ہوں وہ خود ہی اپنی راز فاش کرتا ہے۔ تو اس خیال سے گزر جا کہ میں بھی درمیان میں موجود ہوں یار کہتا ہے کہ کہہ۔

شاہ بود او گدا آید از او این ندا
گاہ چنین گہ چنان یار بگوید بگو

بادشاہ بھی وہی ہے اور گدا گر بھی وہی اور یہ آواز اُسی کی جانب سے آرہی ہے۔ کبھی اس طرح اور کبھی اُس طرح۔ یار کہتا ہے کہ کہہ۔

ہست چونی آشکار نامی شد آن نگار
ظاہر شد از زبان یار بگوید بگو

آشکار! ساز (سندھی میں نڑ) کی طرح ہے، آواز اُس محبوب کی ہے جو زبان پر آکر ظاہر ہو چکی ہے (یعنی سرِّ وحدت فاش ہو چکا ہے) یار کہتا ہے کہ کہہ۔

اردو ترجمہ

دم مزن از خویشتن از خویشتن بیزار شو
عمر خود ضائع مکن در کوی آن دلدار شو

اپنی موجودگی کا دعویٰ نہ کر۔ اپنے وجود سے بیزار ہو جا۔ اپنی زندگی ضائع نہ کر اُس محبوب کی گلی میں جا۔

نی لعیش و عشرت اینجا مکن مغرور باش
از برای دوست خود در روز و شب خونخوار شو

اس دنیا میں رہ کر عیش و عشرت پہ غرور نہ کر۔ دن رات اپنے دوست کے حصول کے لیے دیوانہ وار محنت کشی کر۔

این ہمہ نقص ست نقصان دان بغیر دوستی
گر نما پرسی سراسر پس دل افگار شو

محبت کے بغیر زندگی بیکار ہے اور نقصان دہ۔ اگر مجھ سے پوچھے تو اپنے دل کو زخمی کر لے۔

تعزیت کن اندرین عالم بما باور بکن
از محبت نیم شب در گریہ زار و زار شو

میری بات پر یقین کر۔ اس دنیا میں رنج و غم کی کیفیت میں زندگی بسر کر۔ آدھی رات کو اٹھ کر درد محبت سے زار و زار رو۔

آشکارا درد و غم بگزین تو در دو جہان
از فراق و ہجر بگذر دائما ہم یار شو

اے آشکار! دونوں جہاں میں رنج و غم کو قبول کر اور فراق کی منزل سے گزر کر محبوب سے ہم وصل ہو جا۔

اردو ترجمہ

ای دل اشناس اینَدَم ہو بہو
جلوۂ حسنِ یار بنگر کو بکو

اے دل! اصل حقیقت کو پہچان اور
ہر گلی کوچہ میں محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھ۔

او چو یک دم دور نبوده زان ز تو
دیدم بشد ہمیشہ رو برو

وہ تجھ سے ایک گھڑی کے لیے بھی
الگ نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو سمجھ لے۔ وہ ہر
گھڑی اور ہر وقت تیرے سامنے ہے۔

ہر کجا در ہر طرف شد جا بجا
نی نہان و بجہ عیانست سو بسو

وہ ہر جگہ، ہر مقام پر اور ہر طرف ہے
وہ پوشیدہ نہیں ہے بلکہ ہر طرف ظاہر ہے۔

مہر را ہرگز نہ بینے با چراغ
عرفتُ ربّی دان شناسی او باو

تو سورج کی موجودگی میں چراغ کو
کبھی نہیں دیکھتا۔ من عرف نفسہ فقد عرف
ربہ کو سمجھنے کی کوشش کر تو، تو اس کو
پہچان لے گا۔

آشکارا ہجر و وصل از خیال تو
او بود ظاہر چہ باطن مو بمو

اے عاشق! فراق اور وصال کی باتیں
تو تیری سمجھ کے پھیر کی باتیں ہیں۔ محبوب
تو ظاہر خواہ باطن بالکل عیاں ہے۔

اردو ترجمہ

در دیارِ بیخودی باری بمرد
زان جہان و این جہان دست بشو

ایک دم بے خودی کے ملک میں چلا
جا۔ اس جہان سے اور اس جہان سے
ہاتھ دھو لے۔

خرقۂ طامات را کن چاک چاک
سبحہ و سجادہ را داری گرو

صوفیانہ خرقہ کو چاک کر دے اور تسبیح
اور مصلے کو بیچ دے (طامات اس گفتگو
کو کہتے ہیں جو لاف گزاف سے تعلق رکھتی ہے)

غوطہ زن در بحرِ حیرت ہمچنان
جملہ عالم غرق گشتہ اندرو

حلقۂ حیرت میں اس طرح غوطہ لگا
کہ سارا جہاں اس میں ڈوب جائے۔

تو چرا قید ما و من ماندۂ
آشنا باشی و بیگانہ مشو

تو ما و من کی قید میں کیوں گرفتار
ہے۔ آشنا بن، بیگانہ مت بن۔

ہست الانسان سری سرِ او
دید پنہان آشکارا او باو

" الانسان سری و انا سرہ "
ایک حقیقت ہے اور اس راز پوشیدہ
کو آشکار نے دیکھ لیا ہے۔

اردو ترجمہ

ای دل تو ہمیں ختم کن دم مزن از خویشتن
بگذر از ما و من دم مزن از خویشتن

اے دل! تو اس حقیقت کو سمجھ لے
دم زنی نہ کر "ما و من" سے آگے گزر جا۔ دم زنی
نہ کر۔

باش دل افگار باش عاشق آن یار باش
از ہمہ بیزار باش دم مزن از خویشتن

تو اپنے دل کو زخم خوردہ کر لے۔
اُس محبوب کا عاشق بن جا۔ ہر شخص سے
الگ تھلگ رہ اور دم زنی نہ کر۔

چون تو راز یافتی روی ز خود تافتی
زانکہ سر باختی دم مزن از خویشتن

تو جب اس کا راز پالے اور اپنے
آپ سے منہ پھیر لے۔ پھر سر قربان کر دے
دم زنی نہ کر۔

ہرگز بر خود مبین بیخود شو پر غمین
در صفِ مردان نشین دم مزن از خویشتن

خود بینی کو بالکل ترک کر دے بیخودی
اور غمگین کو اپنا لے۔ پھر مردانِ خدا کی
صف میں جا کر بیٹھ۔ دم زنی نہ کر۔

رفت چو گرد و غبار یار شدہ آشکار
گاہ خزان گہ بہار دم مزن از خویشتن

جب گرد و غبار ہٹ گیا تو محبوب
ظاہر ہوا۔ کبھی خزاں ہے اور کبھی بہار
دم زنی نہ کر۔

اردو ترجمہ

ای دل تن محو کن بعد از آن نعرہ زن
قلعۂ ہستی شکن بعد از آن نعرہ زن

اے دل! اپنا جسم (مادیت) مٹا
دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔ خودی کا قلعہ
توڑ دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔

کار تو مردان کنی بیخ دوئی بشکنی
بگذر از ما و من بعد از آن نعرہ زن

مردوں کا کام کر۔ دوئی کی جڑ کاٹ
دے۔ "ما و من" (خودی) سے گزر جا۔
اس کے بعد نعرہ لگا۔

باش تو منصور دار منزلی کن سوی دار
تا رہی از جان و تن بعد از آن نعرہ زن

تو منصور کی طرح بن جا اور اپنی منزل
سولی کے تختہ کو بنا تا کہ تو جسم اور جان سے
آزادی حاصل کر سکے اس کے بعد نعرہ لگا۔

جلوۂ او جا بجا بنگر تا ہر کجا
پردہ ز رخ بر فگن بعد از آن نعرہ زن

جدھر چاہے دیکھ لے اس کا جلوہ ہر
جگہ ہے۔ چہرے سے نقاب الٹ دے۔ اس
کے بعد نعرہ لگا۔

گفتہ این گرد یار نی بود از آشکار
بر لب مثنوی از بدن بعد از آن نعرہ زن

یہ آشکار کی باتیں نہیں ہیں بلکہ
محبوب کی ہیں۔ تو اپنی مادیت سے نکل آ
اس کے بعد نعرہ لگا۔

○

هستی نہ سکندر گر دم شناختی تو
بر سر تو چتر سنجر گر دم شناختی تو

کاؤس کی بپایت خاقان چین فدایت
فغفور گر چہ قیصر گر دم شناختی تو

این دم کہ ہو بہویت آن شاہ روبرویت
سر دہ بپاش بی سر گر دم شناختی تو

منصور یافت راہی زان رہ گشت شاہی
نعرہ زنی بمنبر گر دم شناختی تو

دریاب آشکارا در خود ببین خدارا
بکشای دیدہ بنگر گر دم شناختی تو

اردو ترجمہ

تُو اگر اپنے دم کو پہچان سکے تو سکندر بادشاہ ہے۔ تُو اگر اپنے دم کو پہچان سکے تو سلطان سنجر کا چھتر تیرے سر پر ہو۔

تو اگر اپنے دم کو پہچانے تو کاؤس اور کیکاؤس اور کیخسرو (ایران کے بادشاہ) تیرے پاؤں میں ہوں اور چین کا خاقان (بادشاہ) تجھ پر قربان ہو اسی طرح فغفور اور قیصر (شاہ روم) بھی

تُو اگر اپنے دم پہچان لے تو "وہ" اس وقت جو تیری طرح ہے اور تیرے سامنے ہے، تجھے اپنا سر دے کر بے سر ہو جانا چاہیے (یعنی اُس پر سر قربان کر دینا چاہیے)

منصور نے اصل راستہ پا لیا تھا اور اسی وجہ سے وہ بادشاہ (سلطان الاولیاء) بن گیا تو بھی اگر اپنے دم کو پہچان لے تو منبر پر چڑھ کر نعرہ لگائے۔

اے آشکار! خدا کو اپنے آپ کو دیکھ اور دراصل حقیقت کو حاصل کر، آنکھیں کھول اور دیکھ اگر اپنے دم پہچان سکے۔

ردیف الہای

○

بر در دوستان گدائی بہ
این گدائی ز بادشاہی بہ

باش بیگانہ وار در عالم
ہم بہ یاران آشنائی بہ

نگذاری دلا در محبوب
باوفا شو نہ بیوفائی بہ

باش ہر دم بمجلس رندان
از بزرگی و پارسائی بہ

آشکارا تو خویشتن بگذار
از من و مائی رہائی بہ

اردو ترجمہ

دوستوں کے دروازہ کی گدائی اچھی ہے اور یہ گدائی بادشاہی سے اچھی ہے۔

دنیا میں بیگانہ بن کر رہ لیکن دوستوں کے ساتھ دوستی اچھی ہے۔

اے دل! محبوب کا دروازہ مت چھوڑنا۔ وفادار بن، بے وفائی اچھی نہیں ہے۔

ہر وقت رندوں کی مجلس میں رہ یہ بزرگی اور تقویٰ سے اچھا ہے۔

اے آشکار! اپنی خودی کو ترک کر، خودی سے آزاد ہو جانا اچھا ہے۔

اردو ترجمہ

رو کردم بسوی میخانہ
داد ساقی بدست پیمانہ

میں نے میخانہ کی طرف رُخ کیا اور ساقی نے میرے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

تا نوشیدنش شدم بیخود
شدم از این جہان بیگانہ

میں اس کے پینے سے اس قدر بیخود ہوا کہ اس دنیا سے بیگانہ ہو گیا۔

عقل و دل ہوش صبر ماند کجا
آن یکے جرعہ کرد دیوانہ

عقل، دل، ہوش اور صبر کہاں باقی رہا۔ اُس ایک گھونٹ نے دیوانہ بنا دیا۔

شمع حسن کو بکو دیدم
جانِ ما گشت ہمچو پروانہ

میں نے شمع حسن کو ہر گلی کوچہ میں دیکھا میری جان پروانہ بن گئی۔

آشکارا چو زن میارائی
کار آن کن کہ کار مردانہ

اے آشکارا عورتوں کی طرح سنگھار نہ کرنا بلکہ ایسا کام کرنا جس میں مردانگی ہو۔



اردو ترجمہ

امشب مرا رسید ز یاران شوق نامہ
شد از مطالعش این گریبان چاک جامہ

آج رات دوستوں کی طرف سے مجھے اشتیاق نامہ ملا جس کے اندر لکھی ہوئی باتوں سے میرا گریبان بلکہ تمام لباس چاک چاک ہو گیا۔

بنوشتہ بود در وی ما را نہ یاد کردی
بر من شدہ ہمان دم از ہجر او قیامہ

اشتیاق نامہ میں لکھا تھا کہ تم نے ہمیں یاد نہیں کیا۔ اُسی وقت میرے اوپر فراق کے صدمے سے قیامت گزر گئی۔

مرقوم بود دلبر در ہجر و وصل باشد
در ہجر ہست دردت در وصل ہست سلامہ

لکھا تھا کہ محبوب تو وصال اور فراق دونوں ہی میں ساتھ ہوتا ہے۔ فراق میں درد کی صورت میں ہوتا ہے اور وصال میں سلامتی کی صورت میں۔

خود را فدائی سازم بر شاہراہ جانان
گر سر رود چہ خوشتر دستار یا عمامہ

میں اپنے آپ کو اُس شاہراہ پر قربان کرنا چاہتا ہوں جس پر سے محبوب کا گزر ہوتا ہے۔ اگر اس کام میں سر بھی چلا جائے اور دستار بھی (جو علم و فضل کی علامت ہے)، تو اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

این حال ما کہ گویم می بگذرد کہ بر ما
ای آشکارا دانی کز عشق این علامہ

جو مجھ پر گزر رہی ہے میں اس کا حال کس سے بیان کروں۔ اے آشکار! تجھے سمجھ لینا چاہیے کہ یہ عشق کی علامت ہے۔

اردو ترجمہ

بیا ای زاہدا با ما کہ گیریم راہ میخانہ
ز دست ساقی نوشیم کہ پُر از بادہ پیمانہ

اے زاہد میرے ساتھ چل کر میخانہ کا راستہ پکڑیں اور ساقی کے ہاتھوں شراب سے لبالب جام پئیں۔

مصلا را گرو داری نہ دانہ سبحہ بشماری
بمستی یاد کن باری نمائی کار مردانہ

مصلے کو گروی رکھ اور تسبیح کے دانے نہ پھیر، ایک بار مست بن جا اور مردانگی کا کام کر۔

خوشا راہی ست گر آگہی رہی از قید ما و من
شود شوغای در عالم کہ زاہد گشت دیوانہ

اگر تو آنا چاہے تو یہ بہت ہی اچھا راستہ ہے "ما و من" کی قید سے آزاد ہو جائے گا اور دنیا میں شور برپا ہوگا کہ زاہد دیوانہ ہو گیا۔

بہ پیری قدح کن پُر و بس نوشیدن شو بی ہوش
ببین تا چہ راہ این خوش مشو ہرگز تو فرزانہ

اس پیری کے عالم میں پیالہ بھر کر پی، اور بے ہوش ہو جا پھر دیکھنا یہ راستہ کتنا اچھا ہے اور پھر عقلمند بننے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔

ز تارک نشستن چہ ازین عہدی گذشتن چہ
بمنع باز گشتن چہ ز عالم باش بیگانہ

گوشہ نشینی کرنے تارک الدنیا بننے اور ممنوعات سے پرہیز کرنے سے کیا فائدہ دنیا میں رہ کر دنیا سے بیگانہ ہو جا۔

بہ در حجرہ و نشینی یقین دانی کہ بے دینی
مسجد و منبرت ویران بود آباد میخانہ

حجرہ میں کیوں بیٹھتا ہے۔ یقین کر کہ تو بے دین ہے۔ تیری مسجد اور منبر ویران ہو اور میخانہ آباد ہے۔

مزن تو طعنہ بر زندان ریاضت می کشی خنداں
چہ افتادی درین زندان نصیب قصۂ افسانہ

زندوں پر طعنہ زنی نہ کر تو ریاضت کر کے خوش ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ اس قید خانہ کیوں پڑا ہے کیا شہرت حاصل کرنے کی خاطر؟

سفید این ریش چون کردی مگر یکروز تو مردی
ہمہ کردی تو نامردی کہ نگشتی تو مستانہ

تم نے اپنی ڈاڑھی سفید کر دی لیکن تجھ سے مردانگی کا کوئی کام نہیں ہو سکا کیونکہ تو مستانہ نہیں بنا۔

ہمیشہ روزہ ہا داری چرا خود را بیازاری
کنی افطار با خواری بپارہ نان بہر خانہ

تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے خواہ مخواہ اپنے آپ کو کیوں تکلیف دیتا ہے جب افطار کرنے لگتا ہے تو روٹی کے ایک ٹکڑے کے واسطے ہر گھر کے دروازہ پر جا کر ذلیل ہوتا ہے

بیندازی سیہ خرقہ دریدہ کن تو رخ برقعہ
جدا باشی ز ہر فرقہ شوی پس جان جانانہ

یہ کالی گدڑی پھینک دے اور چہرے کا نقاب چاک کر دے۔ ہر فرقہ سے الگ تھلگ رہ تو محبوب بن جائے گا۔

ببین موجود او باشد مراد مقصود او باشد
گدا ای آشکارا کن تو از این راز آنہ

دیکھ وہی موجود ہے اور وہی میرا مقصود ہے۔ اے آشکار تو ... ہے اور اس سے راز چھپ ... دستبردار ہو جا۔

اردو ترجمہ

نباشم درمیان واللہ باللہ
ہمون اخیان نہان واللہ باللہ

واللہ باللہ میں درمیان میں نہیں ہوں
وہی ظاہر بھی ہے اور باطن بھی واللہ باللہ۔

بہر جا بجا او ہست پیدا
بود این خود جہان واللہ باللہ

وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ظاہر ہے بلکہ
یہ کائنات وہی ہے واللہ باللہ۔

یقین ہمراہ شد در راہ ما را
نماند شک گمان واللہ باللہ

راہ میں میرا ہمراہ یقین بن گیا پھر کسی
قسم کا شک وشبہ نہیں رہا۔ واللہ باللہ۔

اگر دانی ندانی جملہ جانان ست
بود این جسم و جان واللہ باللہ

تو سمجھے یا نہ سمجھے سب کچھ محبوب ہی
ہے۔ یہ جسم اور جان بھی وہی ہے۔ واللہ باللہ

نمی بینم بجز او خویشتن را
کند خود خود بیان واللہ باللہ

میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں تو وہی
نظر آتا ہے۔ یہ باتیں (جو میرے مُنہ سے
نکل رہی ہیں) وہی کہتا ہے واللہ باللہ۔

کجائی تو ببین ای آشکارا
ہمو لست انس و جان واللہ باللہ

اے آشکار! دیکھ تو کہاں ہے۔ جنّ
اور انس وہی ہے۔ واللہ باللہ۔

اردو ترجمہ

می وزد بر ما چہ بادِ شرطہٗ
ببین کہ اندازد مرا در ورطہٗ

واہ کیا، باد موافق ہمارے اوپر چل
رہی ہے۔ دیکھنا، کہیں مجھے گرداب میں
نہ ڈال دے۔

اندر ان دریای افتادم ولی
خوردہ ام در بحر حیرت غوطہٗ

میں اس دریا میں جا کر گر گیا ہوں
لیکن بحر حیرت میں غوطہ زن ہوں۔

مستی آورد کہ بر ما بیخودی
کی بخود آید کہ پایش غلطہٗ

مستی نے میرے اوپر بیخودی طاری
کردی ہے۔ وہ شخص اب ہوش میں کیسے آ
سکتا ہے جس کا پاؤں پھسل چکا ہو۔

باز چون با خود بیامد خیال ما
دل ز نعمت او شدہ پر توطہٗ

پھر جب میرا خیال بیخودی سے
ہوش میں آیا تو دل اس کی نعمت سے اس
طرح معمور ہو گیا جس طرح خزانہ مال سے پُر
ہو جاتا ہے۔

آشکارا صورتت موہوم شد
قطرۂ بیرون آمد از شطہٗ

اے آشکار! تیری صورت موہوم
ہو گئی۔ قطرہ دریا سے باہر آ گیا

باشد ہمہ جان وتن واللہ ثم باللہ
شک وشبہ شکن واللہ ثم باللہ

درجاست ہمہ منی خود بحر خود جوئی
حقبہ رب وجان کن واللہ ثم باللہ

بیہودہ چہ اگردی ہیہات کہ بیدردی
کوس از وحدت بزن واللہ ثم باللہ

گر خبر ز دل داری با کعبہ نہ رو آری
دلبر بدل ست مسکن واللہ ثم باللہ

قلب ست حرم خانہ طواف کن فرزانہ
بر خویش نظر مفگن واللہ ثم باللہ

ہشکارہ ونہان دلبر درجان ودل دیگر
آز ما ومنی رستن واللہ ثم باللہ

اردو ترجمہ

سب کچھ وہی ہے جان بھی اور جسم بھی واللہ ثم باللہ شک وشبہ کو توڑ دے۔ واللہ ثم باللہ

ہر جگہ نہ ہر مقام پر وہی ہے، دریا بھی خود ہی ہے اور ایک چھوٹی سی نہر بھی وہی۔ دل وجان کے ساتھ یقین کر، واللہ ثم باللہ

خواہ مخواہ کیوں گھومتا پھرتا ہے، افسوس کہ تو بیدرد ہے۔ وحدت کا نقارہ بجا، واللہ ثم باللہ۔

تجھے اگر دل کے مقام کا پتہ ہو تو تو کعبہ کا رُخ بھی نہ کرے، محبوب کا ڈیرہ دل میں ہے، واللہ ثم باللہ

دل حرم خانہ ہے، اے عقلمند! اس کا طواف کر اپنے اوپر نظر نہ کر یعنی اپنے آپ کو کمتر نہ سمجھ واللہ ثم باللہ

دیکھ محبوب دل اور جان کے اندر ہے پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی۔ "ما ومن" کو ترک کر، واللہ ثم باللہ۔

ای کہ از دنیا ودین بیزار مارا کردۂ
از جہان بیگانہ ای یار مارا کردۂ

درد وغم دادی مرا حیران پریشان گشتہ ام
تا کہ دردِ عشق خود بیدار مارا کردۂ

حمد للہ می کنم در روز وشب ہر دم کہ ما
ہم درین دیوانگی ہشیار مارا کردۂ

مہربانیہا می شفقت از تو این دانستہ ام
در کنارِ خویش ہم تقرار مارا کردۂ

بادشاہا رحم فرمودی بحالم این چنین
در ثواب و در گنہ مختار مارا کردۂ

نالہا فریاد وزاری می بباید آشکارہ
از فراق و درد چون بیمار مارا کردۂ

اردو ترجمہ

اے محبوب! تم نے مجھے دین اور دنیا سے بیزار کر دیا۔ اے محبوب! تم نے دنیا سے بیگانہ بنا دیا۔

تم نے مجھے درد وغم عطا کیا اور میں حیران و پریشان ہو گیا لیکن اپنا دردِ عشق دے کر مجھے بیدار بھی کر دیا ہے۔

میں دن رات، بلکہ ہر وقت اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ تم نے اس دیوانگی کے عالم میں بھی مجھے ہوشیار کر دیا ہے۔

میں نے تمہاری شفقتوں اور مہربانیوں کا اندازہ اس سے لگایا کہ تم نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا دیا ہے۔

اے شہنشاہ! آپ نے میرے حال پر اس قدر کرم فرمایا کہ مجھے ثواب اور گناہ میں مختار بنا دیا ہے۔

آشکار فریاد اور آہ و زاری کرتا ہے کیونکہ آپ نے درد فراق سے مجھے بیمار بنا دیا ہے۔



ای دل حقیقت این شنو چون حال پوشی کردہ
جز حق بد دیگر مرو چون حال پوشی کردہ
این حال پوشی او کند کز دین و دنیا بگذرد
حرص و ہوا ہرگز مجو چون حال پوشی کردہ
صد قصہا آموختی ما و منی نا سوختی
این رہ دور از ما و تو چون حال پوشی کردہ
اول گذر از خویشتن از دم رہا کن ما و من
پس قلعہ ہستی شکن چون حال پوشی کردہ
ہی ہای گردی دربدر مائل دولت بر سیم و زر
از حق تعالی بیخبر چون حال پوشی کردہ
ز عشق در دل داشتی اسباب دیگر خواستی
این نیست راہ راستی چون حال پوشی کردہ
مو را تراشیدی چرا دلہا خراشیدی چرا
ہر سو بسو دیدی چرا چون حال پوشی کردہ
آگاہ دل باشی اگر جز یار نی بینی دگر
او یک بہر منظر نگر چون حال پوشی کردہ
از درد فارغ بودہ راہ دگر پیمودہ
بر غیر خیال افزودہ چون حال پوشی کردہ

اننده بیزاری کنی نعرہ گدائی میزنی
قائم تو با ما و منی چون حال پوشی کردہ
ماندی تو در صد پردہ زندہ نباشی مردہ
با در تو بر خود کردہ چون حال پوشی کردہ
خود را فنا کن ای جوان پرواز کن در لامکان
از بی نشان یابی نشان چون حال پوشی کردہ
ای آشکار امست شو ہم بر در میخانہ رو
دیگر طرف ہرگز مدو چون حال پوشی کردہ

اردو ترجمہ

اے دل! یہ حقیقت سن جبکہ تم نے راز داری کی ہے، اللہ کے بغیر اور کسی کے دروازہ پر مت جا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

یہ راز داری وہ کر سکتا ہے جو دین و دنیا سے دست بردار ہو جائے۔ حرص و ہوس بالکل نہ کر جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تم نے سینکڑوں باتیں سیکھ لیں لیکن خودی کو ختم نہیں کر سکا۔ یہ راستہ

"ما و تو" سے دور ہے۔ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

پہلے اپنی ہستی سے دست بردار ہو جا، دم سے خودی کو الگ کر، پس اپنے وجود کا قلعہ توڑ دے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

افسوس، تو دربدر پھر رہا ہے اور دولت کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بے خبر ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

دل میں عشق کو جگہ نہیں دی اور دیگر اسباب کا طلب گار ہوا، یہ سچائی کا راستہ نہیں ہے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

سر کے بالوں کو کیوں کاٹا اور دلوں کو کیوں مجروح کیا، اِدھر اُدھر کیوں دیکھا، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو اگر باخبر دل رکھنے والا (صاحب دل) ہوتا تو محبوب کے سوا کسی اور پر نظر نہ کرتا۔ اس کو ہر منظر میں دیکھ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو درد سے خالی رہا ہے اور دوسرے راستہ پر چل رہا ہے، ساری توجہ غیر پر مبذول کی ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو در در سے بیزاری دکھاتا ہے اور بھکاریوں کی طرح صدا لگاتا ہے۔ تیرا دار و مدار ہی ما و من (خودی) پر ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو سینکڑوں حجابات کے اندر رہا ہے تو زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ ہے۔ تم نے اپنے آپ کو کچھ سمجھ لیا ہے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

اے جوان! اپنے آپ کو فنا کر اور لامکان کی طرف پرواز کر، تو بے نشان سے ہی نشان حاصل کر سکے گا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

اے آشکار! مست ہو جا اور میخانہ کے دروازہ پر جا، دوسری طرف نہ دوڑ دھوپ نہ کر جبکہ تم راز داری کی ہے

✽



ای جمع متفرقت چون دور مارا کردهٔ
باشی همه با هر همه مهجور مارا کردهٔ
از جسم و جان بیزار کردی ز کل بیگانه
در وقت این آخر زمان منصور مارا کردهٔ
از کفر و دین بگذشته ام آزاد شده بنشسته ام
وز اسم ملحدی مشهور مارا کردهٔ
رفتم به میخانه دادهٔ مرا پیمانهٔ
شب و روز از نشه مخمور مارا کردهٔ
از کیش و مذهب گذشته ام زنار را بگسسته ام
در راه رندی عاشقی منظور مارا کردهٔ
زین بهره ای خورسندم از بندگانت بنده ام
بر در تو سر افگنده ام مشکور مارا کردهٔ
فرمودهٔ اقرب جان این سر مکن هرگز نهان
پس آشکارا کن عیان مامور مارا کردهٔ

اردو ترجمہ

اے بچھڑے ہوئے انسانوں کو ملانے والے مجھے اپنے سے دور کیوں کیا ہے، تو سب کے ساتھ ہے لیکن مجھے الگ کر دیا ہے

جسم اور جان سے بیزار کر دیا، کل سے بیگانہ کر دیا، اس آخری وقت میں مجھے منصور بنا دیا۔

میں کفر اور دین سے دست بردار ہو چکا ہوں اور بالکل آزاد ہو کر بیٹھ گیا ہوں، مجھے تو نے ملحد کے نام سے مشہور کر دیا ہے

میکدہ میخانہ میں گیا تو مجھے پیالہ دیا گیا، دن رات مجھے نشہ میں مخمور کر دیا ہے

میں دین و مذہب سے ہٹ چکا ہوں، زنار کو توڑ چکا ہوں تو نے مجھے رندی اور عاشقی کے طریقہ میں پسند کیا ہے

یہ بہرہ جو مجھے ملا ہے، میں اس سے خوش ہوں، میں تیرے غلاموں کا غلام ہوں، میں اپنا سر تیرے دروازہ پر ڈال چکا ہوں، مجھے تو نے اپنا شکر گزار بنا دیا ہے

تو نے حکم دیا ہے کہ "ونحن اقرب" کا راز بالکل مت چھپانا، پھر اسے آشکارا! تو بھی اس کو ظاہر کر دے، اے محبوب! تو نے مجھے اس کے لئے مامور فرما دیا ہے ❖

ہر سو چرا دویدی باشی تو کنج خانہ
ہیہات تو ندیدی باشی تو کنج خانہ

شام و عرب چہ ایران پرسی تو راہ توران
ہرگز مشو تو حیران باشی تو کنج خانہ

ہر کشوری بگردی در دل نظر نکردی
حالا بکن تو مردی باشی تو کنج خانہ

پا کف برہ خراشد ہر موی تو تراشد
بیرون ز تو نباشد باشی تو کنج خانہ

گر رنجہا کشیدی صد قصہا شنیدی
با او نہ تو رسیدی باشی تو کنج خانہ

اردو ترجمہ

ہر جانب کیوں دوڑتا رہا، گھر کے کونے میں بیٹھ جا، افسوس کہ تم نے نہیں دیکھا، تو گھر میں کونے میں بیٹھ گیا

تو شام، عرب، ایران اور توران کے راستے کیوں پوچھتا ہے، حیران نہ ہو گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

تم نے ہر ملک گھوم پھر کر دیکھا، لیکن دل کے اندر نظر نہیں کی، ابھی مردانگی سے کام لے اور گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

گھومنے پھرنے سے پاؤں کے تلوے مجروح ہوتے ہیں، بال بال جھڑ جاتا ہے، وہ تم سے باہر نہیں ہے، گھر کے کونے میں بیٹھ جا

اگر تم نے مصیبتیں برداشت کی ہیں اور سینکڑوں قصے سنے ہیں لیکن تو اس تک نہیں پہنچ سکا۔ اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

اردو ترجمہ

ای کہ ندانی ز خود خواجہ یا بندۂ
در دو زانوی خود چون سر افگندۂ

اے دوست تجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ تو مالک ہے یا غلام ہے پھر اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان سر کیوں ڈال رکھا ہے

تا تو بجوئی کرا باور کن آن توئی
بہر چہ با ما بگو چنین پراگندۂ

تو جس کو تلاش کرتا ہے یقین کر وہ تو ہی ہے پھر تجھے بتا کہ تو اس قدر پریشان کیوں ہے

پردہ بکش از میان بگذر از خویشتن
تا نشود آشکار کاندر چون چندۂ

پردہ بیچ میں سے ہٹا دے اپنے آپ سے آگے گزر جا تاکہ یہ راز فاش نہ ہو جائے کہ تو کتنے پانی میں ہے

شک شکن کن یقین انسان و رحمان او
ہیچ نی غیرے بود گر تو دانندۂ

شک و شبہ کو توڑ دے یقین کر انسان بھی وہی ہے اور رحمان بھی وہی ہے اگر سمجھ دار ہے تو کوئی غیر نہیں ہے

گوہر بی قیمتی قدر ندانی ز خویش
شد چہ درین مشت خاک گرچہ تو آگندۂ

تو گوہر بے بہا ہے لیکن تو اپنے قدر و قیمت سے آگاہ نہیں ہے کیا ہوا اگر تو اس مٹی کی تہہ میں (جسم خاکی میں) لپٹا ہوا ہے۔

در کعبہ بہر مستی حاصل نگشت مستے
ناحق خیال بستی باشی تو کنج خانہ

تو کعبہ میں گیا، لیکن تجھے مستی حاصل نہیں ہوئی، تم نے خواہ مخواہ یہ ارادہ کیا، اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

کردی بسی زیارت دیدی ہمہ عمارت
کردی بگو چہ غارت باشی تو کنج خانہ

تم نے بہت سی زیارتیں کیں اور تمام مقامات دیکھ لیے لیکن بتا تو سہی تم نے کیا حاصل کیا، اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

با ورد و شغل داری صد دانہ ہا شماری
ہی بی یقین بیاری باشی تو کنج خانہ

تو ذکر و اذکار میں مشغول رہتا ہے تسبیح پڑھتا ہے لیکن تجھے یقین نہیں ہے گھر کے کونے میں بیٹھ جا

دائم نماز خوانی واقف نہ من رآنی
از خود خبر ندانی باشی تو کنج خانہ

تو ہمیشہ نماز پڑھتا ہے لیکن "من رآنی فقد رأی الحق" کے راز سے آگاہ نہیں ہے تو اپنے آپ کو بھی نہیں پہچانتا۔ اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

چون آشکار ہستی گم شو بموج مستی
از این و آن برستی باشی تو کنج خانہ

تم نے جب اپنا نام آشکار رکھا ہے تو اب موج مستی میں محو ہو جا پھر اِس سے اور اُس سے آزادی حاصل کر لے گا۔ اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔



ای کہ تو ہرگز مدان یابی از ی نشان
سوئے غرب زنیم و شام گرچہ تو پوئیدۂ

اے دوست! تو اگر غرب شام اور روم کی جانب دوڑتا رہے گا تو یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ تو اسے حاصل کر سکے گا۔

واقف شو از رموز دان افلا تجبرون
یا بندۂ راز گر از خود جوئیندۂ

اسرار سے آگاہی حاصل کر اور افلا تبصرون کو سمجھنے کی کوشش کر تو اگر اسے اپنے اندر تلاش کرے گا تو اسے پالے گا۔

باد تو آفرین سر بخود ی عیان
نعرۂ انا الحق را در دم گوئیندۂ

تجھ پہ آفرین ہو کہ تو نے راز فاش نہیں کیا اور انا الحق کا نعرہ دم کے اندر لگاتا رہا۔

گوش کن آشکار یک حرف از راز او
گم شوی ای آشکار مردۂ یا زندۂ

اے آشکار! محبوب کے راز کا ایک حرف کان کھول کر سن لے۔ اے آشکار! تو زندہ ہو یا مردہ، محو اور مستغرق ہو جا۔





اردو ترجمہ

من آن شہبازم از دست شہانہ
کہ پروازی نمودم از زمانہ

میں بادشاہ کے ہاتھ پہ پلا ہوا شہباز ہوں اور وہاں سے پرواز کر کے یہاں آگیا ہوں۔

بملک جسم و جان ناگہ رسیدم
کشیدم رنج راحت درمیانہ

اچانک جسم اور جان کے ملک میں جا پہنچا اور راستہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

شدہ آرام جان و دل ز دردم
بودم مدت کہ اندر قید خانہ

درد کی وجہ سے دل اور جان کا آرام مفقود ہو گیا کیونکہ مدت سے قید خانہ میں ہوں۔

گذشت ایامہا در ہجر و فرقت
کہ دور افتادہ ام از دست آنہ

مدتیں ہجر اور فراق میں گزر گئیں کیونکہ اس (بادشاہ) کے ہاتھ سے دور رہا ہوں۔

کہ باز اکنون فتادہ کشش سویش
پرندہ می شوم از این مکانہ

اب پھر اس کی جانب کشش ہونے لگی ہے لہٰذا اس مکان سے پھر پرواز کرنے والا ہوں۔

خیال افتادہ شہ را بہر سیری
یقین دانم کہ بودم من بہانہ

دراصل بادشاہ کو سیر و سیاحت کا خیال ہوا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک بہانہ تھا۔

چرا از دست سلطان دور گشتم
پریشانم بہر شاہ جہانہ

میں بادشاہ کے ہاتھ سے الگ کیوں ہوا۔ اب میں بادشاہ کے واسطے پریشان ہوں۔

کہ چون یاد آورم آن شفقت شاہ
کنم افسوس اینجا بیکرانہ

میں جب بادشاہ کی شفقت یاد کرتا ہوں تو مجھے بیحد افسوس ہوتا ہے۔

درین دوران حسرت میخورم بس
کجا آن شہ کجا شد آشیانہ

میں یہاں بڑی حسرت کرتا ہوں کہ وہ بادشاہ کہاں ہے اور وہ آشیانہ کہاں ہے۔

کہ آخر می کند سلطان یادم
کہ اینک میپرم آنجا روانہ

آخر بادشاہ مجھے یاد کر رہا ہو گا۔ بس میں ابھی یہاں سے دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

بجز دستش شدم حیران پشیمان
کہ واقف حال باشد عاشقانہ

میں بادشاہ کے ہاتھ کے بغیر حیران پریشان ہوں کہ عشاق کے حال سے وہی باخبر ہے۔

در آن دم آمدم در دام صیاد
کہ چون از دست شہ گشتم روانہ

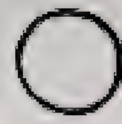
میں اسی وقت صیاد کے دام میں پھنس گیا جس وقت بادشاہ کے ہاتھ سے الگ ہوا۔

شود آن پایہ حاصل باز ما را
بیک دم میروم در حضرتانہ

مجھے امید ہے کہ مجھے پھر وہی مرتبہ حاصل ہو گا میں ابھی جا کر حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔

پریشان حال بشنو آشکارہ
نمی دانند این را فاسقانہ

اے آشکار۔ میری پریشان حالی کا قصہ تم سنو۔ یہ فاسق اور فاجر لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔



اردو ترجمہ

مرغک میان دریا کرد چو آشیانہ
بالای او روان شد صد موج بیکرانہ

پرندہ نے جب دریا کے بیچ آشیانہ بنایا تو اس کے اوپر سینکڑوں بڑی بڑی موجیں گزر گئیں۔

آسودگی نہ او را از خوف موجہایش
گاہے کہ خار و خس را ہم بر زند درآنہ

موجوں کے خوف سے اسے آرام اور قرار نہیں تھا۔ کبھی کبھی یہ موجیں اس کے اوپر خار و خس بھی لا کر پھینکتی تھیں۔

آن داشت چشم دل را در آب سیل ہر دم
نسیان تا نگردد از گردش زمانہ

وہ ہر وقت دل کی آنکھیں پانی کی لہروں پر رکھتا تھا تا کہ گردش دوراں فراموش نہ ہو جائے۔

ہرگز مشو تو غافل زاینجا خبر تو داری
این حال ہمیں جہان را دانی ہمہ بہانہ

ہرگز غافل نہ ہوتا اور یہاں کی پوری پوری خبر رکھنا اے دل اس کو فقط بہانہ سمجھنا۔

بر پا چرا تو کردی بنیاد خاکدان را
دانی مدام باشد کی آشکارا خانہ

اے آشکار۔ تم نے کیوں اس کوڑے کے ڈھیر جیسی دنیا میں اپنا گھر کیوں بنایا جبکہ تو جانتا ہے کہ یہ ہمیشہ قائم نہیں رہے گا۔

اردو ترجمہ

آن مرغ کہ ز آشیان پریدہ
در کشور جسم و جان رسیدہ

وہ پرندہ جو اپنے آشیاں سے اُڑ گیا تھا، وہ جسم اور جان کے ملک میں پہنچا تھا۔

گذران نمود بس کہ دروی
صد راحت و رنجہا کشیدہ

وہاں اس نے بہت عرصہ گزارا اور سینکڑوں آسائشیں بھی دیکھیں اور تکلیفیں بھی اٹھائیں۔

منقار زند شد صدف را
دُر دانہ بی بہائے چیدہ

صدف پر چونچ مارنے لگا اور بے بہا موتی حاصل کر لیا۔

ہیہات بود ہزار ہیہات
با نیک نظر ہمان ندیدہ

یہاں ہزاروں اہم ترین کام ہیں لیکن افسوس کہ ان پر اچھی طرح سے نظر نہیں کر سکا۔

بر ساحل وادیش بگردید
لذت نہ از آن بحر چشیدہ

وادی کے کنارے کنارے گھومتا پھرتا رہا، اس دریا سے لطف نہیں اٹھایا۔

پس رفتہ باز آشکار
چون طعنہ ز ما ہمیں شنیدہ

آخر کار وہ واپس چلا گیا جب ہم سے یہ طعنہ سُنا۔

اردو ترجمہ

ای مرغ آشنا کہ ز وادی پریدہٗ
از بہر دانہ چیدن اینجا رسیدہٗ

اے پیارے پرندے! تو وادی سے اڑ کر یہاں دانہ چگنے کے لئے آیا ہے۔

صد گونہ نغمہا کہ ز منقار میکنی
در راہ بار محنت بیحد کشیدہٗ

تو جو اپنی چونچ سے سینکڑوں نغمے بکھیرتا ہے تو اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ تم نے راستہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں

در چند منزلات سفر کردہٗ چہ گون
آگہ بما بکن ز ہمہ آنچہ دیدہٗ

تم نے کتنی منزلوں میں سفر طے کیا اور کس طرح، جو کچھ تم نے دیکھا ہے وہ ہمیں بھی بتا دے۔

در مشت خاک ساختہٗ باز آشیان
وز درد چاشنی فراوان چشیدہٗ

پھر اس خاکدان میں تم نے اپنا آشیانہ بنا لیا ہے اور درد و رنج کی چاشنی بھی خوب چکھ چکا ہے

آنجا کہ بودہٗ تو در سیر لامکان
اینجا بقید ہستی گوشہ گزیدہٗ

تو وہاں لامکان کی سیر میں مشغول تھا لیکن یہاں قید ہستی میں گوشہ گزیں ہو گیا ہے۔

دانستہ ایم عاقبت این کار آشکار
زین جا فنا مقرر طمع بریدہٗ

اے آشکار! میں اس کام کا نتیجہ جانتا ہوں، اس دار فانی سے تم نے اُمید قطع کر لی ہے۔

ای یار با حسن خودت دیوانہ مارا کردۂ
از این جہان و آن جہان بیگانہ مارا کردۂ

درد و غم انداختی کاری عجائب ساختی
از غیر دل پرداختی ہمخانہ مارا کردۂ

روزی رخت بنمودۂ آن طرۂ بکشودۂ
تو بودۂ تو بودۂ مستانہ مارا کردۂ

تو شمع حسن افروزی من دیدم ترا یکروز من
افتادہ ام در سوز من پروانہ مارا کردۂ

الحمد للہ می کنم ما و منی را بشکنم
خود را بحیرت افگنم مردانہ مارا کردۂ

این آشکار است از تو ہم انداختی در درد و غم
از عیش و از عشرت ہمہ بیگانہ مارا کردۂ

اردو ترجمہ

اے محبوب! تم نے اپنے حسن سے ہمیں دیوانہ بنا دیا ہے اور دونوں جہاں سے بیگانہ کر دیا ہے۔

تم نے ہمیں درد و غم میں ڈال کر عجیب کام کیا ہے، دل کو غیر سے خالی کر دیا ہے اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں بٹھا دیا ہے

ایک دن تم نے اپنا رُخِ انور دکھایا اور زلفیں کھول دیں وہ تو ہی تھا، وہ تو ہی تھا جس نے مجھے مستانہ بنا دیا

تو میرا شمعِ حسن افروز ہے میں نے تم کو ایک روز دیکھ لیا اور سوز میں پڑ گیا، مجھے تم نے پروانہ بنا دیا

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں خودی کو توڑتا ہوں، اپنے آپ کو حیرت میں ڈالتا ہوں تم نے مجھے بڑا حوصلہ عطا فرمایا ہے۔

یہ آشکارا ہے تم نے درد و غم میں ڈال دیا ہے، تیرا ہے۔ تم نے مجھے عیش و عشرت سے بیزار کر دیا ہے۔

ہستی تو یا نہ ای دل دانستہ
ناحق بر باطلت عبث کمر بستہ

تو درمیان نیستی انچہ بود او بود
بہر چہ دیوانہ وار سرگشتہ

دیگر دعوی مکن دم مزن از خویشتن
بیخود باشی اگر او خود سربستہ

اول از قول و فعل بگذر از ما و من
گم شدہ بعد ازان انا الحق گفتہ

کفر کجا دین کجا ہر دو رفت از میان
کز من و ما رفتہ رستہ بگذشتہ

سر ہمین آشکار کرد بعالم عیان
کوس چو منصور زن ای اگر آشفتہ

اردو ترجمہ

اے دل! تو جانتا ہے کہ تیرا وجود ہے یا نہیں ہے، خواہ مخواہ ایک خیال باطل ــــ پر تم نے کمر باندھ لی ہے۔

تو درمیان میں ہے ہی نہیں، جو کچھ ہے وہی ہے، خواہ مخواہ کس لئے دیوانہ ہوا ہے۔

پھر ایسا دعویٰ نہ کرنا اور خودی کا دم نہ مارنا تو اگر بے خود ہوگا تو وہ بھی تو ایک سربستہ راز ہے

خودی کو پہلے ترک کر قولاً بھی فعلاً بھی یعنی نہ زبانی دعویٰ کر اور نہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کر، پھر انا الحق کا نعرہ لگا کر معدوم ہو جا۔

کفر کہاں اور دین کہاں، دونوں درمیان سے مفقود ہو گئے کیونکہ من و ما کو ترک کر کے تو آگے گزر گیا اور آزاد ہو گیا۔

آشکارا نے اس راز کو دنیا میں ظاہر کر دیا اے دوست! تو اگر عاشق ہے تو منصوری نقارہ بجا

اردو ترجمہ

ای یار با حسن خودت دیوانہ ما را کردہ
از این جہان و آن جہان بیگانہ ما را کردہ

اے محبوب! تم نے اپنے حسن سے ہمیں دیوانہ بنا دیا ہے اور دونوں جہان سے بیگانہ کر دیا ہے۔

در درد و غم انداختی کاری عجائب ساختی
از غیر دل پرداختی ہمخانہ ما را کردہ

تم نے ہمیں درد و غم میں ڈال کر عجیب کام کیا ہے، دل کو غیر سے خالی کر دیا ہے اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں بٹھا دیا ہے

روزی رخت بنمودہ آن طرہ بکشودہ
تو بودہ تو بودہ مستانہ ما را کردہ

ایک دن تم نے اپنا رخ انور دکھایا اور زلفیں کھول دیں، وہ تو ہی تھا، وہ تو ہی تھا جس نے مجھے مستانہ بنا دیا

تو شمع حسن افروز من دیدم ترا یک روز من
افتادہ ام در سوز من پروانہ ما را کردہ

تو میرا شمع حسن افروز ہے میں نے تم کو ایک روز دیکھ لیا اور سوز میں پڑ گیا، مجھے تم نے پروانہ بنا دیا

الحمد للہ می کنم ما و منی را بشکنم
خود را بحیرت افگنم مردانہ ما را کردہ

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں خودی کو توڑتا ہوں، اپنے آپ کو حیرت میں ڈالتا ہوں تم نے مجھے بڑا حوصلہ عطا فرمایا ہے۔

این آشکارست از تو ہم انداختی در درد و غم
از عیش و از عشرت ہمہ بیگانہ ما را کردہ

یہ آشکارا ہے کہ تم نے درد و غم میں ڈال دیا ہے، تیرا ہے۔ تم نے مجھے عیش و عشرت سے بیزار کر دیا ہے۔

اردو ترجمہ

ہستی تو یانہ ای دل دانستہ
ناحق بر باطلت عبث کمر بستہ

اے دل! تو جانتا ہے کہ تیرا وجود ہے یا نہیں ہے، خواہ مخواہ ایک خیال باطل — پر تم نے کمر باندھ لی ہے۔

تو بمیان نیستی آنچہ بود او بود
بہر چہ دیوانہ وار سرگشتہ

تو درمیان میں ہے ہی نہیں، جو کچھ ہے وہی ہے، خواہ مخواہ کس لئے دیوانہ ہوا ہے۔

دیگر دعوی مکن دم مزن از خویشتن
بیخود باشی اگر او خود سربستہ

پھر ایسا دعویٰ نہ کرنا اور خودی کا دم نہ مارنا تو اگر بے خود ہوگا تو وہ بھی تو ایک سربستہ راز ہے

اول از قول و فعل بگذر از ما و من
گم شدہ بعد از آن انا الحق گفتہ

خودی کو پہلے ترک کر قولاً بھی فعلاً بھی یعنی نہ زبانی دعویٰ کر اور نہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کر، پھر انا الحق کا نعرہ لگا کر معدوم ہو جا۔

کفر کجا دین کجا ہر دو برفت از میان
کز من و ما رفتہ رستہ بگذشتہ

کفر کہاں اور دین کہاں، دونوں درمیان سے مفقود ہو گئے کیونکہ من و ما کو ترک کر کے تو آگے گزر گیا اور آزاد ہو گیا۔

سر ہمین آشکار کرد بتا لم عیان
کوس چو منصور زن ای اگر آشفتہ

آشکار! اس نے اس راز کو دنیا میں ظاہر کر دیا اے دوست! تو اگر عاشق ہے تو منصوری نقارہ بجا

اردو ترجمہ

بی یاد حق بکنج نشستن چہ فائدہ
جز حال نکتہ وحدت گفتن چہ فائدہ

اللہ کے ذکر و فکر کے سوا گوشہ نشینی سے کیا فائدہ، نکتۂ توحید کو بیان کرنے کے سوا بولنے سے کیا فائدہ۔

ای دل برای شہرت ناموس بارہا
در خانقاہ مسجد رفتن چہ فائدہ

اے دل! شہرت اور عزت کی خاطر بار بار مسجد اور خانقاہ میں جانے سے کیا فائدہ۔

با آب دیدہ روی نشستی ز درد دوست
ہر وقت دست و پای نشستن چہ فائدہ

دوست کے درد سے جو تیری آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، اُن سے اگر تو نے اپنا مُنہ نہیں دھویا، تو بار بار ہاتھ اور پاؤں دھوتے (وضو کرنے) سے کیا فائدہ۔

قائم چو قرب او بدلت نیست زاہدا
با ما بگو کہ بازو بستن چہ فائدہ

اے زاہد! اگر تیرے دل میں اس کا قُرب جاگزیں نہیں ہوا (یعنی اللہ کا تقرب حاصل نہیں ہو سکا)، تو مجھے بتا کر ہاتھ باندھنے (نماز پڑھنے) سے کیا فائدہ۔

آن یار آشکارا باتو بود مدام
ہر سو بسوی نامہ نوشتن چہ فائدہ

اے آشکارا! محبوب ہر وقت تیرے ساتھ ہے پھر اِدھر اُدھر خط لکھنے سے کیا فائدہ۔

اردو ترجمہ

گرد چندان عشق او آوارۂ
من چہ ام مسکین یک بیچارۂ

اس کے عشق نے اس قدر آوارہ بنا دیا ہے ورنہ میں کیا ہوں، میں تو ایک مسکین و عاجز ہوں۔

درمیان دریائے مانند خشک لب
نیست جز زاری دیگر چارۂ

میں بیچ دریا کے رہ کر بھی پیاسا ہی رہا۔ اب رونے اور آہ و زاری کرنے کے سوا اور کیا چارہ ہے۔

در وصالش شد پریشان خاطرم
اشکبارم ہمچون فوارۂ

میں اس کے وصال سے بھی پریشان خاطر ہوں اور فوارہ کی طرح آنسو بہا رہا ہوں۔

میروم در راہ او عمرم گذشت
قطع منزل از یکی نظارۂ

عمر گذر گئی اور میں اس کی راہ میں اس کی تلاش میں چلتا رہتا ہوں۔ منزل وہاں پوری ہو گی جب اس کا نظارہ ہو گا۔

می کشد از سینہ آہ آشکار
شد دلم در ہجر او سیپارۂ

آشکارا! سینے سے آہ نکلتی ہے کیونکہ میرا دل اس کے فراق کی تیس ٹکڑے ہو گیا ہے۔



اردو ترجمہ

یار بصد شکل عیان آمده
هم بعیان چون بہ نہان آمده

محبوب سو شکلیں بدل کر جلوہ گر ہوا ہے ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی ہے

دیدہ کشا واقف اسرار شو
کیست ہمان کو بہ بیان آمده

آنکھیں کھول اور راز سے آگاہی حاصل کر، وہ کون ہے جو بول رہا ہے

جلوہ نمودار شدہ کو بکو
حسن رخش بہر نشان آمده

اس کا جلوہ گلی گلی میں نمایاں ہے اور ہر چیز اور ہر نشان میں اس کے رخ انور کا حسن ہے۔

خلق الاشیاء وہو عینہا
ہست ہمون نام جہان آمده

خلق الاشیاء وھو عینھا ہے تو ہی لیکن اس کا نام جہان رکھ دیا ہے

خواست کہ تا ناز و کرشمہ کند
ظاہر اندر شکل بتان آمده

اللہ نے چاہا کہ ناز و انداز کرے اس لئے محبوبوں کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔

وحدت و کثرت یکدان آشکار
در دو پنج و چار ہمان آمده

اے آشکار! وحدت اور کثرت کو ایک ہی سمجھ دو میں، چار میں اور پانچ میں وہی ہے۔

اردو ترجمہ

عاشقان را حسنش کرد بسی آوارہ
ما فتادیم بکوی شہرش بیچارہ

عشاق کو اس کے حسن نے بہت ہی آوارہ بنا دیا ہے میں اس کے شہر کی گلی میں بیچاروں کی طرح پڑا ہوا ہوں۔

چند ایام ز ہجرش بجہان گرد دیدم
قطع منزل من گردید ز یک نظارہ

میں اس کے فراق میں کئی روز تک دنیا میں آوارہ پھرتا رہا لیکن ایک ہی نظارہ سے میری منزل پوری ہو گئی۔ (یعنی میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا)

دل پریشان جگر بریان تن پر درد است
اشکباران ز دیدہ ہمچون فوارہ

دل پریشان، جگر کباب اور جسم درد مند اور آنکھیں فوارہ کی طرح آنسو برسا رہی ہیں۔

گفتم ای یار وصال تو مرا چون گردد
گفت سر دہ بجز این ہیچ نباشد چارہ

میں نے پوچھا اے محبوب تمہارا وصال مجھے کیسے نصیب ہوگا؟ فرمایا "سر دیدو" اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

ای کہ طلبند ہمہ انجا دل شکستہ را
آشکار اول آنست کہ بود سی پارہ

اے دوست! جہاں تو تمام اہل طلب کرتے ہیں، وہاں اے آشکار! دل اول قبول، وہی ہے جو تیس ٹکڑے ہو۔



آن یار ما بصورت انسان برآمدہ
غازی شدہ مقابل میدان برآمدہ
گہ تخت بر ہوا ئی بدیو و پری بری
باری دگر بشکل سلیمان برآمدہ
از عشق آن نمودہ بمقام جھنگ سیال
رانجھو صفت ز تخت ہزاران برآمدہ
دیدہ جمال خویش بخود مست شد چنان
شیدا و والہ و ہم حیران برآمدہ
آن آفتاب حسن بعالم ظہور کرد
یوسف بمصر از چہ کنعان برآمدہ
در حلقہ لولیان تماشا ہمیکند
گاہی شدہ آن بہ بنگہ غریبان برآمدہ
گاہی بمظہرات محمد علی شدہ
گاہی ز کربلائے شہیدان برآمدہ

اردو ترجمہ

ہمارا محبوب انسان کی صورت میں آیا ہے، غازی بن کر میدان میں مقابلہ پر آگیا ہے۔

کبھی دیو اور پری کے ہاتھوں سے ہوا پر تخت اڑا کرلے جاتا ہے اور کبھی سلیمان کی شکل میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

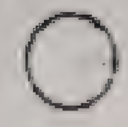
عشق کی وجہ سے جھنگ سیال میں مقام کیا۔ رانجھا بن کر تخت ہزارہ سے آیا۔

اپنا حسن دیکھ کر اپنے اوپر اس قدر مست ہو گیا کہ دیوانہ، معشوق اور حیران ہو گیا۔

اس آفتاب حسن نے اس دنیا میں ظہور کیا۔ گویا یوسف علیہ السلام چاہ کنعان سے نکل کر مصر میں آگیا۔

کبھی کبھی ناچنے اور گانے والوں میں شامل ہو کر تماشا دکھاتا ہے اور کبھی غریبوں کی جھونپڑی میں آتا ہے۔

کبھی محمد، حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ کے مشہور صورتوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے اور کبھی شہدائے کربلا کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔



در دو عالم بادشاہ عشق بیار آمدہ
گہ بمومن گہ بمسلم گہ بکفار آمدہ
نعرہ انا الحق زدہ منصور بر دار رسید
تیغ عشقش ناگہان بر شیخ عطار آمدہ
تا کہ از لاہور سرمد رفت در دہلی رسید
سر برانیدہ ز خود تکرار بر دار آمدہ
در طریق عاشقی صنعان برفت از خویشتن
کرد سجدہ بر طرف در زیر زنار آمدہ
شاہ شرف الدین قلندر بو علی سردار عشق
یار قاتل او ببین از ملک تاتار آمدہ
نجم الدین کبرا و عبداللہ ہروی ہر دو یار
قتل گشتہ آن زنیزہ عشق در کار آمدہ
در خراسان بود عاشق نام عبدالخالق
او کہ در مجموعہ علماء ان گرفتار آمدہ
عشق سلطان الاقطاب شمس تبریز جیج کرد
پوست از جسمش جدا کردہ بدیدار آمدہ
خواجہ بو العباس با منصور بودہ ہم رفیق
اندرین میدان عشقش یار بایار آمدہ
شیخ ہیکل بود در بغداد شاگرد حلاج
دست شستہ از زندگانی پس بہ دار آمدہ
صوفی شاہ عنایت در سواد سندھ بود
او ہم از شمشیر عشقش بس نگونسار آمدہ
کشتہ شد کربل دگر شہر و کجا ہی نام او
قاسم و موسیٰ سہاگ بتو بخ خبر دار آمدہ
من کریمم من رحیمم شاہ کربل دم زدہ
آشکارا من کیم او خود با قرار آمدہ

اردو ترجمہ

دونوں جہان میں شہنشاہ عشق سیار بن کر آیا۔ کبھی مومن بن کر، کبھی مسلمان بن کر اور کبھی کافر بن کر آیا۔

انا الحق کا نعرہ لگایا اور منصور بن کر سولی پر پہنچا۔ اچانک اس کے عشق کی تلوار شیخ عطار کے سر پر آگئی۔ (شیخ فرید الدین عطار تاتاریوں کے حملے کے وقت شہید ہوئے تھے۔ ایک تاتاری سپاہی ان کو گھر سے پکڑ کر مقتل میں لے گیا۔ اس وقت شیخ سکر اور استغراق کے عالم میں تھے۔ سپاہی کو دیکھ کر کہنے لگے کہ "پشمینہ کی ٹوپی پہن کر گھر سے نکل

باندھ کر گھوڑے پر سوار ہو کر مشرق سے گیا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔" سپاہی نے کچھ بھی نہیں سمجھا اور تلوار مار کر شہید کر دیا۔)

سرمد جب لاہور سے دہلی پہنچا تو بحث اور مناظرے سے بیزار ہو کر اپنا سر کٹوا دیا۔

عاشقی کے طریقہ میں صنعان اپنے آپے میں نہیں رہا۔ تسبیح کو ایک طرف پھینک کر زنار پہن لیا۔

حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر (رحمۃ اللہ علیہ) جو عشق میں سردار ہے، کیونکہ اس کا محبوب قاتل حلقۂ تاتار سے آیا۔

حضرت نجم الدین کبریٰ اور عبداللہ صوفی جو دونوں دوست تھے، وہ بھی عشق کے تیر سے قتل ہو کر کام آ گئے۔

خراسان میں عبدالخالق کے نام سے ایک عاشق تھے جس کو گرفتار کر کے علما کی مجلس میں لایا گیا۔

سلطان عشق نے شمس تبریزی کے ساتھ کیا کیا۔ ان کے جسم سے کھال کھینچ کر جدا کر دی اور اس کی نمائش کرائی۔

خواجہ ابو العباس منصور کے دوست تھے۔ عشق کے میدان میں دونوں دوست اکٹھے آئے۔

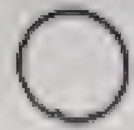
بغداد میں منصور حلاج کے شاگرد (مرید) شیخ ابیکل تھے۔ انھوں نے زندگی سے ہاتھ دھویا اور سولی پر چڑھ گئے

صوفی شاہ عنایت ملک سندھ میں تھے، وہ بھی اس کے عشق کی تلوار سے ختم ہو گئے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی عشاق قتل ہوئے جو بڑے باخبر تھے اور جن کے نام کرمل تجویز کیا ہی (قاسم اموسنی بھاک زسجاگ) ہے۔

شاہ کرمل نے [illegible] کریں تیمم اور [illegible] ہوں۔ اے آشکارا میں کون ہوں؟ وہ خود اس کا اقرار کرتا ہے۔





اردو ترجمہ

گشت پیدا لیک ناپیدا شدہ
از یکی دانی کہ صد اشیا شدہ

ظاہر ہوا لیکن پوشیدہ رہا، ایک سے سینکڑوں چیزیں پیدا ہوئیں۔

تو چرا در بند من وا ماندہ
ہر کہ از خود رفت او آغا شدہ

تو کیوں "من و تو" کی قید میں پھنس گیا ہے، جس نے اپنی خودی ترک کی وہ آقا بن گیا۔

این جہان باشد شعاع نور او
جلوۂ حسنش ببین کہ او ہر جا شدہ

یہ کائنات اس کے نور کی ایک شعاع ہے، اس کے حسن کا جلوہ دیکھ، ہر جا ظاہر ہے۔

آمدہ در صد مظاہر یار ما
صورت مجنون یا لیلےٰ شدہ

میرا محبوب سینکڑوں منظروں میں جلوہ گر ہوا ہے کبھی مجنوں اور کبھی لیلیٰ بنا ہے۔

کثرت از وحدت وحدت از کثرت ست
چونکہ از یک قطرۂ دریا شدہ

کثرت وحدت سے ہے اور وحدت کثرت سے ہے، کیونکہ ایک قطرہ سے دریا ہوا ہے۔

آشکارا در دو عالم گشت یار
ہر کہ نورش دید او شیدا شدہ

اے آشکارا! محبوب دونوں جہان میں گھومتا پھرا، جس نے اس کا نور (حسن) دیکھا وہ عاشق ہو گیا





دوست ما بہ صد ہزاران شکل عیان آمدہ
گاہ ظاہر شد گاہ پنہان آمدہ
گاہ کافر گاہ مومن گاہ مسجد گاہ دیر
گاہ عیسیٰ گاہ موسیٰ گاہ عمران آمدہ
گاہ مولا گاہ بندہ گاہ دریا گاہ جوی
گاہ آدم گاہ حوا گاہ شیطان آمدہ
گاہ مجنون گاہ لیلیٰ گاہ محمود و ایاز
گہ یہودی گہ برہمن گہ مسلمان آمدہ
گاہ مینا گاہ ساقی گاہ ساغر گاہ می
گاہ مجلس گاہ مطرب گہ سرایان آمدہ
خود بخود در گفتگو شد خود بود اندر سکوت
خود علم شد خود معلم خود سبق خوان آمدہ
خود لباس و جبہ خود بر کرسی نشست
خود بہ خاک ماند خود لعربان آمدہ
این اشارت شد کہ انا احمد بلا میم شنو
گفت لی مع اللہ بحر عرفان آمدہ
خود ناطق زد نعرہ خود را خود منصور شد
خود بخود مفتی ولا خود بجولان آمدہ
خود تماشا کار در بازار خود بازار شد
خود خریدہ خود فروشان خود دکان آمدہ
گرچہ اندر ظاہرت شد زبان ہا صد ہزار
آشکارا یک زبان بہ صد ہزاران آمدہ

اردو ترجمہ

میرا دوست سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہو کر آیا۔ کبھی مختلف مظہروں میں ظہور پذیر ہوا اور کبھی پوشیدہ رہا۔

کبھی کافر بن کر آیا کبھی مومن بن کر کبھی مسجد بن کر اور کبھی مندر بن کر کبھی عیسیٰ بن کر کبھی موسیٰ بن کر اور کبھی عمران بن کر۔

کبھی آقا بن کر آیا کبھی غلام بن کر کبھی دریا بن کر اور کبھی چھوٹا سا نالہ بن کر کبھی آدم بن کر کبھی حوا بن کر اور کبھی شیطان بن کر۔

کبھی مجنوں بن کر آیا کبھی لیلیٰ بن کر کبھی محمود بن کر کبھی ایاز بن کر، کبھی یہودی بن کر کبھی برہمن بن کر اور کبھی مسلمان بن کر۔

کبھی صراحی بن کر آیا کبھی ساقی بن کر کبھی پیالہ بن کر کبھی شراب بن کر کبھی مجلس بن کر کبھی مطرب بن کر اور کبھی گانے والا بن کر۔

کبھی خود ہی بولنے لگتا ہے اور کبھی خود ہی خاموش ہو جاتا ہے کبھی علم و سبق ازبر کر آتا ہے کبھی استاد بن کر اور کبھی شاگرد بن کر۔

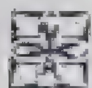
خود ہی دستار اور جبہ پہنتا ہے اور خود ہی کرسی و مسند پر بیٹھتا ہے۔ کبھی زمین پر مٹی میں لیٹتا ہے اور کبھی لباس اتار دیتا ہے۔

یہ اشارہ ہوا کہ میں احمد بغیر میم کے (احد) ہوں تحقیق تو اور اس کے ساتھ ہی ساتھ لی مع اللہ بھی فرمایا۔ حضور فخر کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا ارشاد ہے کہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُکَرَّمٌ (میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت مقرر ہے جس میں کسی ملک مقرب اور نبی مکرم کی گنجائش نہیں ہے)

خود ہی زاہد عشق کا نعرہ لگایا خود ہی مجنوں بنا اور خود ہی منصور بنا خود ہی مفتی اور معین بنا اور خود ہی ترجمان بن گیا۔

خود ہی بازار میں آ کر تماشا کرنے والا ہے اور خود ہی بازار ہے۔ خود ہی خریدار ہے اور خود ہی بیچنے والا ہے اور خود ہی دکان ہے۔

اگرچہ خود ہزاروں لاکھوں زبانیں ہیں لیکن اسے آشکارا لاکھوں میں ایک ہی زبان ہے۔



نمودہ روی آن دلبر یگانہ
بصد شکل آمدہ در ہر زمانہ
بصحرا احدیت بحث ای دیدہ
ہمان مرغ و ہمان شد آشیانہ
ہمان ساغر ہمان ساقی ہمان می
ہمان مطرب ہمان چنگ و چغانہ
ہمہ او شد ہمہ او شد ہمہ او
نہادہ تہمتی براین و آنہ
گہی ابلیس گردد گاہ آدم
گہی معشوق گاہ عاشقانہ
گہی آید بدلق پارسائی
گہی اندر لباس حاکمانہ
گہی واعظ کند قائم بمنبر
گہی اندر سماع صوفیانہ
بہر سوی بہر روئی عیانست
تماشا بین بہر جانی گمانہ
صبر کن نظر فرما آشکارا
ز جز عشقش ہمہ دیگر فسانہ

اردو ترجمہ

اس محبوب یگانہ نے اپنا شخ
اتو دیکھا ہر زمانہ میں سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہوا۔

آنکھیں کھول کر صحرائے احدیت پر نظر کر وہی پرندہ ہے اور وہی آشیانہ۔

ساغر بھی وہی ہے ساقی بھی وہی شراب بھی وہی ہے وہی مطرب ہے اور وہی ساز۔

سب کچھ وہی ہے سب کچھ وہی سب کچھ وہی۔ خواہ مخواہ دوسروں پر تہمت رکھی ہے

کبھی ابلیس کے مظہر میں ظہور پذیر ہوتا ہے کبھی آدم بنتا ہے کبھی معشوق بنتا ہے اور کبھی عاشق۔

کبھی تقویٰ کے لباس (خرقہ) میں آتا ہے کبھی شاہانہ لباس میں۔

کبھی منبر پر کھڑے ہو کر وعظ کرتا ہے کبھی صوفیانہ سماع میں مشغول ہوتا ہے

ہر طرف ہر صورت میں ظاہر ہے تو ہر جگہ اور ہر مقام پر اس کا جلوہ نظارہ کر سکتا ہے۔

اے آشکارا صبر کر اور دیکھ کہ اس کے عشق کی ہر بات محض افسانہ ہے۔

برجمال حسن یار دلم دیوانہ
زین جہان فانی حقا کہ شدہ بیگانہ

کیش و دین رفت ندانیم کہ دین و ایمان چیست
درد بگزید ہر آنکس کہ شدہ بیگانہ

دور میگر دیدم در ہجر و فراق محبوب
شمع حسنش چو بدیدم دل شد دیوانہ

چہ کنم حال بیان خویش ببین ای زاہد
چون سمندر بمیان آتش شد کاشانہ

شور در عالم افگندہ جہاد و چشمش
آشکارا از تن و جان مہجور شدہ بیگانہ

اردو ترجمہ

محبوب کے حسن و جمال پر میرا دل دیوانہ ہے۔ خدا کی قسم اس جہان فانی سے بیگانہ ہو گیا ہے۔

دین اور مذہب رخصت ہوئے پتہ نہیں کہ دین و ایمان کیا چیز ہے۔ عشق کا درد وہی اختیار کرے گا جو (ہر چیز سے) بیگانہ ہو جائے گا۔

میں محبوب کے فراق میں مدت دراز تک پھرتا رہا۔ اس کے حسن کی شمع کو دیکھا تو دل دیوانہ ہو گیا۔

اے زاہد تو خود دیکھ میں کیا حال بتاؤں۔ سمندر (چوہے کے برابر ایک جانور جو سو سال تک آگ جلنے کی جگہ سے پیدا ہوتا ہے) کی طرح میرا گھر آگ کے بیچ میں ہے۔

اس کی آنکھوں کے جادو نے دنیا میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے آشکارا اپنے جسم و جان سے علیحدہ اور بیزار ہو گیا ہے۔



اردو ترجمہ

گر طلبی عشق او سر بسرِ دار دہ
از سری بیزار شو سر بسرِ دار دہ

تو اگر اس کے عشق کا طلب گار ہے تو سر سولی پر چڑھا دے۔ اپنے سر سے لاتعلق ہو جا اور سر سولی پر چڑھا دے۔

طامع سر خود مشو بر رسن دار رو
دست ز دارین شو سر بسرِ دار دہ

اپنے سر کا لالچ نہ کر دار رسن پر چلا جا۔ دونوں جہاں سے ہاتھ دھو لے اور سر سولی پر چڑھا دے۔

رو در بازار عشق باش خریدار عشق
حرف انا الحق بگو سر بسرِ دار دہ

عشق کے بازار میں جا اور عشق کا خریدار بن۔ انا الحق کی بات کر اور سر سولی پر چڑھا دے۔

عاشق افگار شو طالب دیدار شو
بر رہِ عشقش برو سر بسرِ دار دہ

عاشق دل ریش بن اور دیدار کی طلب کر۔ ایک کے عشق کے راستہ پر چل اور سر سولی پر چڑھا دے۔

آشکارا شو خموش خویش بیکجا فروش
خود بین ہرگز مشو سر بسرِ دار دہ

اے آشکارا خاموشی اختیار کر اور اپنے کو صرف ایک جگہ بیچ (یعنی ایک سے تعلق رکھ) خود بینی نہ کر اور سر سولی پر چڑھا دے۔

ردیف الیائی

اردو ترجمہ

ای دلا تو ہر چہ دانی خویشتن را آن کنی
خویش را سلطان کنی یا خویش را دربان کنی

اے دل! تو اپنے آپ کو جس طرح سمجھتا ہے اسی طرح کر۔ یا تو اپنے آپ کو بادشاہ بنا یا دربان بنا

پس بہستی نیستی افتادہ بہر چرا
خویش را رحمان کنی یا خویش را شیطان کنی

تو ہستی اور نیستی میں کیوں پڑا ہے یا تو اپنے آپ کو رحمان بنا یا شیطان بنا۔

این تصور کن کہ در اول چہ بودی ہوشدار
خویش را جنی کنی یا خویش را انسان کنی

عقل و ہوش سے کام لے اور دیکھ کہ تو پہلے کیا تھا۔ اپنے آپ کو یا تو جن بنا یا انسان بنا۔

ہر چہ ہستی او ستی بگذر کہ از شک و گمان
خویش را دانا کنی یا خویش را نادان کنی

شک و شبہ کو ترک کر، تو جو کچھ ہے وہی ہے یا تو اپنے آپ کو عقلمند بنا یا بے وقوف بن جا۔

کن یقین باور نہ سر پیچی ازین رہ راستی
خویش را زیرک کنی یا خویش را دیوان کنی

میرے اوپر اعتبار کر، اس سیدھی راہ سے منہ نہ پھیر، یا تو اپنے آپ کو عقلمند بنا یا دیوانہ بنا۔

آنکہ میدانی تحقق انا نحن عبیدی بود
خویش را ظاہر کنی یا خویش را پنہان کنی

تو جو کچھ سمجھتا ہے وہ "انا یتخلق بخلقی" کے مطابق ہے۔ یا تو اپنے آپ کو ظاہر کر یا پوشیدہ ہو جا

از رجا و خوف بیرون باش نامردی مکن
خویش را ای آشکارا در صف مردان کنی

نامرد نہ بن، امید اور خوف کو اپنے دل سے نکال دے۔ اے آشکارا اپنے آپ کو مردانِ خدا کی صف میں شامل کر۔

اردو ترجمہ

این راہ بیکسی را ای زاہدا چہ دانی
زد بر سرعام رسیدہ فر کلہ کیانی

اے زاہد! تو اس طریقہ کو جو بظاہر ہیچ معلوم ہوتا ہے کیا جانے میرے سر پہ اس کی جانب سے شہنشاہی تاج رکھا گیا ہے۔

ما میزنیم نوبت کیخسروی بعالم
ہم طبل سنجری را کوبم ز کامرانی

میں دنیا میں شاہی نوبت بجاتا ہوں اور سلطان سنجر سلجوقی کی طرح کامیابی اور کامرانی کا نقارہ بجاتا ہوں۔

در ملک مفلسی ما شب روز میگذارم
دانم کہ کیقبادم یا بادشہ درانی

میں دن رات مفلسی کے ملک میں رہتا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں شہنشاہ کے قباد اور احمد شاہ درانی کا ہم رتبہ ہوں۔

آباد کشور دل ہست از محبت او
ہرگز خیال نبود بر مملکت شہانی

میرے دل کا ملک اس کی محبت سے آباد ہے۔ اس ظاہری اور دنیوی بادشاہی پر میری کوئی توجہ نہیں ہے۔

بگذار خویشتن را جان دہ براہ جانان
تحقیق آشکارا تو درمیان نمانی

اپنی خودی کو ترک کر اور محبوب کی راہ میں جان دے دے۔ حتیٰ کہ اے آشکارا! تو درمیان میں باقی ہی نہ رہے۔

اردو ترجمہ

دلا بگذر ز شیخی و ز پیری
برو بگزین رسم و رہ فقیری

اے دل! بزرگی اور پیری سے آگے گزر جا۔ جا اور درویشی طریقہ اختیار کر۔

اگر مردم ترا درویش خوانند
مبارک باد خوشتر از امیری

اگر لوگ تجھے فقیر کہیں تو تجھے مبارک ہو کہ فقیری امیری سے بہت بہتر ہے۔

بلا خلل ست مسکینی غریبی
بود پر فتنہ شاہی ہم وزیری

فقیری اور مسکینی میں کوئی درد سری نہیں ہے لیکن بادشاہی اور وزیری میں فتنہ ہے۔

کہ فخر و فقر کی گنجد بیک جا
ولی الفقر فخری را بگیری

کیونکہ فخر اور فقر ایک جگہ کہاں سما سکتے ہیں لیکن تو الفقر فخری کو اختیار کر۔

اجل ہرگز بتو راہی نیابد
کہ مُوتُو قبلُ مُوتُو گر بمیری

موت تیرے پاس آنے کا راستہ کبھی نہیں پا سکے گی اگر تو مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا پر عمل پیرا ہو گا۔

بسی شاعر نہان شد آشکارا
کجا ذوقی کجا رفتہ حقیری

اے آشکارا! کئی شاعر موت کی آغوش میں جا کر نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔ ذوقی کہاں گیا اور حقیری کہاں گیا۔

اگر خود را خدا دانی خدائی
وگر خود را گدا دانی گدائی
وگر دانی تو خود را گلخنی ام
چو خار و خس درون آتش درائی
وگر دانی گلِ نازک تو خود را
پس اندر گلو محبوب آئی
بہر جا آنچہ بینی جلوہ اوست
بگو با من کہ باقی تو کجائی
تو بیگانہ نہ ای بشناس خود را
کہ با تو یار دارد آشنائی
بود شب روز با تو یار مونس
کہ فرق مونی دارد جدائی
من و مائی نیاری درمیانہ
ز قید این چنین خود را رہائی
درون بیرون او شد تو نئی ہیچ
برون شو تو ز قیدِ من و مائی
بگوش دل نصیحت را تو بشنو
بگفتم تا معما را کشائی
خدا مخفی ست در دل آشکارا
کہ خویش دارد صفائی با وفائی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنے آپ کو خدا سمجھے تو خدا ہے اور اگر گدا سمجھے تو گدا ہے۔

تو اگر اپنے آپ کو آگ کا ایندھن سمجھے گا تو خس و خاشاک کی طرح آگ میں داخل ہو جائے گا۔

تو اگر اپنے آپ کو ایک گل نازک سمجھے گا، تو محبوب کے گلے کا ہار بن جائیگا۔

تو جدھر بھی نظر کرے گا، اسی کا جلوہ دیکھے گا پھر مجھے بتا کہ تو کہاں ہے۔

اپنے آپ کو پہچان، تو غیر نہیں ہے کیونکہ محبوب کو تیرے ساتھ محبت ہے۔

محبوب دن رات تیرا مونس و غمگسار ہے اس قدر کہ بال برابر بھی الگ نہیں ہے۔

تو "من و ما" کو درمیان میں مت لانا۔ اس قسم کی قید سے آزادی حاصل کرنا۔

اندر باہر وہی ہے تو کچھ بھی نہیں ہے تو "من و ما" کی قید سے باہر نکل۔

تو میری نصیحت کو دل کے کانوں سے سن جو میں نے کہا ہے اس معما کو حل کر۔

اے آشکار! اللہ دل کے اندر پوشیدہ ہے اور بہت ہی صاف اسید ھا اور با وفا ہے۔

❖

در دلِ عشاقہا این بیقراری تابکی
نالہا فریادہا و زاری زاری تابکی

عقل رفتہ صبر رفتہ ہوش رفت
در شہر ہر کوچہ چندین خواری تابکی
از ملامت و ز شکایت سرنمی پیچیم ما
در رہت این دیدہ ہا را انتظاری تابکی

والدل عشقت ربود از ما زمام اختیار
اختیارم رفتہ است بی اختیاری تابکی

ای ز تیغ ناز غمزہ عاشقان را میکشی
بر سر مشتاقہا این حکم جاری تابکی

از طرف دلدار آمد آشکارا این جواب
کز غم ایام ہا را می شماری تابکی

اردو ترجمہ

عشاق کے دل میں یہ بے قراری کب تک۔ یہ نالے یہ فریادیں اور یہ آہ و زاری کب تک۔

عقل گئی، صبر گیا اور ہوش گیا۔ شہر کے ہر گلی کوچہ میں یہ خواری کب تک۔

ہم ملامت اور شکایت سے منہ پھیرنے والا نہیں ہوں لیکن تیری راہ میں آنکھوں کو کب تک انتظار میں رہنا پڑے گا۔

تیرے عشق کی والدل نے اختیار کی باگ میرے ہاتھ سے چھین لی ہے۔ اب اختیار نہیں رہا۔ یہ بے اختیاری کب تک۔

اے محبوب! تو عشاق کو ناز اور غمزہ کی تلوار سے قتل کرتا ہے عشاق پر یہ حکم کب تک جاری رہے گا۔

اے آشکار! محبوب کی جانب سے یہ جواب آیا کہ تو درد و غم کے زمانہ کو کب تک یاد کرتا رہے گا۔

این سخن را بدل الیقین دانی
جز محبت ہمہ ست نادانی
بر سر کوی عشق جان دادن
نبود راه عشق آسانی
لی مع اللہ از اشارت عشق
آمد از عشق سر سبحانی
ای بجز عشق ہمہ جہل ست
گرچہ صد لک کتاب میخوانی

چون بدل شعلہ عشق افتد
نی کفر ماند نی مسلمانی
خاک پائے سمند عشق مرا
بر سرم ہست تاج سلطانی
یافتم رہ ز راه گم کردن
راه صدق ست ز راه ظلمانی

دفتر این جمیع مذہبہا
غرق کردم بآب طغیانی
آشکارا بکن تو در دم خویش
پاس انفاس ذکر ربانی

اردو ترجمہ

اس بات پر دل سے یقین کر کہ محبت
کے سوا جو کچھ ہے وہ بے وقوفی ہے۔
عشق کی گلی میں جان کی قربانی دینی
پڑتی ہے، عشق کی راہ آسان نہیں ہے۔
"لی مع اللہ" عشق کا اشارہ
ہے، عشق سے سرِ سبحانی ظاہر ہوتا ہے۔
اے دوست! عشق کے بغیر سب کچھ
جہل ہے اگرچہ تو ایک کروڑ کتابیں پڑھ
لے۔

جب دل پر عشق کی چنگاری گرتی ہے
تو نہ کفر باقی رہتا ہے نہ مسلمانی۔
عشق کے گھوڑے کے پاؤں کی خاک
میرے سر پر تاج سلطانی کے برابر ہے۔
میں نے راہ گم کرنے سے راہ پائی
ہے، یہ سچائی کی راہ ہے ظلمانی راہ
(تاریکی کی راہ) نہیں ہے۔
میں نے تمام مذاہب کے دفتر
سیلاب میں غرق کر دیئے۔
اے آشکار! تو اپنے دم میں
انفاس ربانی کی حفاظت کر

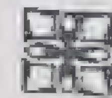
در بینی جمال یار جانی
نمودار ست رخ در ہر مکانی
سر و جان و دلی ایثار کردن
بود در راه عشق این نشانی
کنی نالہ فغان در راه جانان
ز چشم انتظاری خون فشانی
بزن غوطہ درین دریائے وحدت
کنی خود را فنا مست ناتوانی
بہر صورت بہر روی عیان ست
محبوس ار شده در دو جہانی
ہر آنکس رتبہ منصور خواہد
کند جان را جدا از جسم فانی
کہ سر بازی نکرد کس درین راه
چنین منصور کرده پہلوانی
ہمون در کسوت حلاج آمد
تسلی یافت عمر جاودانی
بیامد یار مادر صد مظاہر
ز دریا موجہا شد بیکرانی

گہی در عشق گفتار ب ارنی
گہی خود باز گفت الن ترانی
احد باشد احد باشد احد او
نباشد اربع و ثالث ز ثانی
گہی افتاد اندر محنت و درد
گہی ہر نوع سازد شادمانی
چہ اول بود و آخر چہ بوده
ہو الظاہر ہو الباطن بخوانی
ہمیں رہ راست تحقیق و درست ست
خطا ہرگز نباشد گر بدانی
براه عشق سر ده آشکارا
بجای کشتگان خود را رسانی

اردو ترجمہ

اے ای! یار جانی کا حسن و جمال
دیکھ اس کا رخ اندر ہر جگہ نمودار ہے۔
سر، جان اور دل کو قربان کرنا یہ
اس کے عشق کی راہ کی ایک نشانی ہے
محبوب کی راہ میں آہ و فریاد کر
اور انتظار کی آنکھوں سے خون کے
آنسو بہائے۔

دریائے وحدت میں غوطہ لگائے
جس قدر ہو سکے اپنے آپ کو بھول جا۔
محبوب ہر صورت میں اور ہر رُت
سے ظاہر ہے اس کی جلوہ گری دونوں
جہاں میں ہے۔
جو شخص منصورؒ کے مرتبہ کا طلب گار
ہو وہ اپنے جسم فانی سے جان کو علیحدہ
کر دے۔
کیونکہ اس راہ میں سر کی قربانی اس
طرح کسی نے نہیں دی جس طرح منصور
نے بہادری دکھائی۔
وہ حلاج کے لباس میں آیا اور قتل
ہو کر حیات جاودانی حاصل کر لی۔
میرا محبوب سینکڑوں مظہروں میں
جلوہ گر ہوا دریا سے بے شمار موجیں
اٹھیں۔
کبھی عشق میں "رب ارنی" کہا اور
کبھی خود جواب دیا "لن ترانی"
ایک ہے ایک ہے ایک ہے
نہ چار ہے نہ تین ہے اور نہ دو ہے۔
کبھی درد و رنج میں مبتلا ہوتا ہے
اور کبھی ہر قسم کی خوشی کرتا ہے۔
جب اول وہ تھا تو آخر کون ہے۔
ہو الظاہر و الباطن پڑھ۔ یعنی یہ اعتقاد
رکھ کہ اول اور آخر بھی وہی ہے اور
ظاہر و باطن بھی وہی ہے۔
یہی سیدھی سچی اور صحیح راہ ہے۔
اگر تو سمجھے تو اس بات میں کوئی غلطی
نہیں ہے۔
اے آشکار! عشق کی راہ میں سر
قربان کر اور اس راہ میں جو قتل ہو چکے
ہیں اپنے آپ کو ان تک پہنچا۔



اردو ترجمہ

خواہش عشق گر بدل داری
تو بہ صد بار کن ز دینداری

گر دل میں عشق کی طلب رکھتا ہے
تو دینداری سے سو بار توبہ کر۔

ننگ و ناموس را بزن بر سنگ
این ہمہ خیزد از شرمساری

ننگ و ناموس کو پتھر پہ مار دے
عشق میں یہ شرم کی باتیں ہیں۔

بگذر از کیش و دین مسلمانی
بس ز ہر دو بگیر بیزاری

مسلمانی کے دین اور مذہب کو ترک
کر کے ان دونوں چیزوں سے بیزار ہو جا۔

ای دلت سوی خانقہ و مسجد
رو بمیخانہ چون نمی آری

اے دوست! تیرا دل تو خانقاہ و
مسجد کی طرف مائل ہے تو میخانہ کا رخ
کیوں نہیں کرتا۔

ملحدانہ ترا سخن گفتم
عفو کن شد ز من گنہگاری

میں نے تجھ سے ملحدوں والی بات
کہی ہے، معاف کرنا مجھ سے خطا ہوئی۔

عقل چون رفت شاہ عشق آمد
مستی کی شود بہ ہشیاری

جب عقل گئی تو بادشاہ عشق آیا،
مستی ہشیاری سے کیسے تبدیل ہو سکتی ہے۔

آشکارا ز عشق در عالم
حاصلت می شود شہریاری

اے آشکارا! تجھے عشق سے دنیا
میں بادشاہی حاصل ہوگی۔

اردو ترجمہ

بشاہی میزنم نعرہ گدائی
گدائی نیست لیکن خود خدائی

میں بادشاہی میں گدائی کا نعرہ لگاتا ہوں یہ گدائی نہیں ہے بلکہ خود خدائی ہے۔

بظاہر میکنم خود را گداگر
بباطن ترفزدن از بادشاہی

میں ظاہر میں اپنے آپ کو گداگر کہتا ہوں لیکن حقیقت میں یہ گداگری بادشاہی سے افضل ہے۔

بگمراہی نیفتادیم ہرگز
جہان را میکنم این رہنمائی

میں دنیا کی رہنمائی اس طرح کرتا ہوں کہ خود کبھی بھی گمراہی میں نہیں پڑا (یعنی میں اپنی اچھائی کا زبانی دعویٰ کرنے کے بجائے اپنا عمل پیش کرتا ہوں اور لوگ میرے نقش قدم پر چل کر مجھ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں)

نہ مفتی ام نہ قاضی نی بمشائخ
گذشتم از ہمہ کردم جدائی

میں نہ مفتی ہوں نہ قاضی اور نہ پیر میں ان سب سے آگے گزر کر علیحدہ ہو گیا

نباشی آشکارا در خموشی
بجن در راہ جانان جان فدائی

اے آشکارا خاموش نہ بیٹھ۔ محبوب کے راستہ میں جان قربان کردے۔

اردو ترجمہ

ازطرف آن نازنین ای ساربان خوش آمدی
سوی من بیچارۂ و مسکین خوش آمدی

اے ساربان! اے اونٹ والا قاصد مرحبا! تو محبوب کی طرف سے آیا ہے اور عاجز و مسکین کی طرف چل کر آیا ہے۔ مرحبا۔

بس کہ خوردم زخم از تیغ فراق دلبران
مرہم جان و دلم ای مہربان خوش آمدی

میں نے معشوقوں کے فراق کی تلوار سے بہت زخم کھائے ہیں اے میرے جان و دل کے مرہم اے مہربان مرحبا۔

انتظاری سخت از مرگست ہر دم میکشم
حمد میگویم کہ سوی عاشقان خوش آمدی

انتظار موت سے بھی سخت ہے جو میں ہر وقت کرتا رہتا ہوں۔ میں شکر کرتا ہوں کہ تو عاشق کی طرف چل کر آیا ہے مرحبا۔

ای مقرب درگہی عالی کرا ز فضل و کرم
مرحبا و مرحبا بر بیکسان خوش آمدی

اے بارگاہ عالی کے مقرب از لطف و کرم فرما کر بیکسوں کی طرف آیا ہے "مرحبا" مرحبا۔

ہر بیک ما بجوی آنچہ یار ما گفتہ است
آشکارا خوش کرا ز بہر مشتاقان خوش آمدی

تیرا [illegible] میرے محبوب کی [illegible] تجھے ایک ایک قدم کے [illegible] مجھے [illegible] تو خوش ہے [illegible] طرف سے ناصحہ آیا ہے

از دست دلم رفته ای شیخ چه فرمائی
از مذهب و دین رسته ای شیخ چه فرمائی
نی زاهد نی تقوائیم در عالم رسوائیم
از هم همه بگسسته ای شیخ چه فرمائی
نی مست نه هشیارم اندر سر خمارم
از دنیا دل بسته ای شیخ چه فرمائی
من آمدم آنجائی که پر از دهشت ویرانی
دستم ز جهان شسته ای شیخ چه فرمائی
نی سبحه نه سجادم در قلزم افتادم
آشفته و سرگشته ای شیخ چه فرمائی
نی از من گویائی زد این همه دانائی
تو دیده چنین گفته ای شیخ چه فرمائی
نه طامع دنیائیم نه طالب عقبائیم
عشقش دل بگرفته ای شیخ چه فرمائی
آشکار همه سریست خاشاک نه و خار است
باشد یک گلدسته ای شیخ چه فرمائی

اردو ترجمہ

اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے میرا دل
میرے ہاتھوں سے چلا گیا اور دین و
مذہب سے آزاد ہو گیا اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے
میرے پاس نہ مذہب ہے نہ تقویٰ۔
میں دنیا میں رسوا ہوں زہد و تقویٰ کا
تمام تو ٹوٹ چکا ہے ختم ہو چکا ہے اے
شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔
میں نہ مست ہوں نہ ہوشیار ہوں
میرے سر میں خمار ہے دنیا سے دل ہٹا دیا
ہے اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔
میں اس مقام سے آیا ہوں جہاں ویرانی
جیسی دہشت ہے میں نے دنیا سے ہاتھ
دھو لئے ہیں اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔
میرے پاس نہ تسبیح ہے نہ مصلےٰ
میں سمندر کے اندر کود چکا ہوں میں پریشان
اور سرگرداں ہوں اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے
میں نہیں بول رہا ہوں یہ سارا خیال
اسی کا ہے اور محبوب نے خود یہی کہا ہے۔
اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔
میں نہ دنیا کا لالچی ہوں نہ عقبیٰ کا
طالب ہوں اس کے عشق نے میرا دل قابو کر لیا
ہے اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔
آشکارا کوئی خس و خاشاک نہیں
ہے بلکہ سراپا راز ہی راز ہے۔ یہ ایک
گلدستہ ہے یعنی مختلف اور متعدد خوبیوں
کا مجموعہ۔ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے ❖

اگر از خود برستی خود خدائی
دگر ماندی بخود اندر گدائی

تو یکباره گذر کن از خودی خویش
رود آن از میان مائی شمائی

بود این سد اسکندر خودی تو
ازین سد خودی خود را رہائی

درون بیرون یقین دان او بود حق
چو جمله او شده پس تو کجائی

بذات خود شوی گم آشکارا
برون آئی تو از چون و چرائی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنی خودی کو ترک کرے تو خود
خدا ہے اور اگر خودی کو ترک نہیں کیا اور
اپنے نفس تک محدود رہا تو تو ایک گدا ہے۔
تو ایک بار اپنی خودی کو ترک کر۔
تو "ما و شما" درمیان سے اٹھ جائے گا۔

تیری خودی سد سکندری ہے اس
سد سے اپنے آپ کو آزاد کر۔

یقین کر کہ اندر باہر وہ حق ہی حق
ہے۔ جب سب کچھ وہی ہے تو تو کہاں
ہے

اے آشکارا ذات حق میں جذب
ہوجا "چون" اور "چرا" سے باہر نکل۔

○

اردو ترجمہ

همی رقصم همی رقصم همی رقصم برسوائی
همه مردم همیگویند بود این شخص سودائی

میں ناچ رہا ہوں ناچ رہا ہوں۔ ناچ رہا ہوں رسوائی کے ساتھ (یعنی لوگ چہ میگوئیاں کرتے ہیں) سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ شخص سودائی ہے۔

شدم دیوانہ رفتم زخود ای پارسا بشنو
بہستی آمدم اینجا برستم من ز دانائی

اے پارسا! سن لے میں دیوانہ ہو گیا ہوں اور اپنے آپے میں نہیں رہا ہوں یہاں وجود میں آگیا ہوں اور میں نے دانائی سے آزادی حاصل کر لی ہے۔

زخود نادان شدم باری بموجودات دانایم
نی مسلم نی یہودیم نیم کافر نہ ترسائی

میں جان بوجھ کر نادان بنا ہوں۔ ورنہ کائنات کے تمام اسرار کا جاننے والا ہوں میں نہ مسلمان ہوں نہ یہودی نہ کافر نہ عیسائی۔

نہ ملایم نہ قاضیم نہ مفتی ام ندارم دین
سناسی نی اداسیم نہ جوگی ام نہ گوسائی
نباشم میکدہ ہرگز بکف ساغر نمیدارم
نہ شیخ من نہ شاب من نہ طفل من نہ برنائی

میں نہ ملا ہوں نہ قاضی نہ مفتی نہ دیندار نہ سنیاسی نہ اداسی نہ جوگی نہ گوسائیں۔

میں میخانہ میں بھی نہیں ہوں۔ میرے ہاتھ میں شراب کا پیالہ بھی نہیں ہے۔ میں نہ بوڑھا ہوں نہ جوان نہ بچہ ہوں اور نہ نوجوان۔

نہ ملت کیش میدارم زکلی فرقہ بیزارم
کجا ہر کس کشاید آشکارا راز معمائی

میں کوئی دین اور مذہب نہیں رکھتا۔ میں ہر فرقہ سے بیزار ہوں۔ اے آشکارا! یہ معما ہر شخص کہاں حل کر سکتا ہے۔

❊

اردو ترجمہ

○

شبی بودیم در خلوت نہانی
بیامد صورتی اندر عیانی

ایک رات میں ایک خلوتکدہ (گوشۂ تنہائی) میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا

بپرسیدہ مرا ما را شناسی
بگو من کیستم با خوش زبانی

اور مجھ سے پوچھا کہ مجھے پہچانتا ہے صاف صاف بتا میں کون ہوں۔

چنین گفتم اورا ای عزازیل
چرا در مکر میکوشی زیانی

میں نے جواب دیا اے عزازیل! خواہ مخواہ مکاری کیوں کرتا ہے۔

ترا بشناختم ملعون باشی
بگفتا پس ببین ای ناتوانی

میں نے تجھے پہچان لیا ہے تو ملعون ہے۔ کہا اے کمزور انسان! اب دیکھنا۔

چو پس دیدم تا صورت دگر شد
ہمی آید بآہستہ جوانی

جب میں نے دوبارہ دیکھا تو ایک دوسری صورت ظاہر ہوئی۔ ایک جوان رعنا تھا جو آہستہ خرامی سے آ رہا تھا۔

بگفتا این کہ می آید کدام ست
بگفتم این خدا باشد یگانی

اس نے پوچھا کہ یہ جوان جو آ رہا ہے یہ کون ہے۔ میں نے کہا یہ خدائے یگانہ و واحد ہے۔

❊

بگفتا باز بین در من نظر کن
ببین آیا منم جانم مہربانی

اس نے کہا پھر دیکھ اور مجھ پر نظر کر کیا وہی مہربان میں نہیں ہوں۔

بدیدم باز دیگر شکل او را
ہمان بود او ز ذات نشانی

جب میں نے دوبارہ اس کی صورت دیکھی تو وہ وہی تھی۔

ز رویش گفتم او خدا بود
ولی دیدم در چشم انس و جانی

میں نے جس کو دیکھا تھا وہ خدا تھا لیکن میں نے اس کو جن آنکھوں سے دیکھا تھا وہ وہی آنکھیں تھیں جو جنوں اور انسانوں کی ہوتی ہیں۔

بدستش دیدہ ام شمشیر عریان
بگفتا سر بدہ گر عاشق جانی

میں نے اس کے ہاتھ میں بے نیام تلوار دیکھی، مجھ کو کہنے لگا کہ اگر عاشق ہے تو سر دے دے۔

ز دیدن عظمتش لرزہ فتادہ
بزاری آمدم آن دم چنانی

اس کی عظمت دیکھ کر میرے اوپر لرزہ طاری ہو گیا اور میں اسی وقت آہ اور زاری کرنے لگا۔

ہمان دم در دلم آمد تصور
کہ ای گر سر دہی اندر جہانی

اسی وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اے آشکارا اگر اس دنیا میں سر دے دے گا۔

تو آن باشی تو آن باشی و باشی
بپایش سر نہادم آن زمانی

تو تو وہی ہو گا، وہی ہو گا، وہی ہو گا۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اسی وقت اپنا سر اس کے قدموں میں ڈال دیا۔

بزد شمشیر گردم نیم بسمل
بگفتا خواست بودی تو ز جانی

تلوار ماری اور نیم بسمل کر دیا اور کہنے لگا کہ جان کی امان چاہتے تھے۔

اگر انکار آن دم تو نکردی
بران دم تیغ بر سر تو برانی

اگر تو اس وقت انکار کرتا تو تیرے سر پر تلوار چلا دیتا۔

تو من بودیم من تو لاشکی بود
ولی افتادہ بودی در گمانی

تو میں تھا اور میں تو تھا اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن تو گمان میں پڑا ہوا تھا۔

کنون شمشیر جاری گشت بر تو
نہ باشی تو ہم از فاسقانی

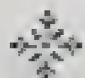
اب تیرے اوپر تلوار کا وار ہو چکا ہے اب تو منکروں کے گروہ میں سے نہیں ہو گا۔

اگر سر تو جدا از جسم باشد
پس انگہ رحم شد بر تو شہانی

اگر تیرا سر جسم سے علیحدہ ہو جائے تو تیرے اوپر شاہانہ شفقت ہو سکتی ہے۔

چو کردی سر ظاہر آشکارا
ولی از رمز منطق صد زبانی

اے آشکارا تم نے راز ظاہر کر دیا لیکن ایسی رمز کے ساتھ جو منطق صد زبانی "رموز زبانوں سے بولتا ہے" کی مثال ہے۔



عشق بی نام و نشانست تو خود میدانی
ذات آن عین عیانست تو خود میدانی

عاشقان رقص کنان بر در تو مخمور اند
گریہ و نالہ فغانست تو خود میدانی

اندرین درد و فراقت عمرم میگذرد
این عیان راچہ بیانست تو خود میدانی

زیستن جز تو درین عالم دشوار بسی ست
حالتم بین کہ چنانست تو خود میدانی

آشکار ست کہن سال بدانی صنما
در خیال تو جوانست تو خود میدانی

اردو ترجمہ

عشق بے نام و نشاں ہے تو خود بھی جانتا ہے اس کا رخ ذات ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے تو خود بھی جانتا ہے۔

عشاق تیرے دروازے پر خمار کے عالم میں وجد کرتے ہیں اور آہ و فغاں اور فریاد میں مصروف ہیں تو خود بھی جانتا ہے۔

میری عمر تیرے رنج فراق میں گزر رہی ہے یہ ایسی صاف بات ہے جسے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو خود بھی جانتا ہے

اس دنیا میں تیرے بغیر جینا بہت ہی مشکل ہے میرا حال دیکھ کیسا ہے تو خود بھی جانتا ہے۔

اے محبوب! آشکار عمر کے لحاظ سے تو بوڑھا ہے لیکن تیرے تصور کی بدولت جوان ہے تو خود بھی جانتا ہے

گرد و غبار از خود دور کش تو نور حقی
خود را نہ غیر دانی عین ظہور حقی

بیرون و درون تو شد از عرش تا ثریٰ ہم
آری یقین اینجا باشی حضور حقی

بشناس خویشتن را ہرگز نہ تو دیگر
انداخت در دو عالم عشق فتور حقی

آنکس بیان کردہ در پہلوی زبانی
دیگر مدان تو او را باشد شعور حقی

حبل الورید گفتہ ای آشکار بشنو
اقرب الیہ باشد از تو نہ دور حقی

اردو ترجمہ

اپنے اوپر سے یہ گرد و غبار ہٹا دے تو خدائی نور ہے اپنے آپ کو غیر نہ سمجھ تو بجز خدا کا مظہر ہے۔

اندر باہر اور عرش سے لے کر زمین کے نچلے تہہ تک وہی ہے، بیشک یقینی بات ہے کہ تو اس دنیا ہی میں خدا کے حضور میں ہے۔

اپنے آپ کو پہچان تو غیر نہیں ہے، سچ سچ عشق نے دونوں جہاں میں فتور ڈال دیا ہے۔

اس شخص نے پہلوی زبان میں بات کی ہے تو اسے غیر نہ سمجھ یہ صحیح بات ہے یہ اشارہ غالباً خواجہ ذبیح الدین کی جانب ہے

اے آشکار! سن اس نے حبل الورید کہا ہے، وہ اقرب الیہ ہے شہ رگ سے قریب تر ہے اور سچ مچ دور نہیں ہے

اردو ترجمہ

از پردہ رو کشیدہ بیازار آمدی
ہر کوچہ بکوچہ سیار آمدی

اے محبوب! تو پردہ سے رخ انور باہر نکال کر بازار میں آگیا ہے اور گلی گلی میں سیر کرتا پھر رہا ہے۔

در شہر حلاج عجب نعرہ زدی
با ما بگو برای چہ بردار آمدی

حلاج کی صورت میں جلوہ گر ہو کر عجیب نعرہ لگایا۔ مجھے بتا کہ سولی پر کس لیے چڑھا تھا۔

ای مرغ ہدہد سلیمان باز گو
کز ملک دیگری تو خبردار آمدی

اے ہدہد! سلیمان علیہ السلام کو پھر بتائے کہ تو ایک دوسرے ملک کی خبر لے آیا ہے۔

یوسف شدہ ز چاہ برون کردہ ظہور
گشتے عزیز باز خریدار آمدی

یوسف بن کر کنویں سے ظہور پذیر ہوا۔ پھر عزیز مصر بن کر خریدار ہو گیا۔

مستانہ وار گشت زلیخا بشہر مصر
بودہ نہ دیگری دخود تقرار آمدی

مستوں کی طرح زلیخا بن کر شہر مصر میں پھرا۔ وہ کوئی اور نہیں تھا تو خود ہی تھا۔

از خانہ خمار جشیدی چہ لذتی
صنعان شدہ بذیہ زنار آمدی

مے فروش کے گھر (میخانہ) سے کیسی لذت چکھی کر صنعاں بن کر زنار پہن لیا۔

بوی یگانگی ز زلف آشکار باشد
خوشبو گرفت جان ز عطار آمدی

زلفوں سے یگانگی کی بو آئی اور جان تک پہنچ گئی اور تو عطار کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ (شیخ فریدالدین عطار)

اردو ترجمہ

من مست شدم ز مست جامی
دانم نہ حلال نی حرامی

میں ایک پیالے سے مست ہو گیا۔ اب نہ حلال کو جانتا ہوں نہ حرام کو۔

مارا نہ خبر ز کفر و اسلام
از مسجد و خانقہ سلامی

مجھے کفر اور اسلام کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ مسجد اور خانقاہ کو میرا سلام ہے۔

جائی کہ دران فتادہ ام من
آنجا نہ صبوح نیست شامی

میں ہمیشہ ایسی نماز میں مشغول رہتا ہوں جس میں نہ سجدہ ہے نہ قیام ہے۔

مارا چو کہ دائمون صلوٰۃ است
ندری نسجود نی قیامی

میں جس مقام پہ ہوں وہاں نہ صبح ہے نہ شلم ہے

سرمست شدی تو آشکارا
پس خواجہ بباش نی غلامی

اے آشکارا تو سرمست ہے، پھر تجھے آقا ہونا چاہیے نہ غلام۔



این جسم طلسماتست ای دل تو اگر دانی
این خانہ خیالاتست ای دل تو اگر دانی

از خویش نمی گویم این سرِ حقیقت را
از خود مقالاتست ای دل تو اگر دانی

بگذر ز ورع زاہد خذ راہ محبت را
این راہ کمالاتست ای دل تو اگر دانی

گفتہ است و ہو معکم پس دور چرا دانی
دائم ز وصالاتست ای دل تو اگر دانی

آشکار گہی یارم آید بجمالاتی
گاہی بجلالاتست ای دل تو اگر دانی

اردو ترجمہ

اے دل! تو اگر سمجھے تو یہ جسم ایک طلسم ہے۔ اے دل! تو اگر سمجھے تو یہ خیالات کا مرکز ہے۔

یہ راز جو ایک حقیقت ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ خود بیان کر رہا ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

زاہدوں کی پارسائی کو ترک کر اور محبت کی راہ کو اختیار کر۔ کمالیت کی راہ یہی ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

اس نے خود ہی "وہو معکم" (وہ تمہارے ساتھ ہے) فرمایا ہے پھر تو اسے دور کیوں سمجھتا ہے، مجھے معلوم ہے کہ وہ ہمیشہ ہم سے قریب ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

اے آشکار! میرا محبوب کبھی جمالی بن کر جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی جلالی بن کر، اے دل! تو اگر سمجھے۔

اگر عرب و عجم گردی چہ کردی
حکایت ہای آوردی چہ کردی
بسی اسباب دنیا جمع کردی
چو کوی مردان فردی چہ کردی
ز نیستی در پی ھمہ عاشقان تو
بغیر عشق حق مردی چہ کردی
شب و روز خیال تو بعشرت
گذشتہ عمر بیہودی چہ کردی
درون دل تو نباشد ذرۂ درد
اگرچہ صاحب دردی چہ کردی
رہا کن سر براہِ جانِ جانان
نگشتہ از تو آن مردی چہ کردی
ز یک کشور بسوی ملک دیگر
تحائف ہای خوش بردی چہ کردی
فزودی در غذا بس خویشتن را
بلند تہای پروردی چہ کردی
نہ بشناسی تو خود را آشکارا
ز خشک نان جوی خوردی چہ کردی

اردو ترجمہ

تم نے اگر عرب اور عجم گھوم پھر کر دیکھا تو کیا کیا۔ وہاں سے تحفے کما کما لے کر آیا تو کیا کیا۔

تم نے دنیوی سامان اسباب بڑی مقدار میں جمع کیا اور اس کو دنیوی دولت، کما کے بے نظیر مرد بنا تو کیا کیا

تو عشاق کے پیچھے نہیں گیا تو نے عشق کے بغیر مرد بنا تو کیا کیا۔

دن رات تیرا دھیان عیش و عشرت میں ہے اور تیری عمر اس بے ہودگی کے ساتھ گزر گئی تو نے کیا کیا۔

تیرے دل کے اندر اس کے دردِ عشق کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے تو صاحب درد بنا تو کیا کیا۔

اپنا سر محبوب کی راہ میں دے دے اگر تجھ سے یہ مردانگی نہیں ہوئی تو کیا کیا

ایک ملک سے دوسرے ملک میں اچھے اچھے تحفے لے گیا تو کیا کیا

اپنے آپ کو اچھی غذا کی کثرت سے موٹا کر دیا۔ غذا کھانوں سے اپنی پرورش کی تو کیا کیا۔

اے آشکار! اگر تو اپنے آپ کو پہچان نہیں سکا اور جو کی خشک روٹی کھائی تو کیا کیا۔

اردو ترجمہ

ای دل اگر یکبارگی موڑ پیچ راه یافتی
می یقین نزدیک تر آن بارگاه یافتی

اے دل! اگر تو نے اس راستہ کا موڑ ایک بار پا لیا، تو یقین کر وہ بارگاہ بھی جلد تو پا لے گا۔

پیچ راهش این بود بودن تو آن بود دلیل هستی خدا
تا ازین یک مشت خاک بادشاه یافتی

اس کی راہ کا موڑ یہ ہے کہ تیرا وجود خدا کے وجود کی دلیل ہے اور اس مشتِ خاک یعنی جسم سے تو اس بادشاہ تک رسائی حاصل کرے گا۔

نیست حاجی دو گواهان در مکان توحید او
رهبر تو آمده چون یک گواه یافتی

اس کی توحید کے مقام پر دو گواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تجھے ایک گواہ مل گیا (یعنی مرشد کامل) تو راہ تیرے سامنے ہے۔

خویش را شناس تا رسته شوی از ما و من
شاه شاهان می شوی تاج و کلاه یافتی

اپنے آپ کو پہچان تو خودی کی قید سے رہائی حاصل کرے، شاہوں کا شاہ بن جائے گا اور تاج پہن لے گا۔

گر وجود خویش را فانی کنی جانان شوی
آشکارا در دو عالم عز و جاه یافتی

تو اگر اپنے وجود کو فنا کرے گا تو محبوب بن جائے گا اور اے آشکارا دونوں جہاں عزت و عظمت حاصل کرے گا۔

اردو ترجمہ

در پیچ زلف یار گرفتار گر شوی
از قید ما و من مقرر بدر شوی

تو اگر محبوب کی زلفوں کی پیچ میں گرفتار ہو گا تو یقیناً خودی سے آزاد ہو جائے گا۔

از خود گذر کنی به میان خویشتن میار
ای دل ازین حقیقت پس باخبر شوی

اپنے آپ سے دستبردار ہو جا اور اپنے کو بیچ میں مت لا۔ اے دل! اس حقیقت سے آگاہ ہو جا۔

بشناس خویشتن را تا کیست چیستی
در راه رهروان همه بیشتر شوی

اپنے آپ کو پہچان کہ تو کون ہے اور کیا ہے، پھر تمام سالکوں سے رتبہ میں بڑھ جائے گا۔

گر عاشقی ز درد غمش ناله ساز کن
از مهر یار روز و شبان منتظر شوی

تو اگر عاشق صادق ہے تو اس کے درد و غم میں آہ و زاری شروع کر اور دن رات محبوب کے انتظار میں رہ۔

این حال عاشقی بود از درد آشکار
جز عشق هیچ نیست اگر معتبر شوی

اے آشکار! عاشق کا یہ حال درد کی وجہ سے ہوتا ہے، اگر اعتبار کرے تو عشق کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

این یار تو آشفته نزیک بار مارا ساختی
اندر طریق وحدتم هشیار مارا ساختی

اے محبوب! تم نے مجھے ایک بار مفتون کر دیا اور وحدت کے طریقہ میں باخبر بنا دیا۔

از دین و از دنیای تو از ایمان از عقبای تو
از جنت الماوای تو بیزار مارا ساختی

مجھے دین اور دنیا سے اور ایمان اور عقبیٰ سے اور جنت الماویٰ سے بھی بیزار کر دیا۔

هرگز نه من دیندار یم از هر همه بیزار یم
بیحد اندر ملحدی اظهار مارا ساختی

میں دین دار بالکل نہیں ہوں اور تمام باتوں سے بیزار ہوں۔ تم نے مجھے بے دینی میں مشہور کر دیا۔

پوشیده رخ تو چرا ای عاشقان را رهنما
از خواب غفلت چون مرا بیدار مارا ساختی

اے عشاق کے رہنما! تم نے اپنا رخ انور کیوں چھپایا ہے جبکہ تم نے مجھے خواب غفلت سے بیدار بھی کر دیا۔

در هر مظاهر سیر تو واحد احد باشی نه دو
گوینده تو شنونده تو آشکار مارا ساختی

سیر کے ہر مظہر میں (تمام صورتوں اور شکلوں میں) تو ایک ہی ہے اور محض ایک بولنے والا بھی تو ہے اور سننے والا بھی تو اور آشکار! مجھے بنا دیا آشکار کے پردہ میں تو بول اور سن رہا ہے۔

اردو ترجمہ

ای دلا با یار همدم آشنائی میکنی
در دو عالم کن یقین تا بادشاهی میکنی

اے دل! تو محبوب حقیقی کے ساتھ محبت کرتا ہے یقین کر کہ تو دونوں جہان کی بادشاہی کرتا ہے۔

میشود در پیش سلطان هم وزیری رتبه آت
چون درین شطرنج بازی پیاده پائی میکنی

تو اگر شطرنج کے اس کھیل میں پیادہ بنتا تو بادشاہ کے سامنے تجھے وزیر کا درجہ ملے گا۔

رند عاشق مست باشی بگذری از قیل و قال
اندرین عالم چرا این پارسائی میکنی

باتوں کو چھوڑ دے اور رند مست اور عاشق بن۔ اس عالم میں یہ پارسائی کیوں کرتا ہے (یعنی رندی اور پارسائی کا آپس میں کیوں تعلق نہیں ہے)۔

از یکی دانستنی صاحب حقیقت می شوی
گر تو گوشه گیر از ما و شمائی میکنی

وحدت پر یقین رکھنے سے صاحب حقیقت بن جائے گا۔ بشرطیکہ "ما و شما" کو ترک کر دے۔

ای حجر در دو نباشد هیچ راه آشکار
گرچه اندر کشف هم سیر سمائی میکنی

اے آشکار! درد (عشق) کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے خواہ کشف کی وجہ سے نو آسمانوں کی سیر کرے۔

اردو ترجمہ

ای درین قالب تو از بہر تماشا آمدی
حسن خود بیننده خود بادشاها آمدی

اے محبوب! اس قالب میں تو نظارہ کے واسطے آیا ہے تو فقط اپنے حسن کا نظارہ کرنے کے واسطے انسانی صورت سے کر آیا ہے ورنہ تو تو خود بادشاہ حقیقی ہے۔

گاہ در دلق گدائی گاہ اطلس پوش شاہ
گاہ چاکر گاہ بندہ گاہ مولا آمدی

کبھی فقیروں کی گدڑی میں اور کبھی شاہانہ خلعت میں، کبھی نوکر، کبھی غلام اور کبھی آقا بن کر آتا ہے۔

من درین عبرت فتادم بادشہ شد پاسبان
ہم بدشت کربلا خود باز شہدا آمدی

میں اس عبرت میں پڑ گیا کہ بادشاہ تو چوکیدار بنا ہے اور پھر دشت کربلا شہیدوں کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

گاہ گشتی مصطفےٰ و مرتضیٰ حسن و حسین
گاہ سائر بر زمین شد گاہ بالا آمدی

کبھی مصطفیٰ اور مرتضیٰ بنتا ہے اور کبھی حسن اور حسین، کبھی زمین پر سیر کرتا ہے اور کبھی آسمان پر ہوتا ہے۔

گاہ اندر خامشی و گاہ در جوش و خروش
گاہ اندر برقع پوشی گاہ پیدا آمدی

کبھی خاموش رہتا ہے اور کبھی جوش و خروش میں ہوتا ہے، کبھی پردہ میں ہوتا ہے اور کبھی بے نقاب ہوتا ہے۔

گہ بیخود گاہ با خود با ہمہ گہ بی ہمہ
در لباس احمدی خود آشکارا آمدی

کبھی خودی میں اور کبھی بے خودی میں، کبھی سب کے ساتھ اور کبھی سب سے الگ، اور کبھی احمد (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لباس میں آشکار بن کر

اردو ترجمہ

اگر تو از خودی رستی بادشہ باشی
دگر تو با خودی مانی ہمی تبہ باشی

تو اگر خودی کو ترک کرے گا تو بادشاہ ہو جائے گا اور خودی نہیں چھوڑے گا تو تباہ ہو جائے گا۔

چو در مظہر خاکی شناختی خود را
شدی تو خواجہ ولی بندہ بارگہ باشی

تو جب اس جسم خاکی میں اپنے آپ کو پہچان لے گا تو آقا بن جائے گا، لیکن تو پھر بھی بندۂ بارگاہ بن کر رہنا۔

بس از شناس اگر بندہ بارگہ نشوی
گواہ ہر دو جہاں شد کہ رو سیہ باشی

عرفان حاصل کرنے کے بعد اگر بندۂ بارگاہ نہیں بنے گا تو روسیاہ ہو جائے گا اور اس پر تیری روسیاہی پر دونوں جہاں گواہی دیں گے۔

اگر بخواہی آن درجہ بقا باللہ
بکوچہ شہر مدینہ تو خاکرہ باشی

تو اگر بقا باللہ کے درجہ کا طلبگار ہے تو مدینہ کی گلیوں کی خاک بن جا۔

گر آشکارا بدل تست در رو داده
مبارکست ترا از شہان شہ باشی

اے آشکارا! اگر تیرے دل میں یہ درد ہے تو تجھے مبارک ہو تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔



ای مرغ کہ از آشیان پریدی
از قسمت آب دانہ چیدی

آن حرف بگو تو باز پرواز
کہ این جا بس رنجہا کشیدی

فاحببت فتادان اعرف
صد پردہ رازہا دریدی

آن دانہ درد پر غم آلود
خوردی کہ درین مکان رسیدی

بودی تو بسیر لامکانی
امروز بکوچہا دویدی

صد گونہ ہزار نوع لذات
از شیرین و از تلخی چشیدی

آگاہ شدی چو آشکارا
زان کز دو جہان طمع بریدی

اردو ترجمہ

اے پرندے! تو اپنے آشیانے سے اڑ کر آیا اور جو آب و دانہ تیری قسمت میں تھا وہ چگ لیا۔

اب پھر اسی طرف پرواز کر جہاں سے آیا تھا کیونکہ تم نے یہاں بہت تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ (اس نے پہچان لیا تو میں اسے اپنا محبوب بناؤں گا) کی بنا پر تم نے راز سربستہ کے سینکڑوں پردے چاک کر دیئے۔

وہ درد و غم سے بھرپور دانہ تھا کہ تو اس مکان (دنیا) میں پہنچا۔

تو کبھی لامکاں کی سیر میں مصروف تھا۔ اب گلی کوچہ میں دوڑتا پھر رہا ہے۔

سینکڑوں اور ہزاروں قسم کے ذائقے تم نے چکھے جو میٹھے بھی تھے اور کڑوے بھی۔

اے آشکارا! جب تو حقیقت حال سے آگاہ ہوا تو دونوں جہاں سے امید منقطع کر لی۔

ای یار طبیب تو کجائے
در من تو لب دم آشنائی

این عرض کنم بحضرت تو
از مرض منی و مارہائی

قربان کنم جان و تن را
در خانہ ما غریب آئی

در مرض دوئی فتادہ ام من
از یک دائی ادبکن دوائی

ای عشق تو حاذق حکیم ست
بر بازار آشکار مرض مائی

اردو ترجمہ

اے میرے دوست طبیب! تو کہاں ہے۔ تم نے تو میری دوستی کا دم بھرا تھا۔

میں تیرے حضور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے خودی کی بیماری سے نجات دلا دے۔

میں جسم اور جاں قربان کر دوں گا اگر تم میرے غریب خانہ پر آ جاؤ گے۔

میں دوئی کے مرض میں مبتلا ہوں، تم توحید الٰہی سے اس کا علاج کرو۔

اے عشق! تو حکیم حاذق ہے۔ آشکارا کو خودی کے مرض سے بچانے والا ہے۔



	اردو ترجمہ
ای کہ مغرور درگر تو باخویشی نزد آن عارفان بد کیشی	تو اگر مغروری کرے گا تو اہل معرفت کے نزدیک بد خو اور بد مذہب سمجھے گا۔
گر تو اندر میان خود آئی از تو دور است اسم درویشی	تو اگر اپنے آپ کو بیچ میں لائے گا تو تجھے درویش کہلانے کا حق نہیں رہے گا۔
چشم عبرت کشا بعالم بین خطرہ از دل بکش زکم و بیشی	دنیا میں آنکھ کھول کر دیکھ اور کمی اور زیادتی کا اندیشہ دل سے نکال دے
ای حقیقت ترا اثر نکند چون کہ ہستی تو ساکن بیشی	یہ حقیقت تجھ پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ تو جنگل کا رہنے والا ہے۔
آشکارا بیا بصف مردان گر درین راہ راست دل ریشی	اے آشکارا! اس راہ راست (عشق) میں تو اگر زخم خوردہ دل رکھتا ہے تو مردوں کی صف میں آجا۔



	اردو ترجمہ
گر ز میخانہ بادہ می نوشی صبر بہتر بود بمدہوشی	تو اگر میخانہ میں شراب پیتا ہے تو مدہوشی کی کیفیت میں صبر بہتر ہے۔
نیک و بد را بہ بحر وحدت زن گر لباس تو فقیری پوشی	نیک اور بد کو وحدت کے سمندر میں ڈال دے، تو اگر فقیرانہ لباس پہنتا ہے
خویشتن را اگر تو محو کنے پس کہ با یار خود ہم آغوشی	تو اگر اپنے آپ کو محو کرے تو پھر اپنے محبوب سے ہم آغوش ہو جائے گا۔
قصہ افسانہ غیر را بگذار گر تو در راہ حق ہمی کوشی	تو اگر حق کی جستجو میں ہے تو غیر کی باتیں ترک کر دے۔
آشکارا بباش دیوانہ مہر بر لب بزن بخاموشی	اے آشکارا دیوانہ ہو جا اور ہونٹوں پر خاموشی کی مہر لگا دے۔





اى در چه هواى دل تو گشتى
بر تو نرسید حال مستى

دارى بنگاه خویش را چون
مشغول شدى بخود پرستى

بیرون بکشى خیال مائى
ماندى تو که مبتلا به هستى

سرِّ حق بتو آشکار گردد
کز ما و منى چو در گذشتى

در باغ وجود کن تماشا
سو کعبه چه شد اگر نرفتى

گردد سرِ فاش آشکارا
از هر دو جهان چو دست شستى

اردو ترجمہ

اے دل! تو کس خیال میں ہے۔ (شاید) تجھ پر وجد اور مستی کی کیفیت طاری نہیں ہوئی۔

تو جب اپنی نگہداشت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تو خود پرستی میں مشغول ہو گیا ہے۔

خودی کے خیال کو نکال دے تو اپنی ہستی میں مبتلا ہو گیا ہے۔

تو جب خودی کو ترک کرے گا تو اس کے اسرار تجھ پر منکشف ہوں گے۔

اپنے وجود کے باغ کی سیر کر۔ کیا ہوا اگر تو کعبہ میں نہیں گیا۔

اے آشکار! اس کا راز اس وقت ظاہر ہو گا۔ جب تو دونوں جہاں سے ہاتھ دھولے گا۔

اول از خود دست چون برداشتى
کن یقین کز هر همه برخاستى

تو نبودى بلکه غم خور بوداو
خویشتن را آنچه مى پنداشتى

چون باین پایه رسیدى حق شدى
پس علم منصور را افراختى

جامى اندر تحفة الاحرار گفت
کز گذشتن خود خدا را یافتى

آفرین بادا بتو بس آشکارا
که آمدى زانسوى آنسو تاختى

اردو ترجمہ

تو جب پہلے اپنے آپ سے دست بردار ہو گیا تو یقین کر کہ ہر چیز سے بلند ہو گیا (بالاتعلق ہو گیا)۔

تم نے اپنے متعلق سمجھ رکھا ہے میں ہوں۔ تو نہیں تھا وہ غمگسار تھا۔

تو جب اس درجہ کو پہنچا تو تو حق (خود خدا) ہو گیا پھر منصوری علم بلند کر دیا۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی نے تحفۃ الاحرار میں کہا ہے کہ "اپنے آپ سے گزر جانے کے بعد خدا کو حاصل کیا"۔

اے آشکار! تم پتا نہیں ہو کہ جدھر سے آیا تھا پھر اُدھر کو ہی دوڑتا ہوا چلا گیا۔

اردو ترجمہ

ای مرغ تو آشیانی
پرواز کنندهٔ لامکانی

اے پرندے! تو آشیانہ میں بیٹھنے والا پرندہ نہیں ہے بلکہ لامکاں کی جانب اڑنے والا پرندہ ہے۔

بشکسته بال و پر مگر تو
اینجا بچرا چو لنگ مانی

تیرے بال و پر اگرچہ ٹوٹ چکے ہیں لیکن تو یہاں لنگڑا ہو کر کیوں بیٹھ گیا ہے۔

زانجا که تو آمدی همیں جا
نه یاد ترا از و نشانی

تو جہاں سے آیا ہے وہاں کی کوئی بات اور کوئی نشان یہاں پہنچنے سے تجھے یاد نہیں رہی۔

در دام صیاد چون فتادی
سیار بودی سبع سمائی

تو صیاد کے دام میں کیوں پھنس گیا۔ تو تو ساتوں آسمانوں کی سیر کرنے والا تھا۔

بودی تو کجا کنون کجائی
آن مرتبه خویشتن ندانی

تو پہلے کہاں تھا اور اب کہاں ہے تجھ سے وہ اپنا درجہ فراموش ہو گیا ہے۔

پس یاد کنے مکان اصلی
الغی تو چرا به بدگمانی
رخ سوی بقا کن آشکارا
رو باز ازین سرای فانی

تو اپنا اصلی وطن یاد کر اور شک و شبہ میں نہ رہ۔
اے آشکارا! جائے بقا کی جانب رخ کر اور اس سرائے فانی سے ایسے چلا جا۔

اردو ترجمہ

مرا خوشتر بود حال فقیری
نمیخواهم وزیری و امیری

مجھے فقیرانہ حال پسند ہے۔ میں وزیری اور امیری نہیں چاہتا۔

کنی آگه دلم را سر توحید
بایں بیچاره آمد وقت پیری

میرے دل کو توحید کے راز سے باخبر کر دے۔ اب اس بیچارے کے بڑھاپے کے دن آگئے ہیں۔

جهان این ست موجا موج دریا
بفضل خویش شاها دستگیری

یہ دنیا ایک پُر موج اور پُر شور دریا ہے۔ اے شہنشاہ! اپنے لطف و کرم سے میری دستگیری فرما۔

که پوشانیدهٔ آن روز دلقم
خیالم نیست بر اطلس حریری

جس دن سے تم نے مجھے خرقہ (گدڑی) پہنایا ہے اس دن سے مجھے کبھی ریشم پہننے کا خیال نہیں آیا۔

مده دیگر طرف رو آشکارا
بزلف خویش کن مارا اسیری

اے آشکارا! دوسری طرف رخ نہ کر۔ اے محبوب! مجھے اپنی زلفوں کا اسیر بنا لے۔

○

اردو ترجمہ

انچہ با دید ما ہمی بینی
کن یقین آن خدا ہمی بینی

تو اپنی آنکھوں سے جو کچھ بھی دیکھتا ہے یقین کر کر تو خود خدا ہی کو دیکھ رہا ہے۔

نشود حاصلت مکان توحید
گر عدو آشنا ہمی بینی

تجھے مقام وحدت کبھی بھی حاصل نہیں ہوگا اگر تو دوست کو دشمن کی نظر سے دیکھے گا۔

ہیچ شی نیست جز معیت حق
اشیا عینہا ہمی بینی

کوئی بھی چیز حق کے بغیر اور حق کی موجودگی اور معیت کے بغیر نہیں ہے۔ تو اشیا کا عین دیکھ رہا ہے

آگہی از کجا تو می یابی
تا کہ ما و شما ہمی بینی

تو جب تک "ما و شما" دیکھتا ہے گا۔ آگاہی حاصل نہیں کر سکے گا۔

چون تو گوئی کہ دوست پنہان ست
یار را جا بجا ہمی بینی

تو کس طرح کہتا ہے کہ محبوب پوشیدہ ہے، جبکہ اس کو ہر جگہ اور ہر مقام پر دیکھ رہا ہے۔

ہی قدر قربتش نمیدانی
ہمدم دائما ہمی بینی

افسوس کہ تو اس کی قربت کو نہیں جانتا، حالانکہ ہمیشہ اور ہر وقت اس کو دیکھتا رہتا ہے۔

آشکارا تو درمیان نہ
با تو او سر و پا ہمی بینی

اے آشکارا تو درمیان میں نہیں ہے۔ وہ تیرے ساتھ ہے اور تو اس کا سراپا دیکھ رہا ہے۔

○

اردو ترجمہ

ولا بورد وظائف چرا کہ می مانی
مگر چو طفل بباشی و باد تا خوانی

اے دل! تو اوراد وظائف میں کیوں مشغول رہتا ہے۔ شاید تو بچے کی طرح وظائف پڑھتا ہے۔

اگرچہ کشف و کرامت بکسب حاصل شد
بغیر درد ہمہ ہیچ نیست گردانی

اگرچہ کشف اور کرامت محنت سے حاصل ہوتے لیکن اگر تو سمجھے تو درد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

اشارتیست کہ فرمودہ است پیغمبر
نہ آگہ است ترا از رموز من رانی

یہ ایک اشارہ ہے جو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تجھے "من رانی" کے راز کا پتہ نہیں ہے۔

ہوای کعبہ ندارم نہ خیال بتخانہ
نہ کفر ماند ہمیں جا نہ رہ مسلمانی

میں نہ کعبہ کی خواہش رکھتا ہوں نہ بت خانہ کی، یہاں نہ کفر باقی ہے، نہ مسلمانی کے لئے کوئی راستہ بچا ہے۔

خیال خاطر نبود لقاقم و سنجاب
کلاہ یک تہ بر سر چو تاج سلطانی

میرے دل میں سمور اور قاقم کا کوئی خیال نہیں ہے۔ میرے سر پر ایک معمولی اور یک تہی ٹوپی ہے جو تاج سلطانی کی طرح ہے۔

کہ عشق کار مرا کرد آشکارا بین
درون دل بنہادہ است داغ صنعانی

اے آشکارا! دیکھ عشق نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ دل کے اندر شیخ صنعان والا داغ رکھ دیا ہے۔



ما راست نصیب عشق و مستی
ای زاہد با تو باد ہستی

با سیر کنان بکوچہ و بازار
در حجرہ تو روز و شب نشستی

از کنج خودی شوی تو بیرون
بر کذب چرا کمر تو بستی

برگیر رہ شراب خانہ
کز یک قدحش تو مست گشتی

آن پیالہ شراب آشکارا
می نوش ز این و آن برستی

اردو ترجمہ

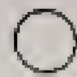
میرے نصیب میں عشق اور سرمستی
ہے۔ اے زاہد! تجھے تیری ہستی مبارک ہو۔

میں گلی کوچہ اور بازار کی سیر کرتا
ہوں، تو دن رات حجرہ میں بیٹھا رہتا ہے۔

خودی کے گوشہ سے نکل کر باہر
آجا۔ جھوٹ پر کیوں کمر باندھ لی ہے۔

شراب خانہ کا راستہ لے۔ ایک
پیالہ سے مست ہو جائے گا۔

اے آشکارا! اس شراب کا ایک
پیالہ پی لے اور اس سے اور اُس سے
آزاد ہو جا۔



از خود اگر برستی کاؤس کیقبادی
بروار خیال زآب و خاکی زنار بادی
در بحر وحدت او گم گشت جسم و جانم
صد موج ہای حیرت خیزد ہمی زوادی
ہر سخن او بگوید از خود بگوش بشنود
خواندی تو و معلم پس در جہان فتادی
گردن بزن دوئی را گر یار آشنا شد
از خیال غیر رستی دلرا بار وجود دادی
بودی مدام ای دل در عیش و عشرت آنجا
صد رنجہا کشیدی اینجا چو پا نہادی
جز حق دگر نباشد سارست این حقیقت
پس آشکارا بشنو ہر سو بہ منادی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنے آپ سے آزاد ہوا تو
کاؤس اور کیقباد ہے سارے عناصر
دا دولت اسے اپنا دھیان ہٹائے۔

دریائے وحدت میں میرے جسم
اور جان غرق ہو گئے۔ اب تو وادی
(سیلاب) کا رہگذر سے بھی حیرت کی سیکڑوں
موجیں اٹھ رہی ہیں۔

ہر بات کہتا بھی وہی ہے اور
سنتا بھی خود وہی ہے۔ تم نے
"وَھُوَ مَعَکُم" پڑھ لیا ہے پھر دور
کیوں پڑا ہے۔

اگر محبوب تیرا دوست بن گیا ہے
تو غیریت کی گردن کاٹ دے۔ جب تم
نے اپنا دل اس کو دے دیا تو غیر کے
خیال سے آزاد ہو گیا۔

اے دل! تو وہاں لامکان میں
ہمیشہ عیش و عشرت میں رہتا تھا یہاں
جب سے تم نے قدم رکھا ہے سینکڑوں
تکلیفیں اٹھائی ہیں۔

حق کے بغیر اور کوئی نہیں ہے
اور یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے، پھر
اے آشکارا! سن اور اس حقیقت
کا ہر جگہ اور ہر جانب اعلان کر دے۔



اردو ترجمہ

مستی ہتو بیاید بگذر ز قید ہستی
رستی ز خویشتن چون پس با خدا نشستی

تو خودی کی قید سے چھٹکارا حاصل کرے تو تجھ میں مستی پیدا ہوگی تو جب اپنے آپ سے دست بردار ہوگا تو خدا کا تقرب حاصل کریگا۔

در بحر غرق سازی این دائرہ دوئی را
گفتی کہ توبہ کردم از خیال خود پرستی

دوئی کے دائرہ کو دریا میں غرق کرے اور اقرار کر کہ تم نے خود پرستی کے خیال سے توبہ کر لی۔

سر رہ براہ جانان خود در میان نیاری
جستی چو راہ حق را از خود چو دست شستی

محبوب کی راہ میں اپنا سر قربان کرے اور اپنے آپ کو بیچ میں مت لا۔ جب تو اپنے آپ سے ہاتھ دھو لے گا تو راہ حق کو پا لے گا۔

گر خاطرت پریشان باشد بحول و حرکت
تختی دل تو بشکن بار یک رہ و سختی

تیرا دل اگر واپسی اور حرکت کے لئے پریشان ہو تو دل کی تختی توڑ دے اور سختی کی راہ اختیار کر۔

رخ خویش را متابی از در مغان پیری
ستی مکن تو ہرگز گر عاشق الستی

پیر مغاں کے دروازے سے اپنا منہ نہ پھیر۔ تو اگر عاشق الست ہے تو اس میں غفلت نہ کر۔

ایمان کفر چہ باشد چہ دین ملت اینجا
رستی ز کیش و مذہب چون این کمر ببستی

ایمان اور کفر کیا ہے اور دین اور ملت کی یہاں کیا وقعت ہے جب تو کمر باندھے گا تو دین اور مذہب سے آزاد ہوگا۔

کاری بمد عایت حاصل شود ترا
پستی ست در بلندی بالا شوی ز پستی

تیرا مقصد تیری مرضی کے مطابق تجھے حاصل ہوگا۔ غرور کا نتیجہ ذلت ہے تو اس ذلت سے بالاتر ہو جا۔

بگذر از این جدائی گر خود کنی گدائی
خوشتر زنار کفرت گر از گلو گسستی

اس جدائی (غیریت) سے آگے گذر جا، خواہ تجھے گداگری کرنا پڑے۔ بہتر ہے کہ اپنے گلے سے کفر کا زنار توڑ کر پھینک دے۔

اینجا عقل نماند چہ فہم چہ فراست
پنہاں و آشکارا حرف از سلوک گفتی

یہاں عقل، فہم اور فراست نہیں رہ سکتے۔ لے تشکا۔ اپنے پوشیدہ خواہ ظاہر سلوک کی بات کی ہے۔

اردو ترجمہ

در ہر کار با خدا باشی
با یک دم از او جدا باشی

تو اگر ہر کام میں خدا کو یاد کرے تو ایک گھڑی بھی اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

نیک و بد کار با تو روی دہد
نہ پشیمان نہ خوش دلا باشی

تجھے ہر قسم کے معاملات درپیش آئیں گے اچھے بھی اور بُرے بھی۔ نہ پشیمان ہونا اور نہ خوشی منانا۔

زِ بد با تو شد پشیمانی
نی تو لائق ہمیں ولا باشی

اگر بُرے کام کی وجہ سے تجھے پشیمانی لاحق ہوئی تو تو دوستی اور محبت کے قابل نہیں ہو گا۔

ور بہ نیکی شوی تو خرسند
پس نہ در مرتبہ علا باشی

اور اگر تو اچھے کام پر خوش ہو گا تو بلند درجہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ (اچھائی اور برائی سے مراد ہے نفع اور نقصان)

نیک و بد ہر دو گر ترا آید
آشکارا بہ مرحبا باشی

اگر تجھے اچھائی اور برائی پیش آئے تو اے آشکار! مرحبا اور خوش آمدید کہنا۔



اردو ترجمہ

یار با ما و اصل دمن بیقرارم ہای ہای
قرب را من بعد دانم گریہ زارم ہای ہای

محبوب میرے ساتھ ہے اور میں بیقرار ہوں۔ افسوس صد افسوس۔ میں قرب کو بعد کی سمجھتا ہوں اور زار و زار روتا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

ہر دم موجود باشد آنکہ در ہر کار ما
پس ندانم از چہ باعث اشکبارم ہای ہای

جو ہر وقت موجود ہے اور ہر کام میں ساتھ ہے پھر پتہ نہیں کہ میں روتا کیوں ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

نالہا فریاد دارم روز و شب در غربتم
نیست دیگر کس در اینجا خویش یارم ہای ہای

میں آہ و فریاد کرتا رہتا ہوں اور دن رات غربت میں ہوں۔ یہاں اور کوئی نہیں ہے میں اپنا ساتھی آپ ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

ہو سمیع و ہو بصیر و ہو علیم و ہم کلیم
جملہ او باشد درین شکی ندارم ہای ہای

وہی سمیع و بصیر ہے اور وہی علیم اور کلیم ہے۔ سب کچھ وہی ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس

نی مراد دیگر بدان غیر خدا من نیستم
اندرین عالم بنام آشکارم ہای ہای

مجھے غیر نہ سمجھ میں خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہوں۔ میں اس دنیا میں آشکار نام رکھ کر آیا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔



اردو ترجمہ

دوستی پیر ما بستندی
یکدم از مردمان رستندی

میرے پیر مستوں کے دوست ہیں، ایک گھڑی کے لیے بھی ان کو لوگوں سے فرصت نہیں ملتی۔

نی بلو دند رو بہ بے دردان
طالبان را بے بجستندی

وہ بے دردوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو سچے طالب ہیں، ان کو بہت تلاش کرتے ہیں۔

چون دلش موج عشق تر بزند
از سلوکِ سخن بگفتندی

جب ان کے دل میں عشق کی موج اٹھتی ہے تو سلوک کی باتیں کرتے ہیں۔

گاہ اندر رکوع سجدہ نماز
گاہ از خود برون برفتندی

کبھی رکوع میں ہوتے ہیں کبھی نماز کے سجدہ میں کبھی بے خودی کی کیفیت میں۔

گاہ در وصل خرم و خوشنود
گاہ در درد ہجر افتندی

کبھی وصل میں خوش و خرم رہتے ہیں اور کبھی دردِ فراق میں مبتلا ہو جاتے ہیں

بہ مریدان مجلسش ہمہ روز
اولین پاس شب بخفتندی

دن بھر مریدوں کے ساتھ مجلس کرتے ہیں اور گوہر بے بہا پروتے رہتے ہیں (یعنی سلوک اور عرفان کے نکتے بیان فرماتے ہیں)

چون شدندی ز خویشتن بیخود
در عبادت کمر بہ بستندی

جب اپنے آپ میں رہتے اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی تب تو عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

ہر کہ مائل بطرف دنیا بود
آن خیال از دلش بشستندی

جو شخص دنیا کی طرف مائل ہوتا اس کے دل سے یہ خیال دھو دیتے۔

دیدہ در پای خویش کردندی
چون براہ گذر گذشتندی

جب راستے سے گذرتے تو اپنی آنکھیں نیچی رکھتے۔

ہر کہ پر درد عشق مے آمد
خوش بادِ دلپسند ہستندی

جب عاشق دردمندان کے پاس آتا تو خوش ہوتے اور اس کو دل سے پسند کرتے۔

آشکارا کہ چون سرود شدی
اندرون گریہ زار گشتندی

اے آشکارا جب سماع ہوتا تو زار و زار روتے۔

مستزادات

آن کیست که در صورت انسان بر آمد — آن عین عیان بود
از غمزه و از ناز بجولان بر آمد — آن شاه جهان بود
موسی شد بر طور مناجات همی کرد — از بیخودی افزون
از خود شده بی سر و سامان بر آمد — این سر نهان بود
در دست یکی چوب عصا داو بهر جنگ — از قدرت و حکمت
از طرف دگر نیزه هزاران بر آمد — در ناله فغان بود
در حکم یکی بود چه دیو و چه پری — هم باد بفرمان
تختی بهوا نام سلیمان بر آمد — این جملهٔ آن بود
بی پدر شده پیدا نام ست مسیحا — بر او صد تهمت طعنه
قدوس بد از جان جانان بر آمد — سیاره زمان بود
کرار شد خود بد ذوالفقار نمودار — آن غیر قتل کرد
یک سر شده از صف مردان بر آمد — آن پیر جهان بود
آن حسن کدام ست که بازار شهر مصر — بیع کرده بهر کس
یوسف شده از کشور کنعان بر آمد — عالم به گمان بود
خونریز شده خویش ببین کار جها کرد — هیهات صد افسوس
تا گه شده غازی سر میدان بر آمد — با نام و نشان بود
از کرد تماشای چه در صورت آدم — گه دست گهی دشمن
دیگر بوده خود خود شیطان بر آمد — دانی که چنان بود
بر شیخ چه عاشق شده از خویشتن برفت — برگشته ز دین خود
در دین ترسا نام صنعان بر آمد — هر دانه زبان بود

گاهی لب دار زده نعرهٔ انا الحق — در مظهر منصور
ایثار نموده سر قربان بر آمد — او خود سلطان بود
شمس الحق تبریزی سر پای برهنه — پر درد دل او
بکشید برون از سر سلطان بر آمد — دائم که همان بود
بیرون درون او شده نیست دگر کس — آشکار کجا ماند
تو خود جسم و خود اسم و خود جان بر آمد — این از که بیان بود

اردو ترجمہ

وہ کون ہے جو انسان کی صورت
میں ظہور پذیر ہوا۔
وہ خود ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔
وہ کون ہے جو غمزہ اور ناز سے
جولان میں آیا۔
وہ خود اس کائنات کا بادشاہ تھا۔
موسیٰ بن کر کوہ طور پر مناجات
کرتا رہا۔
بے خودی میں اور بہت زیادہ۔
محویت کی کیفیت میں بے سر و
سامان آیا۔ یہ راز مخفی تھا
ہاتھ میں ایک لکڑی کا عصا لڑنے
کے واسطے دے دیا۔
اپنی قدرت اور حکمت سے

دوسری جانب سے ہزاروں نیزے
مقابلہ پر آ گئے۔
پھر آہ و فریاد کر رہا تھا
وہ کون سا حسن تھا جو مصر کے بازار
میں۔
ہر شخص کے ہاتھ پر فروخت ہو رہا تھا
یوسف بن کر کنعان سے آیا
ساری دنیا قیاس اور گمان میں پڑ گئی
ایک کے حکم میں تھے کیا دیو اور
کیا پری۔ ہوا بھی تابع فرمان تھی
تخت ہوا میں اڑ رہا تھا، سلیمان
نام رکھ کر آیا۔ یہ سب وہی تھا۔
بغیر باپ کے پیدا ہوا اور مسیحا
نام رکھا۔

اس پر سینکڑوں تہمتیں اور فتنے گھڑے
دراصل وہ پاک تھا محبوب بن کر آیا تھا
دنیا کے سر کا خود ہی شہنشاہ تھا۔
حیدر کرار بن کر ذوالفقار کے ساتھ
نمودار ہوا۔ غیروں کو قتل کیا۔
تن تنہا مردوں کی صف میں داخل
ہو گیا۔ وہ دنیا کا رہبر تھا۔
تو دیکھ خود ہی خونریز بن کر کیسا
کام کیا افسوس صد افسوس
پھر اچانک غازی بن کر بر سر میدان
آ گیا اور عزت اور شہرت حاصل کی۔
آدم کی صورت میں کیسا تماشہ
دکھایا۔ کبھی دوست کبھی دشمن
دوسرا کوئی نہیں تھا خود ہی
ابلیس بن کر آیا تھا۔
یقین کر کہ یہی بات تھی۔
آتش پرست کے لڑکے پر عاشق
ہو کر آپے سے نکل گیا۔

اور دین سے پھر گیا۔
پھر عیسائیوں کا دین قبول کر
کے صنعان کی صورت میں ظاہر ہوا۔
یہ بہر صورت نقصان کی بات تھی۔
کبھی سولی پر انا الحق کا نعرہ لگایا
منصور کی صورت میں
ایثار سے کام لے کر سر قربان کر دیا
وہ خود بادشاہ تھا۔
شمس الحق تبریزی کو ننگے پاؤں
اور دردمند دل کے ساتھ
تبریز سے نکال کر ملتان لے آیا
میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود ہی تھا۔
احمد باہر ویسے ہے دوسرا کوئی نہیں
ہے پھر انکار کہاں باقی رہا
خود ہی جسم ہے خود ہی اسم اور خود
ہی جان ہے۔
یہ باتیں کون بیان کر رہا ہے

آن یار کہ در صورت انسان برآمد — شد احمد مختار
ہم صف شکن لشکر سلطان برآمد — او حیدر کرار
در حکم ہمہ دیو پری باد چہ مرغان — بخشش بہوا برد
با حشمت در نام سلیمان برآمد — در عالم ستیار

خود بودہ محمود و ایاز خود ہم بود — تا کس نشناسد
سلطان درون حلقۂ غلامان برآمد — شد بندہ بیک بار
بر سبحہ بدل کردہ زنار ہمان کس — از دین خود برگشتہ
ترسا شد در مظہر صنعان برآمد — خود خانۂ خمار
خود مصر عزیز خود بازار گرم کرد — خود را بفروشید
یوسف شد از کشور کنعان برآمد — خود گشت خریدار
او بود کہ بر دار بزد نعرہ انا الحق — دانی کہ خدا بود
در صورت منصور بجولان برآمد — سر داد بدستار
خود شیث خود نوح و خلیل خود داؤد — خود عیسیٰ مریم
خود آدم و حوا خود شیطان برآمد — خود نار و گلزار
خود بود کہ در جنگ ہمی کرد قتال — با تیغ ستمگر
پر خون زمین شد سر مردان برآمد — ہر کوچہ و بازار
انکار کجا ماند ہمان جلوہ گری کرد — ہر جائی بجائی
خود والہ و شیدا خود حیران برآمد — چہ مست چہ ہشیار

اردو ترجمہ

وہ محبوب جو انسان کی صورت میں
جلوہ گر ہوا احمد مختار بنا
پھر لشکر کی صفیں توڑنے سلطان
بن کر آیا وہ حیدر کرار تھا
دیو پری، ہوا اور پرندے تابع
فرمان تھے

اس کو تخت ہوا پہ اڑا کر لے جاتا تھا
حشمت اور دبدبہ کے ساتھ سلیمان نام
رکھ کر نمودار ہوا۔
دنیا میں سیر کرنے کے لئے۔
محمود بھی خود ہی تھا اور ایاز بھی
خود ہی تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔

بادشاہ تھا لیکن غلاموں کے حلقہ کو پہنچ گیا اور ایک بار غلام بن گیا۔
تسبیح کو زنار سے جلا دیا۔
دین سے منحرف ہو گیا
عیسائی بن کر صنعان کے مظہر میں نمودار ہوا۔ اور خود ہی نسخہ دین بنا
خود ہی عزیز مصر تھا اور خود ہی بازار گرم کیا اور اپنے آپ کو بیچ دیا
یوسف بن کر ملک کنعان سے آیا
اور خود ہی خریدار بنا
وہ وہی تھا جس نے سولی پر انا الحق کا نعرہ لگایا۔
یقین کر کہ وہ خود خدا تھا
منصور کی صورت میں پابزنجیر ہو کر آیا۔ دستار کے ساتھ سر دے دیا

خود ہی شیث تھا خود ہی نوح خود ہی خلیل اور خود ہی داؤد
خود ہی عیسیٰ بن مریم
خود ہی آدم خود ہی حوا اور خود ہی ابلیس بن کر آیا اور خود ہی آگ اور گلزار
وہ خود ہی تھا جو میدان جنگ میں قتال میں مصروف تھا شمشیر بے نیام کے ساتھ
زمین خون سے لالہ زار بن گئی اور شاہ مردان بن کر نمودار ہوا۔ ہر گلی اور بازار میں
آشکارہ کہاں باقی رہا اس نے خود ہی جلوہ گری فرمائی ہر جگہ اور ہر مقام پر
خود ہی عاشق خود ہی معشوق اور خود ہی حیران بن کر آیا۔
کیا مستی میں اور کیا ہوشیاری میں۔

یک روز مرا یار بگفتا کہ کجائی — گفتم بتو ہستم
گفتا ہمہ عمر بگو در چہ ہوائی — گفتم بتو مستم
گفتا کہ مرا از خود او دور ندانی — گفتم کہ بحق نیست
گفتا بیقین بگذر از ما و شمائی — گفتم ز خودی رستم
گفتا نہ بد راہ خودی سوی خدائے — گفتم بہ چہ گونہ
گفتا اگرت ہستی نزدیک نیائی — گفتم ز ہمیں رفتم

گفتا بہ یکی دانی باشی بتصور — گفتم بعنایت تو
گفتا بکنی توبہ از زہد ریائی — گفتم کہ از این بستم
گفتا ہمدم باش بپاس الانفاس — گفتم ز بحر موجی
گفتا خود دریاست نہ موج ست فنائی — گفتم ہمہ سر گشتم
گفتا خود شناس مبین غیر خدا را — گفتم آشکارم
گفتا ہمہ مردان تو ز خود بیائی — گفتم من لا گشتم
گفتا نزنی نعرہ بباشے تو خبردار — گفتم نہ خبر ما را
گفتا بصبر باش مکن جان در چرائی — گفتم چہ من آشفتم

اردو ترجمہ

ایک دن مجھ سے محبوب نے کہا کہ تو کہاں ہے۔ میں نے کہا میں تیرے ساتھ ہوں۔
کہا بتا، زندگی بھر کس کے خیال میں رہا ہے۔ میں نے کہا میں تجھ پر مست ہوں۔
محبوب نے کہا کہ مجھے اپنے سے جدا نہ سمجھنا۔ میں نے بالکل درست۔
کہا کہ یقین کے ساتھ "ما و شما" کو ترک کر۔ میں نے کہا کہ میں خودی سے آزاد ہو گیا۔
محبوب نے فرمایا خودی خدا کی طرف تجھے جانے نہیں دے گی۔ میں نے پوچھا کیسے۔

کہا اگر تیرا وجود باقی رہا تو تو قرب حاصل نہیں کر سکے گا۔ میں نے کہا میں نے اپنی ہستی کو ترک کیا۔
محبوب نے فرمایا ایک جاننے کے خیال میں رہنا۔ میں نے کہا یہ تیری مہربانی سے ہو گا۔
کہا ریاکاری کی پارسائی سے توبہ کر۔ میں نے کہا میں تیار ہوں۔
محبوب نے فرمایا "پاس انفاس" کے ساتھ رہنا یعنی پاس انفاس کی پابندی کرنا۔ میں نے کہا پاس انفاس دریا کی ایک موج ہے

کہا پاس انفاس خود دریا ہے تو
ہونے والی موج نہیں ہے۔ میں نے
کہا میں بالکل تیار ہوں۔
محبوب نے فرمایا اپنے آپ کو پہچان
غیر خدا کی طرف نہ دیکھ۔ میں نے کہا
میں آشکار ہوں۔

کہا مردان خدا کی صف میں جلدی
شامل ہو جا میں نے کہا میں غلام ہوں۔
محبوب نے فرمایا خبردار نعرہ نہیں لگانا۔
میں نے کہا تجھے کوئی خبر نہیں ہے۔
کہا صبر کر اور چون چرا نہ کر۔
میں نے کہا کیا میں سر پھرا ہوں۔

آن نیست دل کہ اندروی غم نرسیدہ — آن دل چہ خراب ست
کز درد یکی جرعہ محبت نہ چشیدہ — محروم شراب ست
ہر سو بدود بر طرف روم چہ شامی — ہم ہیچ نکردہ
ہیہات بر آنکس کہ شہر عشق ندیدہ — در پردہ حجاب ست
جز درد اگر زہد عبادات کند کس — بیہودہ شدہ عمرش
باشد دل خوش آنکہ ہمان عشق خریدہ — آن دل کہ کباب ست
شور عشقش در دل منصور بیفتاد — بزدہ نعرہ انا الحق
سر داد بسر دار ہمی این گفتہ شنیدہ — یار آن برکاب ست
آشکار ہمان دیدہ تو تر کہ بدیدار — در ہر ہمہ لحظہ
از دیدن غیری کہ ہمان طمع بریدہ — کہ آن چشم پر آب ست

اردو ترجمہ

وہ دل، دل ہی نہیں ہے جس کے
اندر غم کا گزر نہیں ہے۔ اس دل
کی دنیا کس قدر ویران ہے۔

کیونکہ اس نے درد و محبت کا ایک
گھونٹ بھی نہیں پیا۔ اور شراب
محبت سے محروم رہا۔

جدھر چاہے ادھر چلا جائے روم کو
چلا جائے یا شام کو چلا جائے۔
اس نے کچھ بھی نہیں کیا
اس شخص پر افسوس ہے جس نے
عشق کا شہر نہیں دیکھا۔
(ایسا شخص پوری دنیا دیکھنے
کے باوجود پردۂ حجاب میں ہے۔
جو شخص عشق و محبت کے بغیر
عبادت و ریاضت کرتا ہے۔
اس کی زندگی بے کار ہے۔
جو دل متاع عشق کا خریدار ہے
وہی مطمئن اور مسرور ہے
اور وہی دل، دل ہے جو سوز

عشق سے جل کر کباب بن چکا ہے۔
منصور کے دل میں محبوب کے
عشق کا ولولہ پیدا ہوا۔
اور اس نے انا الحق کا نعرہ بلند کیا
سولی پر چڑھا اور جان دے دی اس کو
یہ نعرہ میں نے اس وقت سنا تھا
جب وہ سولی پر جانے کیلئے تیار تھا
اے آشکار! وہ آنکھ کس قدر
خوش قسمت ہے جو ہر وقت
دیدار یار سے فیض یاب رہتی ہے۔
اور یہ وہی آنکھ ہے جو غیر پر نظر
ڈالنے سے احتراز کرتی ہے۔
اور ہمیشہ پر آب رہتی ہے۔

آن راز نہان از لب منصور عیان شد — بر روند بسر دار
این نعرہ شنیدہ ہمہ عالم بگمان شد — لیکن بہ خود یار
آن کیست کہ ناگاہ بزد کوس انا الحق — حلاج نبودہ
دانی کہ بہ تحقیق ہم از شاہ شہان شد — این رمز اسرار
برخاست یکی موج از آن دریا خونی — در گونہ گونی
در بیخودی آورد ہمان را کہ ہمان شد — از ہر ہمہ بیزار
یک دیوان گفتہ حق ظاہر شد لعرز — در خندہ سرا فگندہ
بیخود ہمہ گشتند از این کہ بیان شد — چہ مست چہ ہشیار

او بار دگر گفت خدا را کہ بہر قتل   محکم بگرفتندش
ہی ہای کنان پا سر عریان دوان شد   وای صد ای اشکبار
اول ببریدند دو دستش پس زان سر   از وی خون چکیدہ
افتاد چو خونش بزمین تیز روان شد   رو کرد ببازار
از ہر قطرہ خون اسم اللہ مقرر   چون کاتب بنوشتہ
ہر کس در حیرانی ہم سرگردان شد   چہ دیدار پدیدار
آوازہ انا الحق ز سر حق می شد ہر دم   از جسم جدا بود
آن بود ہمان بودہ غوغا بجہان شد   خود بودہ تکرار
در آتش سوزان شد آن جملہ خلائق   پس اندر دریا
از بحر انا الحق انا الحق عیان شد   آشکار حق اظہار

اردو ترجمہ

وہ راز مخفی منصور کے منہ سے ظاہر
ہوا۔ اس کو سولی پہ لے گئے۔
یہ نعرہ سن کر ساری دنیا قیاس و
گمان کرنے لگی۔ لیکن تھا وہ خود محبوب۔
وہ کون ہے جس نے اچانک
انا الحق کا نقارہ بجایا وہ محتاج نہیں
تھا۔
یقین کر کہ وہ خود شہنشاہ (خدا)
سے سرزد ہوا تھا یہ راز ہے۔
ایک موج اٹھی دریائے خونی سے۔

جو گونا گوں تھی۔
جس کو بے خودی میں سے آئی،
وہ ہر چیز سے بے زار ہو گیا
ایک دیوانہ نے کہا کہ آج حق ظاہر
ہو گیا۔ یہ کہہ کر ہنسنے لگا
اس کی یہ بات سن کر سب بے خود
ہو گئے۔ کیا مست اور کیا ہوشیار۔
وہ پھر خدا کو قتل کرنے کی بات کرنے
لگا۔ لوگوں نے پکڑ کر اس کو باندھ دیا۔

وہ ہائے ہائے کرتا ہوا ننگے سر
اور ننگے پاؤں دوڑنے لگا۔
روتا ہوا افسوس صد افسوس۔
پہلے اس کے دونوں ہاتھ کاٹ
دیئے پھر سر کاٹ لیا۔
اس کا خون ٹپکنے لگا۔
جب اس کا خون زمین پر گرا تو
تیزی کے ساتھ بہنے لگا۔
اور بازار کی طرف رخ کیا
اس کے خون کے ہر قطرہ سے
اللہ کا نام لکھا جاتا تھا۔
جیسے کاتب نے لکھا ہے۔

ہر شخص حیران اور سرگرداں تھا
کیونکہ یہ نظارہ ظاہر دیکھا جاتا تھا
اس کے سر سے ہر وقت انا الحق
کی آواز نکلتی تھی جو جسم سے الگ تھا
یہ سب کچھ ہو رہا تھا کہ دنیا
میں غلغلہ پڑ گیا۔
وہ خود ہی اس بات کو دہرا رہا تھا
ان لوگوں نے اس کو آگ میں
ڈال دیا۔ پھر دریا میں ڈالا
دریا سے انا الحق انا الحق کی آواز کی
آوازیں آنے لگیں۔
لے آشکارا حق ظاہر ہو گیا

رباعیات

اردو ترجمہ

ساقیا دہ مرا پیالۂ شراب
تا شوم محو زاد گناہ و ثواب
کن مرا مست در جہان ہمچون
دل گداز و ہمیشہ چشم پر آب

اے ساقی! مجھے شراب کا پیالہ دے
تاکہ اس سے گناہ اور ثواب مٹ جائیں
مجھے اس دنیا میں ایسا مست بنا دے
کہ دل میں گداز پیدا ہو اور آنکھ ہمیشہ پر آب رہے

★

ساقیا بادہ آشنائی دہ
از من و مائی رہائی دہ
چونکہ از خویشتن کنی آزاد
از فنا فی بقائی دہ

اے ساقی! محبت کی شراب دے
خودی سے آزادی دے
جب مجھے خودی سے آزاد کرے
تو فنا سے جو فانی ہونیوالی ہے بقا کے درجہ تک فائز کر دے

★

ساقیا جرعہ ای ز وحدت بخش
در نظر دیدہ ہای عبرت بخش
سیر کثرت بما تو بنمائی
بیخودی ہم ز بحر حیرت بخش

اے ساقی! وحدت کی شراب ایک گھونٹ دے
آنکھوں میں عبرت کی نظر عطا کر
مجھے کثرت کی سیر کرا دے
بحر حیرت سے بیخودی بھی عطا کر

ساقیا می ہمیں نمی خواہم
کن ز می وحدت تو آگاہم
آن شرابی کہ شوق و ذوق آرد
او بنوشان کہ کلب درگاہم

اے ساقی! میں یہ شراب نہیں چاہتا
اپنی توحید کی شراب سے باخبر کر دے
وہ شراب جو شوق و ذوق پیدا کرے
وہ پلا دے کہ میں سگِ درگاہ ہوں

★

ساقیا آزاد تو ز ہستی کن
لیل و نہار مرا بمستی کن
بیخبر از دو عالم ہمچون
چہ بلندی و چہ ز پستی کن

اے ساقی! ہستی سے آزاد کر
دن رات مجھے مستی کے عالم میں رکھ
دونوں جہان سے ایسا بے خبر بنا دے
کہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ بلندی کیا ہے اور پستی کیا ہے

★

ساقیا عمر در خراب برفت
منتظر بہر آن شراب برفت
ای بجز بادہ عشق میدانم
این حیاتی کہ در عذاب برفت

اے ساقی! عمر فضول باتوں میں گزر گئی
اس شراب کے انتظار میں گزر گئی
میں سمجھتا ہوں کہ عشق کی شراب کے بغیر
یہ زندگی عذاب میں گزر گئی

★

ساقیا از شراب بیخود کن
وز خیال خودی ابرار کن
من غلامم تو ایم گردانی
یا کسی نیک تر و یا بد کن

اے ساقی! شراب سے بے خود بنا دے
خودی کے خیال سے مجھے الگ کر دے
تو اگر یقین کرے تو میں تیرا غلام ہوں
یا مجھے بالکل نیک بنا دے یا بد کر دے

ساقیا جرعۂ می بنوشانی
دور کن از دلم پریشانی
عمر بگذشت وقت پیری آمد
در شب و روز شد پشیمانی

اے ساقی! شراب کا ایک گھونٹ پلا دے
میرے دل سے پریشانی دور کر
عمر گزر گئی، پیری کا وقت آگیا
دن رات پشیمانی ہے



ساقیا این شراب انگوری
مانخواہیم گر ز دست صد حوری
لا زوال است آن می وحدت
آن بنوشان زہم ز مہجوری

اے ساقی! میں انگوری شراب نہیں چاہتا
مجھے اس سے سو بار احتراز ہے
شراب وحدت، جو لازوال ہے
وہ پلا دے، غم اور فراق سے نجات کے لیے



ساقیا دہ مرا ز مستی حال
رستگاری شود ز قیل و قال
نی وظائف نہ ورد ہمرہ کن
تا کہ ماند بہ آشکار خیال

اے ساقی! مجھے مستی سے وجد میں لا
تاکہ باتوں سے آزادی حاصل ہو
مجھے اوراد و اذکار کی تلقین نہ کر
تاکہ آشکار تصور میں رہے



ساقیا می بدہ بجام بلور
کہ از غم الم رود فی الفور
گرچہ زاہد ام الخبائث خواند
نور خورشید را چہ بیند کور

اے ساقی! بلوریں جام میں شراب دے
جس سے غم و الم فوراً دور ہو
اگرچہ زاہد نے اس کو ام الخبائث کہا ہے
لیکن اندھا سورج کی روشنی کو کیسے دیکھ سکتا ہے

ساقیا آن در میخانہ بما باز بکن
بادۂ ناب بیکبار بجامم افگن
پس بنوشیدن آن مست شوم بیخود ہم
تا کہ یابیم رہائی کہ از این ما و من

اے ساقی! میرے لیے میخانہ کا دروازہ کھول دے
ایک بار شراب خالص پیالہ میں ڈال دے
تاکہ میں اس کے پینے سے مست اور بیخود ہو جاؤں
اور "ما و من" سے آزادی حاصل کر لوں



ست چون تو کنی واقف ز اسرار مرا
از خودی بہر خدا ساز تو بیزار مرا
ہر کسی گوید بیدین دلی ملحد ہم
کردۂ در دو جہان شیفتہ آشکار مرا

اے ساقی! تو جب اسرار سے مجھے آگاہ کرے
تو خدا را خودی سے بھی بیزار کر دے
ہر شخص مجھے بیدین اور ملحد کہتا ہے
تم نے دونوں جہان میں مجھے عاشق آشکار بنا دیا ہے



ساقیا آگاہ کن از سر او
زین جہان فانی گذشت آن رہرو
او بجز اندر یکی بودہ مدام
یک ہمی دانست دانندہ نہ دو

اے ساقی! مجھے اس کے راز سے آگاہ کر دے
وہ سالک، جو دنیائے فانی سے گزر گیا
وہ ایک تھا اور ہمیشہ ایک ہی کے تصور میں رہا
ایک ہی جانتا تھا، دو نہیں جانتا تھا



ساقیا از عشق ما را راہ کن
آن گداز و سوز ہم ہمراہ کن
بیکسیم اندر حضورت حال بین
از محبت درد ما را شاہ کن

اے ساقی! مجھے عشق کی راہ پر لگا دے
سوز اور گداز بھی ساتھ دے دے
میرا حال دیکھ، میں تیرے حضور میں بیکس ہوں
مجھے محبت کے درد سے خوش کر دے

ساقیا مارا بخش از ننگ و نام
تو بنوشانی مرا از جرعۂ جام
تاکہ باشم مست اندر دو جہان
مستغرق کن بوحدت مدام

اے ساقی! مجھے ننگ و ناموس سے بیزار کر دے
مجھے شراب کا ایک پیالہ پلا دے
تا کہ میں دونوں جہان میں مست رہوں
مجھے وحدت میں محو اور مستغرق کر دے



ساقیا از می لبالب کن ایاغ
خاطر از بویش شود چون باغ باغ
بسکہ غم دارم ز دوری یار خویش
یار میجویم کہ چشمش چون چراغ

اے ساقی! شراب سے پیالہ بھر دے
جس کی خوشبو سے دل باغ باغ ہو جائے
میں اپنے محبوب کے فراق کا غم رکھتا ہوں
میں اس محبوب کی تلاش میں جس کی آنکھیں
چراغ کی طرح روشن ہیں



ساقیا برخیز در مجلس درا
نو بہار آمد کنی فرصت چرا
در پیاپی جام می گلگون بخش
در چنین موسم کہ خوش آید مرا

اے ساقی! اُٹھ، مجلس میں آ جا
نو بہار آ گیا، غفلت کیوں کرتا ہے
سرخ رنگ کی شراب کے پیالے مسلسل بھر کر دیتا جا
اِس موسم میں جو مجھے اچھا لگتا ہے



ساقیا از محتسب داری چہ باک
مردہ دل باشد چہ خیزد از خاک
جام دہ مارا از آب زندگی
زندہ باشم چون در آیم زیر خاک

اے ساقی! محتسب سے کیوں ڈرتا ہے
وہ مردہ دل ہے، تہہ خانے سے کیا اُٹھے گا
مجھے آبِ حیات کا پیالہ دے
تا کہ خاک میں مدفون ہونے کے بعد بھی زندہ رہوں

ساقیا برخیز بین یار آمدہ
بہر چیدن گل کہ از خار آمدہ
یار ما باشد کہ در نیشاپور ست
مست گشتم بوئے عطار آمدہ

اے ساقی! اٹھ اور دیکھ یار آ گیا ہے
گل کو خار سے الگ کر کے چننے کے لئے آیا ہے
ہو سکتا ہے کہ میرا یار نیشاپور میں ہو
مجھے عطار کی خوشبو آتی ہے اور میں مست ہو گیا ہوں



ساقیا ساغر می دہ آشکار
گو بزاہد از ریا بہ آشکار
می ز کذب و از شکایت بہتر ست
رو بسوی میکدہ فی آشکار

اے ساقی! اعلانیہ شراب کا پیالہ دے دے
زاہد سے کہہ دے کہ ریاکاری سے علانیہ اچھا ہے
جھوٹ اور غیبت سے شراب اچھی ہے
اے آشکار! میخانہ کی جانب رخ کر



ساقیا امروز مارا عید شد
نام ما اندر حضورش دید شد
آن دل مقبول کہ او را حاضر یست
این سخن از عارفان بشنید شد

اے ساقی! آج میرے لئے عید ہے
میرا نام اس کے حاضر باشوں کی فہرست میں
دیکھا گیا ہے
وہ دل مقبول ہے جس کو حاضری کا شرف حاصل ہے
یہ نکتہ اہل معرفت سے سنا گیا ہے



فردیات

اردو ترجمہ

اگر با دیدن عجائب خویش مستی میشود
بیجان آزادگی از خود پرستی میشود

اے دوست! اپنے عجائبات دیکھنے سے مستی پیدا ہوتی ہے اور خود پرستی سے رہائی مل جاتی ہے۔

ببیں عجب خود دیگر عجائب نیست
یقین کنی کہ بود بادشاہ نائب نیست

اپنے عجائبات دیکھ اور کوئی عجائبات نہیں ہیں۔ یقین کر کہ بادشاہ ہے، وزیر نہیں ہے۔

آشکار خدا ہست اگر دیدہ کشائی
از پردہ من دمائی بیرون تو اگر آئی

تو اگر آنکھیں کھول کر دیکھے تو آشکار خدا ہے۔ دیا خدا ظاہر ہے اگر تو خودی کے حجاب سے باہر نکل آئے۔

عجب آید مرا ہر دم نگارا
توئی در دل نہ باشی آشکارا

اے محبوب! مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ دل کے اندر ظاہر د باہر نہیں ہے۔

تعجب میشود شب و روز مارا
گہی مخفی شوی گہ آشکارا

مجھے دن رات تعجب رہتا ہے کہ تو کبھی پوشیدہ رہتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے۔

غنیمت دان ہمیں دم آشکارا
کجا خسرو سکندر ہست دارا

اے آشکارا! یہ دم غنیمت سمجھ۔ خسرو کہاں ہے سکندر کہاں ہے اور دارا کہاں ہے۔

آشکارا یار دائم در دل ست
گوہر نایاب در بوتہ گل ست

اے آشکارا! محبوب ہمیشہ دل میں ہے۔ گوہر نایاب مٹی کے بوتہ میں ہے۔

آشکارا نحن اقرب گفت یار
از رگِ جان شد قریبم غم مدار

اے آشکارا! محبوب نے "نحن اقرب" فرمایا ہے۔ غم نہ کر، محبوب مجھے شہ رگ سے بھی قریب ہے۔

آشکارا یار از تو دور نیست
چشم بکشا بین کہ او مستور نیست

اے آشکارا! محبوب تجھ سے دور نہیں ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھ، وہ پوشیدہ نہیں ہے۔

آشکارا یار با ما واصل ست
چونکہ شوق و ذوق با ما حاصل ست

اے آشکارا! محبوب میرے ساتھ ہے۔ کیونکہ مجھے ہمیشہ اس کا شوق و ذوق رہتا ہے۔

یار ما باشد یکی از صد ہزار
عارف و عاشق بود نامش عطار

میرا یار لاکھوں میں ایک ہے۔
عارف اور عاشق ہے اور نام عطار ہے۔

در درون سینہ یابم بوی یار
شد معطر جان من از شہ عطار

میں اپنے سینے کے اندر یار کی
خوشبو محسوس کرتا ہوں۔ میری روح
شاہ عطار سے معطر ہوئی ہے۔

